

اصلی پرانا انڈین

اندرجال

آئیے آپ کو جادو گر بنائیں

شعبۂ بازی



ہاتھ کیستانی کے طریقے

جمہور آگ لگانے کے طریقے

جادوگری کے خوب طریقے

جہنم سے جادو کرنے کے طریقے

جادوگری کے انوکھے انداز

اندر سے اندر پہنچنے کے طریقے



مجمع باز

- ۸۰ پانی میں چرخہ جلتا رہے
۸۳ گھڑے کا پانی جم جائے
۸۵ جما ہوا پھر پانی بن جائے
۸۶ ایک آنکھ کا سرمہ
۸۸ دوسری آنکھ میں،
۹۱ شراب کا دودھ بن جائے
۹۲ آگ سے کپڑا نہ جلے
۹۳ اندھیرے میں آگ معلوم ہوا
۹۴ سر میں آگ معلوم ہو،
۹۵ مسواک سے بخارا تارنا
۹۶ نیم کے پتے کڑے نہ ہوں
۹۷ کمہار کی بھیڑ بند کرنا
۹۸ بجنا ہوا ڈھول پھٹ جائے
۹۹ آسیب
۱۰۰ آدمی پاگل ہو جائے،
۱۰۱ دولت مند بننے کا نقش
۱۰۲ لیموں خون نکلے،
۱۰۳ نیند فوراً آجائے
۱۰۴ کنوئیں سے دودھ نکلے،
- ۸۰ مداری
۸۳ بھسری بند کرنا
۸۵ ناک کاٹ کر درست کرنا
۸۶ چند پر لطف شہید کے
۸۸ کچلی ہوئی گھڑی دیں روٹی میں
۹۱ بھونکتے دھاگہ ٹوٹ جائے
۹۲ پھولوں کا رنگ بدلتا
۹۳ ہوا سے آگ پیدا کرنا
۹۴ پانی میں آگ جلے
۹۵ مرغ اذان نہ دے
۹۶ خطرناک بچھو پیدا کرنا
۹۷ ہتھیلی پر سرموں پیدا کرنا
۹۸ بارش میں یقینگ اڑتی رہے
۹۹ دو کتوں کو آپس میں لڑانا
۱۰۰ دودھ کو دہی کی طرح جما دینا
۱۰۱ آگ سے خورش نہ جلے
۱۰۲ حرم لوہا اٹھانا
۱۰۳ چرخہ بارش اور ہوا میں جلتا رہے

- ۱۱۱ دودھ پر آگ آپس میں لڑیں
۱۱۲ جادو کا انڈا
۱۱۳ انڈے کے اندر خریر
۱۱۴ نظر کا کٹرہ بخومیوں کی چالاکیاں
۱۱۵ منشی ایک حرف نہ لکھ سکے،
۱۱۶ سونے کا رنگ تانبے جیسا کرنا
۱۱۷ بقیوں کا روکنا
۱۱۸ جادو کا ڈنڈا
۱۱۹ میدہ لیشیاں میں خریک ریاں
۱۲۰ مجمع پانہ طبیعوں کے شعبہ
۱۲۱ رنگے سیار
۱۲۲ علم جعفر
۱۲۳ قاتلہ مسرہ
۱۲۴ قاتلہ قرآنی
۱۲۵ ایک مکار مرد دیش
۱۲۶ نقلی پیر
۱۲۷ بابا جی
۱۲۸ ایک روحانی سیار تیار کرنا
۱۲۹ جس کے کسی کام لیجا سکتے ہیں
- ۱۰۱ تیل کی کڑا ہی گرم نہ ہو،
۱۰۲ کتنا چمکھیاں بھاگ جائیں
۱۰۳ انڈا بوتل میں ڈالنا
۱۰۴ دودھ کے برابر لائی تیار کرنا
۱۰۵ پسوؤں کا غائب کرنا
۱۰۶ خریر مٹانا
۱۰۷ دل کا راز معلوم کرنا
۱۰۸ بغیر موسم کے پھل پیدا کرنا
۱۰۹ گلشی کے روپے بتانا
۱۱۰ بہن بھائیوں کی تعداد معلوم کرنا
۱۱۱ درخت سوکھ جائے
۱۱۲ آم کا درخت زیادہ پھل دے
۱۱۳ باغ کی حفاظت
۱۱۴ دوائی کا اثر کرنے کیلئے تھویند
۱۱۵ غیب دان پیل
۱۱۶ تیس روکنا بخارا تارنے کا ٹوکہ
۱۱۷ یرقان دور کرنے والی مالہ
۱۱۸ شیشہ نہ ٹوٹے
۱۱۹ چوتھے روز کا بخارا تارنا

رات کے اندھیرے میں فقیر صاحب اللہ ہو کا نعرہ لگاتے تو گڈری کے اندر سینے کے اوپر بیٹری رکھ کر دیا دیتے ایک دم شعلہ بلند ہوتا، اور غائب ہو جاتا لوگ چہرے گویاں کرتے لگے کہ فقیر بڑا صاحب کرامت ہے جب اللہ ہو کا نعرہ لگاتے ہیں تو اس کے سینے سے نورانی شعلے نکلنے میں فقیر صاحب کا بہت چرچا ہوا اور سب ان کی کرامت کے دلدادہ ہو گئے ایک روز اس درویش کو بستی میں لے جایا گیا جب فقیر صاحب مجمع میں بیٹھے ایک پیالہ پانی لانے کی فرمائش کی، پانی پیش کیا گیا تو فقیر صاحب نے پیالہ یا تھ میں لے کر باتیں شروع کر دیں۔ اور لوگوں کو باتوں میں الجھا کر اپنی انگلی جس پر سکرین لگی ہوئی تھی پیالے میں ڈال دی اور تھوڑی دیر کے بعد پانی کا ایک گھونٹ پنی کر فرماتے لگے میں نے پانی مانگا تھا یہ شربت ہے تو چکھو اس آدمی نے جب پانی کا گھونٹ پیا تو حیران رہ گیا حاضرین بھی حیران ہوئے لیکن ان تادانوں کو کیا خبر تھی کہ اللہ کے نعرے اور پانی کے پیالے میں بیٹری اور سکرین کا شعبہ کار تھا اسی طرح کے کئی شعبہ بازار اور قریب کار پیروں سے بھیس میں تادان لوگوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں عورتوں کے زیور اڑا لیتے ہیں۔

ان حالات کو دیکھ کر ہمیں ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ سادہ لوح انسانوں کو ان قریب کاریوں اور شعبہ بازیوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ایسے پُر قریب انسانوں سے محفوظ رہیں البتہ وہ شعبہ بازیوں یا سمریزم کے کھیلوں سے تعلق رکھتی ہیں انہیں اگر بطور

تفریح طبع یا شعبہ بازی کا کھیل سمجھ کر کیا جائے تو چنداں حرج نہیں ہے لیکن اگر ان شعبہ داروں سے دھوکہ دہی اور قریب کاری کی وارداتیں عمل میں آئیں تو سوسائٹی میں یہ قابل برداشت نہیں ہو سکتے۔

اس کتاب میں ہم ایسی تمام شعبہ بازیوں کا ذکر کریں گے جنہیں ان دنوں بطور پیشتر کے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یا بعض قریب کار بہروپے پیرا در دہو کہ باز فقیر سادہ لوح انسانوں کو دام قریب میں لانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ کئی جنوں بھوتوں کے عامل بن کر لوٹتے ہیں تو کئی سادھو سنیاسی بن کر عوام کی عقلوں کا شکار کر رہے ہیں اور ان کی گاڑھے پسینے کی کمائی ہتھیار ہے ہیں۔ ان قریب کاریوں کو طشت از بام کرنے سے ہماری مراد یہ ہے کہ عوام ان شعبہ بازیوں کی اصلیت اور ماہیت سے واقف ہو کر ان قریب کاروں کے چنگل میں پھنسنے سے بچ جائیں اور عوام کو بھی سنبھل جانے کی تلقین کریں تاکہ ان شعبہ داروں کے رموز سے آگاہ ہو کر ان قریب دہی کے آلات کا خود بھی استعمال کرنا شروع کر دیں اور ایک نہ شاد دوشد والا معاملہ ہو جائے۔

دوسرے ممالک میں بھی شعبہ بازیوں کا رواج ہے اور ان تفریح کھیلوں سے کھیل پر وقیسر ہزاروں روپے کماتے ہیں۔ لیکن ان کے ذریعے وہ کبھی ولی اللہ بن کر غریب گاڑھے پسینے کی کمائی پر ڈاکہ ڈال کر اسے نان شبینہ کا محتاج نہیں بنا دیتے،

ہمارے ہاں ان شعبہ باز یوں نے کرامتوں کا درجہ اختیار کر لیا ہے اس لیے عوام دھوکے میں آکر گٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح پیروں کے گھر میں تو کھٹی کے چراغ جلتے ہیں، لیکن مریدوں یا صفا کا صفا یا ہو جاتا ہے۔

گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی !

جادو اور جتر منتر

لفظ جادو ایک ایسا ہمہ گیر لفظ ہے جس کی حدود کے اندر تمام مکاریاں فریب سازیاں اور شعبہ بازیاں جنم لیتی ہیں۔ اور پروان چڑھتی ہیں ہر دل و دماغ پر جادو گری کی روایات مسلط ہیں جسے دیکھو یہی کہتا ہے، میان جادو برحق ہے لیکن کرنے والا کافر ہے جادو اور جادو گریوں کے من گھڑت اور عجیب و غریب قصے بیان کئے جاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ دائیں عورتیں لوگوں کے گلے جادو کے ذریعے نکال کر کھا جاتی ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جادو ایک کال علم ہے اور اس کے اڑھائی حروف ہیں انہیں جو یاد کر لے اور اس پر عمل کو پورا کرنے سے وہ ہر کام جادو کے ذریعے کر سکتا ہے کوئی جادو بھنٹوں کا قائل ہے تو کوئی دیوی دیوتاؤں اور پیروں کے منتر سندھ کرتا رہتا ہے لیکن درحقیقت نہ کوئی جادو ہے اور نہ جادو گر سب قصے

کہانیاں ہیں، مسلمانوں کو بھی بد بختی سے جادو کے برحق ہونے کا یقین ہا ہے اور اکثر علماء قرآن مجید کی آیتوں اور بعض حدیثوں کے غلط معنی سمجھ کر یہ بات قرار دی کہ قرآن مجید اور حدیثوں سے جادو کا برحق ہونا ثابت ہو جاتا ہے حالانکہ یہ خیال محض غلط تھا۔

اگلے زمانہ میں اگرچہ لوگوں کا یقین خفا اور وہ سمجھتے تھے کہ جادو سے آدمی گدھا اور گرہے سے آدمی بن سکتا ہے مگر اس زمانہ میں جو لوگ زیادہ سمجھ دار تھے انہوں نے جادو کے برحق ہونے سے انکار کیا ہے منجملہ ان کے ایک حضرت امام ابو حنیفہ ہیں جنہوں نے فرمایا کہ سحر کی کچھ اصلیت نہیں ہے اور معتزلہ کل سحر کے برحق ہونے کے قائل نہیں ہیں اور شافعیوں میں ابو جعفر اور حنفیوں میں ابوبکر رازی اور ظاہریوں میں سے ابن خرم بھی سحر کے برحق ہونے کو نہیں مانتے اور قصے کہانیاں ان پیشہ ور عالموں پیروں اور تعویذ گذرہ لکھنے والوں نے ہی مشہور کر رکھے ہیں تاکہ ان باتوں کو سن کر عوام ایسی عجیب و غریب مخلوق اور ہیبت ناک علم جادو سے متاثر اور مبہوت ہو جائیں۔

ایک دانانے کیا درست کہا ہے کہ جادو سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ جو کھیل یا شعبہ سمجھ میں نہ آئے اسے جادو کہہ دیا ہے ورنہ جادو کوئی چیز نہیں۔

حقیقت جب حدود فہم میں آنے سے بالا ہو
اُسے افسوس بتاتے ہیں اسے فسانہ کہتے ہیں

وہم ایک ایسا مرض ہے کہ جب یہ انسان کے دل و دماغ پر
مستول ہو جائے تو ہر طرف موبوم تصورات اجاگر ہونے لگتے ہیں۔
انسان کے دل میں وہم سے خوف کس طرح طاری ہوتا ہے اور وہ
اسے حقیقت سمجھ کر کس طرح مرغوب ہو جاتا ہے اس کا عینی مشاہدہ
بیان کیا جاتا ہے۔

ایک گاؤں کا ذکر ہے کہ شام کے بعد گاؤں کے چند لڑکے
گاؤں سے باہر بیٹھے ادھر ادھر کی گلیں ہانک رہے تھے ہوتے
ہوتے باتوں کا موضوع جنوں بھوتوں اور چڑیلوں پر چل نکلا۔
بعض لڑکوں نے کہا کہ ہمارے گاؤں سے دو قرلانگ کے
فاصلے پر جو ہندوؤں کا مرگھٹ ہے اس میں بھوت اور چڑیلیں
رہتی ہیں۔ رات کے وقت کوئی وہاں سے گزر نہیں سکتا اتنے
میں ایک لڑکا بول اٹھا۔ ارے چھوڑو یہ سب فرضی قصے ہیں ورنہ
کہیں بھوت ہیں نہ چڑیلیں یہ سن کر سب لڑکے بہ اتفاق رائے
کہتے تھے تمہیں دوست بات سمجھی ہے وہ مرگھٹ بہت خطرناک
جگہ ہے وہاں سے رات کو بڑے دل گردے والے جوان بھی گزرنے
سے گھبراتے ہیں وہ لڑکا اپنی ضد پر قائم رہا۔ اور کہتے لگا وہاں
سے گزرتا بھی کوئی بڑی بات ہے وہاں میں ہر وقت جاسکتا ہوں
اس لڑکے کی جرات دیکھ کر دوسرا کہنے لگا اچھا اگر تم وہاں جا کر
ایک کھوٹی گاڑی آؤ تو تمہیں انعام دیا جائے گا بات معقول تھی سب

لڑکے رضامند ہو گئے اور وہ لڑکا ایک کھوٹی اور تھوڑے
کمر روانہ ہو گیا بڑی دلیری سے مرگھٹ میں پہنچا اور کھوٹی زمین
پر رکھ کر تھوڑے سے خوب اچھی طرح زمین میں گاڑ دی لیکن
یہاں قنطری کی ستم ظریفی یہ ہوئی کہ جب جلدی جلدی اس
لڑکے نے کھوٹی زمین میں گاڑ دی تو اس کے تہ بند کا پلو کھوٹی
کے نیچے آکر زمین میں دب گیا اور کھوٹی گاڑی جب جلدی سے
بھاگنے لگا تو سخت جھٹکے سے زمین پر گر گیا۔ اسے یوں معلوم ہوا جیسے
کسی نے اس کا دامن پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا ہے اس واقع سے
اس کے دل پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہ بیہوش ہو گیا جب
اسے دیر ہوئی تو لڑکے وہاں بھاگے آئے۔ انہوں نے دیکھا
کہ وہ بے ہوش پڑا ہے اور اس کے تہ بند کا ایک سر کھوٹی
کے نیچے دبا ہوا ہے وہ خوب ہنسنے لگے اور اسے اٹھا کر گھر لے گئے۔
یہ تو بہات کا اثر ہے جو فی البقور انسان کے دل و دماغ پر چھاپ
مار لیتا ہے اور اسے کوئی سدھ بدھ نہیں رہتی جادو کے کھیل تماشے
جو عام طور پر آپ دیکھتے رہتے ہیں یہ صرف ہاتھ کی صفائی اور جالہ کی
ہوتی ہے۔

یہ جادو کے ذریعے تماشے عجیب و غریب کھیل دکھانے
والے یہ انسانی سرکٹ کر صندوق میں بند کر دیتے والے یہ
ایک انسان کی آنکھوں پر بڑی ہانڈھ کر اس سے طرح طرح کے سوال
پوچھنے والے شہدہ باز جو اپنے آپ کو جادو کے پردے میں تلانے
ہیں سب کے سب وہی بات ہیں یہ اپنی عیاری اور مکاری سے

آپ کی نظروں میں خاک بھونک کر اپنے کرتبوں کو خاص طریقوں سے سرانجام دیتے ہیں اور آپ دیکھتے رہ جاتے ہیں عوام ان کھیلوں کو دیکھ کر جادو اور جنتوں بھوتوں کے کھیل سمجھتے ہیں یا اسے مسمریزم کے نام سے تعبیر کرتے ہیں لیکن یہ تمام جادو کے اثرات اسی وقت ان پر مسلط رہتے ہیں جب تک وہ ان شعبہوں کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔

ہمارے ملکی بھائیوں میں یہ بہت بڑی خرابی ہے کہ یہ ہر بات کا مخالف پہلو سوچتے ہیں چنانچہ ان تفریحی شعبہ بازیوں سے بھی انہوں نے حسب عادت غلط طریقے پر کام شروع کر دیا ہے اکثر جہاں بھی انہیں قریب دہی کا تھوڑا سا سہارا مل جائے فوراً جلد زر کے طریقے قائم کر دیتے ہیں اور ایسی ایسی تجاویز عمل میں لاتے ہیں کہ شیطان بھی کان پکڑ کر رہ جائے۔ پورے لوگ جنہوں نے ان شعبہ بازی کے کھیلوں کی بنیاد ہی ہے وہ بھی جب ان کو ہمارے ملک میں ان کو انوکھے رنگ میں کار فرما دیکھتے ہیں تو انگشت بدندان رہ جاتے ہیں۔

جادوگر

جو انسان عجیب و غریب کرتب دکھلائے اسے جادوگر کہا جاتا ہے کوئی اسے ہنومان کا عامل کہتا ہے کوئی بھیروتی کا نام لیا تصور کرتا ہے اس کے متعلق عوام کی رائے ہوتی ہے کہ اس کے قبضے میں جن، بھوت اور دیو پڑی ہیں یہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور یہ پاور کیا جاتا ہے کہ یہ جس کسی میں چاہے جن بھوت ڈال دیتا ہے اور جہاں سے چاہے جن بھوت نکال دیتا ہے ان جادوگروں کی کئی قسمیں ہیں۔

مہیچکل پر وقیسرہ یہ اپنی چھوٹی چھوٹی کمپنیوں کی صورت میں کلبوں میں جا کر بڑے بڑے افسروں اور عوام کو اپنے کرتب دکھا کر خاطر خواہ انعام حاصل کرتے ہیں بعض اوقات ٹکٹ لگا کر بھی کھیل دکھاتے ہیں یہ لوگ بڑے دلچسپ پرائے میں تقریر کرتے ہیں اور سامعین پر اپنی شوخی تقریر اور ہاتھوں کے اشارات سے اپنا اثر بیٹھا لیتے ہیں بہت تندر اور اپنے کام کو بڑے اطمینان اور مستقل مزاجی سے کرتے والے ہوتے ہیں جب وہ اپنے معمول پر اپنے ہاتھوں اور نگاہوں کا اثر ڈالتے ہیں تو دیکھنے والے اسے حقیقت سمجھ کر ہنسوت مچاتے ہیں یہ لوگ پردے کے اندر سٹیج تیار کر کے بڑے بڑے حیرت انگیز کھیل دکھا کر اپنے فن کا کمال دکھاتے ہیں انسان کو بے ہوش

کر کے ہوا میں معلق کر دیتے ہیں ایک انگوٹھی غائب کر کے کسی تیر بوز یا سنگترے سے برآمد کرتے ہیں انسان کو بکس کے اندر بند کر کے غائب کر دیتے ہیں، یہ ان جادوگر دوں کی داد و صورت ہے،

یہ آجکل ہی نہیں ہو رہا بلکہ پرانے زمانے کی تواریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ جادوگری کے کربن مغلیہ سلطنت کے زمانے میں بھی عروج پر تھے چنانچہ تذکرہ نویسوں کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بنگال کے باری گر جہانگیر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اپنے مختلف ہنر دکھانے کی اجازت چاہی، اور انہوں نے بہت سے ہنر دکھائے کھیل دکھائے ان میں سے بعض کا حال ترک جہانگیری سے اس طرح ملتا ہے ۱۔ پہلی رات بازگیر کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی زبان کو بالکل نہ کھولا مگر ان کے منہ سے ایسے سربے گیتوں کی آوازیں آئیں گویا وہ سب کے سب مل کر گارہے ہیں۔

۲۔ پھر وہ پچاس نوک دار تیر اور کمان لے آئے ان میں سے ایک بازگیر نے کمان کو ہاتھ میں پکڑ کر تیر کو چھوڑا۔ اور وہ ہوا میں بلندی پر جا کر وہیں رک گیا پھر اس نے دوسرا تیر چھوڑا جس کا سرا پہلے تیر سے جا کر مل گیا اس طرح اس نے پچاس تیروں کو آپس میں ملا دیا جب آخری تیر کو چھوڑا، تو اس نے تمام تیروں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

۳۔ پھر انہوں نے بیس من گوشت، چاول اور مصالحہ ایک بہت بڑی دیگ میں ڈال کر گھنٹا پانی اس میں ملا دیا اور اسکے نیچے ایک

آگ بالکل نہ جلائی مگر وہ دیگ اپنے ہی آپ جوش میں آگئی ایک گھنٹہ کے بعد انہوں نے دیگ کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے کھانا باہر نکالا۔ اور لوگوں کو کھانے کے لئے دیا گیا۔

۴۔ پھر انہوں نے خشک زمین پر ایک قوارہ نصب کیا اس کے گرد گھومتے یکایک وہ قوارہ جوش میں آکر بلند ہو گیا ہر لحظہ مختلف رنگ کا پانی اس قوارے سے نکلتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھول پھوٹتے ہیں اس قوارہ سے جو پانی نیچے گرتا تھا اس سے زمین گیلی نہ ہوتی تقریباً ایک گھنٹہ تک قوارے میں یہی جوش رہا، جب انہوں نے قوارہ کو باہر نکالا تو زمین پر پانی نشان تک نہ تھا اسی قوارے کو پھر انہوں نے نصب کیا اس مرتبہ قوارے کے ایک سرے سے پانی نکل رہا تھا اور دوسرے سے آگ جھڑتی تھی یہ تماشا دو گھنٹے رہا۔

۵۔ پھر ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا، دوسرا آدمی اس کے کندھے پر چڑھ گیا اس طرح ساٹھ آدمی ایک دوسرے کے اوپر کھڑے ہو گئے پھر ایک بازگیر آیا اس نے پہلے آدمی کو اٹھا کر کندھے پر رکھ لیا اور چلنا شروع کر دیا۔

۶۔ پھر ایک آدمی کولے اور اس کے بوڑ کو جدا کر کے زمین پر گرا دیا ایک گھنٹہ تک تمام اعضاء اسی طرح پڑے رہے پھر ان پر پردہ تان دیا گیا حقوڑی دیر کے بعد بازگیروں میں سے ایک شخص اس پردے کے اندر چلا گیا ایک گھنٹہ کے بعد وہی شوخ و شنگ بازگیر پردے سے دندناتا ہوا باہر نکلا، تو پھر وہی پردہ ہو کر پہلے تانا گیا تھا لوگوں کی موجودگی میں نہایت آہستگی سے اٹھا

دیا گیا اب وہ مرا ہوا شخص اس طرح زندہ ہو کر اٹھ بیٹھا گویا اس کے جسم پر کوئی زخم نہ تھا۔

۷۔ پھر انہوں نے ایک بڑی پیرات صاف پانی سے ہر کر زمین پر رکھ دی اور ایک باز یگر نے سرخ پھول ہاتھ میں لے کر کہا جو رنگ آپ فرمائیں پانی میں لے جا کر وہی دکھاؤں پتا چھ اس نے پھول کو پانی میں ڈبو کر باہر نکالا تو رد تھا دوبارہ ایسا کیا تو تاریخی تھا الغصہ وہ پھول اس طرح سو بار پانی میں ڈبو کر باہر نکالا۔ اور ہر بار اس سے تازہ رنگ ظاہر ہوا، بعض ازاں دھاگے کی سفید اٹی کو پانی میں ڈبویا تو وہ سرخ ہو گئی اس طرح جتنی مرتبہ بھی اٹی کو پانی میں ڈبویا گیا وہ رنگ بدلتی رہی،

۸۔ پھر اس جماعت میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنا منہ کھولا تو ایک تختہ اس میں سے ایک سانپ باہر نکلنا شروع ہوا۔ ایک آدمی نے اس کا سراپکڑ کر اسے کھینچنا شروع کیا تو اس کے منہ سے تقریباً چار گز لمبا سانپ برآمد ہوا، اس طرح اس نے بیس کے قریب سانپ اس کے منہ سے باہر نکالے ان تمام سانپوں کو زمین پر چھوڑ دیا گیا وہ سب کے سب آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے سے لپٹے تھے۔

۹۔ پھر وہ یا قوتی انگوٹھی لائے ایک باز یگر نے اسے اپنی چھوٹی انگلی میں پھنسا اس سے انار کر دوسری انگلی میں ڈالا تو اس کا نگیٹہ زمرہ کا تھا۔ دوسری انگلی سے نکال کر تیسری میں ڈالا تو اس کا نگیٹہ الماس کا تھا قصہ کوتاہ دو دن اور ایک رات ان باز یگوں

کی سحر سازی اور ہنگامہ بازی بادشاہ کی خاطر مقدس کے لیے خوشی کا باعث بنی رہی ان کو صلی کے طور پر پچاس ہزار روپیہ نقد اور خلعت بخشا علاوہ ازیں شہزادہ جرم اور دیگر شہزادوں اور شہزادیوں نے بھی اس قدر انعامات دیئے کہ دولاکھ کے قریب روپیہ ان بازی گروں کو مل گیا۔

بہروپے پیر

یہ فرقہ بڑا خطرناک ہے جو درویشوں اور پیروں کی صورت میں سادہ لوح عوام کی عزت ناموس اور مال و دولت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ایسے پیروں کے متعلق بیسیوں واقعات اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے معتقدین سے پُر اسرار طریقوں سے زیور اور نقدی اٹا لیتے ہیں۔

جنات کے عامل

یہ بھی عوام کو دھوکہ دینے والا اور فری قصبے کہانیاں سناتا کہ کم فہم لوگوں کو اپنے دام ترویز میں پھانسنے والے جادوگر ہیں یہ عجیب و غریب قسم کے لباس میں رہتے ہیں اپنے تئیں جنوں بھوتوں کا عامل ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے قبضے میں جن ہیں غمونا دیہات میں ان کا دور دورہ ہوتا ہے اور دیہاتیوں کو اپنے

دام میں پھانستے ہیں بعض عیاش اور چالاک عورتوں کو اپنے ساتھ لٹکتے لیتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنا پروپیگنڈا کراتے ہیں یہ عورتیں گاؤں میں گھوم کر بعض عورتوں کو اپنے ڈھب میں لے آتی ہیں اور ان کے متعلق مشہور کر دیتی ہیں کہ اس عورت کو جن پڑ گیا ہے چنانچہ وہ عورت ان کو سکھلانے پر کسی روز پر وگرام کے مطابق پال کھول دیتی ہے سر مارتی ہے عجیب عجیب حرکتیں کرتی ہے اول جنول بھواس کرتی ہے گھروانے پھرا جاتے ہیں اتنے میں وہ مکار عورت آجاتی ہے اور کہتی ہے کہ اسے جن چمٹ گیا ہے فوراً ملاں عامل صاحب کو بلاؤ اس طرح سے یہ عامل مختلف جگہوں پر اپنا سکھ بٹھا کر جاہل لوگوں کو خوب لوٹتے ہیں۔ دیہاتیوں کی حالت پر خدا رحم کرے یہ تو اس قدر ان قریب کاروں کے زیر اثر آچکے ہیں کہ جب نوجوان عورتوں کو اختناق الرحم کی بیماری ہو جاتی ہے اور مریضہ عالم بے ہوشی میں اس قسم کی حرکات کرتی ہے تو یہ اسے بھی جنوں اور بھوتوں سے تعبیر کرتے ہیں اور بجائے کسی طبی یا ڈاکٹری علاج کے تعویذ گندوں اور جھاڑ پھونک پر زور دیتے ہیں عامل لوگ ان کے فہم انسانوں سے خوب دعوتیں اڑاتے ہیں اور عجیب گرماتے ہیں۔

یہ عامل لوگ جب کسی جن بھوت زدہ عورت کا جن نکالنے کے لیے عمل کرتے ہیں تو عجیب مضحکہ خیز اکیلاہ قائم ہو جاتا ہے عامل صاحب لال ہلی آنکھیں نکال کر بھرے مجمع میں حب اوٹ ٹانگ منتر کا جاب کر کے سحر زدہ عورت پر پھونک مار کر اپنا اثر ڈالتے

ہیں اور سیٹھ پارچہ کی دھبیوں کی تکیاں بنا کر اور آگ سے سلگا کر ان کا کڑھ ادھواں اس غریب عورت کی ناک میں چڑھانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں بیچے حضرات اب جی حاضر ہونے لگا ہے اب منتر پڑھوں گا تو میرے پیرو مشد کی برکت سے یہ باتیں کرے گا اسے عجیب عجیب نام بتائے گا اپنے دور دراز مقامات کا نام لے گا اور پھر ہند کرے گا کہ میں اس عورت کو نہیں چھوڑتا تب میں جادو کے زور سے اسے جلا دوں گا اور یہ جیتنا چھٹانا یہاں سے بھاگ جائے گا۔

عامل کی یہ بڑے قریب باتیں سن کر جاہل عورتیں اسی طریق پر چلنا شروع کر دیتی ہیں جس کاؤں میں ان عاملوں کا درد ہو جائے وہاں جن پڑنے کی بیماری عام ہو جاتی ہے کیونکہ عامل کی ایجنٹ عورتیں اپنے فرائض بڑی سرگرمی سے ادا کرنے لگتی ہیں ویسے بھی منٹ مشہور ہے کہ خرپوزے کو دیکھ کر خرپوزہ رنگ پڑتا ہے ایسے دھوکہ باز اور قریب کار عاملوں سے بچ کر رہنا ہی عقل مندی ہے۔

تعویذ گندے والے

یہ بڑے خطرناک تعویذ ہوتے ہیں اپنی بڑے قریب چالاکوں سے جو قوت عورتوں کو تعویذ گندے کے توہمات میں پھانس کر خوب محنتی دعوتیں اڑاتے ہیں اور نقد و جنس وصول کرتے ہیں کسی کو اول و ثمرینہ کے لیے تعویذ دیتے ہیں تو کسی کو مال و دولت کی فراوانی کے لیے کہیں یہ اپنے تعویذ کے کرسٹوں سے دشمن کو ہانساں برباد کرتے ہیں تو

کہیں محبوب کو عاشق کے قدموں میں لاکر ڈال دیتے ہیں بے اولاد عورتیں
نوجوان بونڈے اور پریشان بے روزگار مردان شجہہ بازوں کا
شکار خصوصی ہوتے ہیں ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں آکر نقد روپے اور
چاندی سونے کے زیورات نذر کر دیتے ہیں لیکن چند روز بعد
جب فریب کھلتا ہے تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں یہ فریب کار
بعض عورتوں کو کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے اوپر کسی دشمن نے وار کیا
ہے تمہارے گھر میں تعویذ دفن کر دیئے بعض کو بھوت پریت
کے سائے کا بل دیتے ہیں اگر کسی گھر میں بیمار پڑا دیکھ لیں تو وہاں
تعویذوں والا تر بہ چلاتے ہیں اور کہتے ہیں تمہارے گھر میں تعویذ دفن
ہیں انہیں تعویذوں کے اثر سے تمہارے گھر سے بیماری نہیں جاتی
پھر گھر کے اندر کسی مقام پر کھدائی کرائے ہیں اور بڑی چالاک سے
وہاں اپنے پاس سے تعویذ بھینک دیتے ہیں ایسے تعویذ بوسیدہ
کاغذ پر ٹیڑھی بڑنگی لکیریں ڈال کر یا کوئی بد شکل سی عورت
مرد کی صورت بنا کر تیار کیئے گئے ہوتے ہیں اور کسی پرانے کپڑے
کی دھجی میں بوسیدہ ہڈی کے ساتھ ملا کر بندھے ہوتے ہیں گھر
والوں کو اعتبار آ جاتا ہے اور وہ رتہ بلا کے لیے خوب خاطر اور
مدارت کر کے عامل کی جیب لقم کر دیتے ہیں۔

رملی اور نجومی

یہ بھی جادو گروں کی ایک قسم ہے یہ بوگوں کی قسمت کا
حال بتاتے ہیں اور طرح طرح کی فریب آمیز باتوں سے پیسے بٹورتے

ہیں اس قسم کے لوگ گلیوں میں بھی گھوم پھر کر اپنا کاروبار چلاتے
ہیں اور بازاروں میں دوکانیں جھا کر بھی بیٹھ جاتے ہیں بڑے بڑے
شہروں میں شاہراہوں پر چٹا بچھا کر اور چند جنتے یاں پھیلائے
ہاتھ میں سلیٹ پکڑے بیٹھے نظر آتے ہیں انوار کے روز خصوصاً ان
کے پاس خوب بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے کیونکہ کارخانوں کے مزدور
اور دفتر کے کلرک اپنی پھوٹی قسمت کے پریش لگواتے رہتے ہیں
یہ نجومی اور جوتشی بڑے چالاک ہوتے ہیں اور اس قسم کے بہیم
گول مٹول سی باتیں کرتے ہیں جن کا مطلب کئی معنی دیتا ہے اپنے
سائلوں کو یہ مختلف توہمات میں پھانس کر ان سے پیسے بٹورتے
ہیں اپنے کمالات فن کے اظہار میں زمین و آسمان کے قلابے
ملا دیتے ہیں اسی طرح یہ شجہہ باز اور جادو گر مختلف
بہرو پوں میں خلق خدا کے مال و دولت پر ڈاکہ زنی کرتے
رہتے ہیں اور ان ہتھکنڈوں سے سادہ لوح انسانوں کو فریب
دے کر اپنے کاروبار چلانے میں عوام الناس کو ایسے عیار لوگوں
سے محتاط رہنا چاہیئے۔

آگ کے کھیل

آپ نے دیکھا ہوگا کہ میمیکل پروفیسر ایک پلیٹ میں شکر
ڈال کر جادو کی لکڑی سے اسے چھوٹا ہے تو شکر میں آگ لگ
جاتی ہے اور دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔
اس شجہہ کار راز یہ ہے کہ کلوریٹ آف پوٹاش ایک دوائی

ہے جو انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتی ہے وہ تھوڑی سی ہے کہ علیحدہ پیس کر شکر میں ملا لیں اس مرکب کو ایک پلیٹ میں ڈال کر میز پر رکھ دیں اور حاضرین کو دکھلا دیں کہ یہ شکر ہے ادھر ایک نوک دار لکڑی اٹھا کر حاضرین سے کہیں یہ جادو کی چھڑی ہے اب اس چھڑی پر کچھ یونی اوٹ پٹنگ منتر پڑھ کر پھونک باریں اور لکڑی کی نوک شکر والی پلیٹ میں رکھ دیں فوراً شکر میں آگ پیدا ہو جائے گی حاضرین حیران اسے دیکھتے رہ جائیں گے اور آپ کی جادوگری و کمال فن کے قائل ہو جائیں گے،

پانی میں آگ کے شعلے پیدا کرنا

اکثر دیکھا گیا ہے کہ شعبدہ باز نمک کی ڈلی کو آگ لگا کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور وہ جادو کے زور سے جلتی رہتی ہے اگر یہ شعبدہ دکھانا منظور ہو تو بازار سے خشک کافور کی چند ٹکیاں منگوائیں خشک کافور کا یہ خاصا ہے کہ اسے اگر آگ لگائیں تو جل اٹھتا ہے اور جب اس کی ٹکیہ کو آگ لگا کر پانی کے پالہ میں رکھ دیں تو وہ جلنے لگتا ہے آپ حاضرین سے کہہ سکتے ہیں کہ لیجئے حضرات لوگ تیل جلاتے ہیں ہم پانی کو جادو کے ذریعے جلا کر دکھائیں اس کے بعد لوگوں کے روبرو سادہ پانی کا ایک گلاس لے کر کسی کھلے برتن میں ڈال دیں اور کافور کی ڈلی کو اس میں رکھ کر آگ لگا دیں ٹکیہ دھڑا دھڑا جلے گی اور ناظرین حیران رہ جائیں گے کہ پانی

کیوں جل رہا ہے یہ واقعی جادو کا کھیل ہے ماہیت سے واقف نہ ہوں گے تفریح طبع پیدا ہوتا رہے گا۔

منہ میں آگ کے انگارے

یہ تجربہ انگیز کھیل ہے دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کوئی بشر اسے جادو سے تعبیر کیے بغیر نہیں رہ سکتا اس شعبدہ میں ایک معمولی سا راز ہے اسے سمجھ لینے پر عجیب و غریب کرتب بہت آسان نظر آتا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ عنقرقرا اور نوشادر قدرے لیکر انہیں پیس کر برادہ بنا لیا جائے اور جب یہ شعبدہ دکھانا ہو تو تھوڑا سا سفوف لیکر منہ میں رکھ لیں جب تھوڑی دیر بعد اس کا لعاب پیدا ہو جائے، تو اس کا غرغرا کہیں تاکہ تمام منہ کے اندر وہ لعاب چمٹ جائے اب اگر آگ کا جلتا ہوا کوئلہ یا چھوٹا سا انگارہ منہ میں رکھیں تو آگ ہرگز نہ کرے گا کیونکہ عنقرقرا اور نوشادر میں یہ تاثیر ہے کہ اس کے لعاب پر آگ کی تمارت کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ جب آپ آگ منہ میں رکھ لیں گے تو حاضرین حیران رہ جائیں گے اور وہ اسے ایک جادو کا کرتب تصور کریں گے

برف کے ٹکڑے میں آگ پیدا کرنا

آپ نے بعض شعبدہ بازوں کو دیکھا ہو گا کہ برف کے ٹکڑے

ہے جو انگریزوں جلاتے ہیں تو دیکھتے والے حیران رہ جاتے ہیں اور ان علیحدہ بات معمولی ہے لیکن فن کاروں نے اسے صیغہ راز میں رکھ کر عجیب شعبہ بنا دیا ہے۔ اس شعبہ بازی میں حسب ذیل سامان درکار ہوتا ہے۔

ایک عدد

چھوٹا سا ٹکڑا

ایک ٹکڑا

پوٹاشیم

برف

جب یہ کھیل دکھایا جاتا ہو۔ تو پوشیدہ طور پر پوٹاشیم کا ٹکڑا سگریٹ کے اگلے سرے میں چھپا دیا جاتا ہے صرف اس کا ٹھوڑا سا سرا باہر رہتا ہے پوٹاشیم کی یہ تاثیر ہے کہ جب اسے پانی چھو جائے تو اس سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اس لیے جب سگریٹ کو برف کے ٹکڑے پر لگایا جائے گا تو اس میں کا شعلہ پیدا ہو جائے گا اور لوگ حیران ہوں گے۔ کہ برف کے ٹکڑے سے آگ کیوں پیدا ہو گئی برف کا ٹکڑا پہلے سب کو دکھلا دیا جائے۔

ہدایات

- ۱۔ اس عمل میں حسب ذیل باتوں کا ضرور خیال رکھیں،
- ۱۔ سگریٹ کو اچھی طرح خشک کر لینا چاہیے تاکہ وہ فوراً آگ پکڑ سکے۔
- ۲۔ پوٹاشیم کا ٹکڑا کم از کم چوتھائی انچ لمبائی میں ضرور ہو۔ تاکہ اس کا سرا کچھ باہر رہ سکے۔
- ۳۔ پوٹاشیم کے اثر کو اور تیز کرنے کے لیے بہتر ہے کہ سگریٹ کے

سرا کو نپٹھیا (NAPHTHA) کے قطرے سے ذرا تہہ کر لیا جائے تو سگریٹ آگ کو فوراً پکڑے گا۔

جادو کی درانتی

اس درانتی کے ذریعہ آگ کے دانے بھونے جاسکتے ہیں چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اس عجیب شعبہ کو دیکھا ہے۔ ایک دفعہ ایک مداری کھیل کر رہا تھا اس نے میدان میں ایک چادر کے چاروں کونوں لٹکوں کو پکڑا دیئے اور ٹھوڑے توار کے کچے دانے لے کر چادر پر ہل ڈال دیئے پھر درانتی لے کر دانوں کو ادھر ادھر ہلاتا رہا لیکن تمام دانے جوں کے توں رہے تب اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے ایک منتر پڑھا اور لٹکوں سے کہا زور زور سے تالی بجاؤ لٹکوں نے تالی بجانی شروع کر دی اور مداری درانتی سے دانوں کو ہلانے لگا مگر دانے بھن گئے اور ہر طرف بھٹے ہوئے دانوں کے پھول نظر آنے لگے سب لوگ یہ جادو کا کھیل دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے بات کی تہہ کو پہنچنے پر معلوم ہوا کہ یہ بات معمولی ہے صرف ٹھوڑی سی چالاک اور فریب کاری درکار ہے اس کھیل میں صرف راز کی بات یہ ہے کہ اس کام کے واسطے دو دانتیاں تیار کرانی جاتی ہیں جو بالکل ایک ہی شکل کی ہوتی ہیں ایک دستہ ٹھوس ہوتا ہے اور دوسری کا اندر سے خالی، خالی دستہ میں بھٹے ہوئے دانے بھرے جاتے ہیں پہلے چادر پر ٹھوڑے سے کچے دانے ڈال کر ٹھوس دستے والی درانتی سے ہلاتے

جاتے ہیں پھر یونہی کوئی اوٹ پٹانگ سا منتر پڑھا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تاپیاں بجاؤ۔ اس اثنا میں وہ درانتی بدل لی جاتی ہے اور تاپیوں کی آواز کے درمیان دستہ سے دانے گرائے جاتے ہیں۔ اور درانتی ادھر ادھر گھماتے جاتے ہیں دانے تمام چاروں طرف جاتے ہیں تو دیکھنے والے حیران ہوتے ہیں کہ یہ عجیب جادو ہے بغیر آگ کے دیکھتے ہی دیکھتے دانے بھن گئے۔

منہ سے آگ کا پیدا کرنا

ایک دفعہ ایک محفل میں دو انگریز میزبان پر و فیسروں نے تفریح کے طور پر بھوتوں کا پارٹ ادا کیا۔ تو دیکھا گیا کہ وہ اپنے منہ سے آگ کے شعلے پیدا کرتے ہیں اور جب وہ کسی رومال پر پھونک مارتے تو رومال جلنے لگتا تمام محفل ان کی اس جادوگری سے سخت متاثر ہوئی۔

راز بالکل معمولی سا ہے جو آج ناظرین پر ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ کسی فریب کار کے دھوکے میں نہ آئیں، ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک سادھو کو دیکھا وہ جب غصے میں آتا۔ تو کسی کپڑے پر زور سے پھونک مارتا یا تنقوک دیتا تو وہ کپڑا جلنے لگتا اور لوگ مارے ڈر کے اس کے پاؤں پر گر پڑتے راز بہت اس بات کا تھا کہ وہ حضرات فاسفورس کا ایک ٹکڑا لے کر خفیہ طور پر منہ میں رکھ لیتے تھے اور لعاب دھن ملا کر جس کپڑے پر ڈالتے آگ لگ جاتی کیونکہ یہ فاسفورس کا خاصہ ہے۔

پانی میں آگ لگ جائے

یہ ایک مشہور بات ہے کہ آگ اور پانی کا ہر ہے پانی آگ بجھا دیتا ہے لیکن جادو کے ذریعے آپ پانی میں آگ لگا سکتے ہیں آپ حیران نہ ہوں یہ ایک فن ہے اور فن کے سامنے کوئی مشکل نہیں رہتی۔

اس کھیل میں آپ سب لوگوں کے سامنے ایک بالٹی کے اندر آگ کے شعلے پیدا کر سکتے ہیں اور سب نگاہیں دیکھیں گی کہ پانی جل رہا ہے اس کی ترکیب یہ ہے،

پوٹاشیم اور سوڈیم دو ایسی دوائیاں ہیں جن کو پانی میں ڈالا جائے تو آگ پیدا کر دیتی ہیں یہ انگریزی دوائی فروشوں کے ہاں سے ملتی ہیں ان کی ڈبوں کو محفوظ رکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ کسی شیشی میں مٹی کا تیل بھر کر اس میں ان ڈبوں کو ڈال دیا جائے جو تیل کے اندر ڈوبی رہیں انہیں پانی چھوئے نہ پائے کیونکہ جو بھی ان کو پانی چھو جائے گا یہ فوراً جل اٹھیں گی،

جب کھیل دکھانا ہو تو ایک بالٹی پانی کی بھر کر اس میں تھوڑی سی مقدار پٹرول کی ڈال دیں اور سیٹج کی میز پر رکھ کر سب کو دکھا دیں کہ بالٹی میں پانی بھرا ہے اس کے بعد اپنا جادو کا ڈنڈا اگھماتے ہوئے منہ میں منتر بڑبڑاتے پھر جیکے سے پوٹاشیم پانی کے اندر چھوڑیں اس سے آگ پیدا ہو کر پٹرول میں آگ لگ جائے گی اور تمام پانی جلنا نظر آئے گا اور ہر طرف آگ ہی آگ نظر آئے گی یہ بہت ہی حیرت انگیز جادو

آگ کی تمازت اثر نہ کرے

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا بعض سادھو اور ننگ و مٹھنک فقیروں کو آگ کا لالہ جلا کر بڑے آرام سے بیٹھ کر آگ کی تمازت ان پر بالکل اثر نہیں کرتی عوام ان کے اس فعل کو ایک کرامت سمجھتے ہیں اور انہیں بڑا برگزیدہ فقیروں اور عامل کرامت کے سامنے جھک جاتے ہیں نقدی دیتے لذیذ کھانے کھاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں،

حضرات یہ ایک قریب کاری ہے یاد رکھیے آگ کا کام جلانا ہے اور یہ قانون فطرت ہے صرف ان قریب کاروں نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا ہوا ہے اور آگ کی تمازت سے بچنے کے لیے اپنے بدن اور چہرے پر ایک قسم کا مرکب ملا ہوا ہوتا ہے جس پر سے ان پر آگ کی حرارت اثر نہیں کرتی، یہ مرکب بڑے میٹھنک کی چربی، عقرقرچا، پارہ اور گھیکوار کے لعاب سے تیار کیا جاتا ہے اس مرکب کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر مل کر آگ کے کوئلے بھی ہاتھوں پر اٹھایے جائیں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی،

بس ان فقیروں اور سادھو کی برگزیدگی کا یہی راز ہوتا ہے اس مرکب کو تیار کر کے وہ علی الصبح بدن پر مل کر اوپر بھٹکتے رہتے ہیں اور آگ کا لالہ جلا کر اس کے سامنے مزے سے آلتی

پالنتی مار کر بیٹھ جاتے ہیں آنکھیں بند کر کے آنے جانے والوں پر اپنی بڑائی کا سکھ جاتے ہیں لیکن نادان لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ بھی انسان ہیں۔ اسی آب و گل سے ان کی خلقت ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آگ ان پر اثر نہ کرے پھر لطف یہ ہے کہ اپنے تئیں اتنا تارک الدنیا بناتے ہیں کہ نہ کپڑوں کی پرواہ ہے نہ بدن کی پرواہ ہے، اور آنکھیں بند کیے خدا کی یاد میں بیٹھتے ہیں لیکن جب مالی دنیا انہیں دیا جائے تو فوراً بے کراہی میں گر جاتے ہیں اگر لذیذ کھانے دیتے جائیں تو مزے سے چٹ کر جاتے ہیں۔ نہ وہ لذتوں سے بے نیاز ہیں اور نہ ہی مال سے نفرت ہے۔

ایسے قریب کار انسانوں سے بچنے ان کے فریبوں میں مت آئے یہ لالچی اور دھوکے باز ہیں اہل دنیا کو اپنے دام تر ویز میں پھانسنے کے واسطے یہ لالچی ڈھونگ بنا کر بیٹھتے ہیں۔ اگر ان کو نہلا کر اور بدن کو صاف کر کے آگ کے سامنے بٹھائیں تو چند منٹ میں ہی ان کا زہر و تقویٰ معلوم ہو جائے،

مبجک پر وفیسر

یہ جادو کا استاد ہے جادو اور مسمریزم کے کھیل دکھاتا ہے حیرت انگیز کرتبوں سے لوگوں کو حیران کر دیتا ہے درحقیقت یہ ایک ترکی دادہ مہذب مداری ہے، مداری کے کام چند صلاحیتیں پیدا کر کے اور کچھ لوازمات زمانہ جدید کے ملا کر یہ جدید قسم کا مداری تیار

ہو گیا ہے،

مداری لوگ عام گزرگاہوں میں ڈگڈگی اور ہنسنری بجا کر کھیل
و کرتب دکھاتے ہیں اور اپنے ہیٹ کی خاطر لوگوں سے ایک ایک پیسہ
مانگ لیتے ہیں لیکن پروفیسر خیموں کے اندر پردے لگا کر اپنے کرتب
دکھاتے ہیں، ٹنگٹ لگا کر کھیل شروع کرنے سے پہلے ہی دام وصول
کر لیتے ہیں میچک پروفیسر والی جھڑت یورپ والوں پیدا کی ہے
پروفیسر بننے کے لیے گفتار اور کردار کی ضرورت ہے بڑے
دلچسپ پرانے میں تقریر کر سکتا ہو۔ سامعین پر اپنا اثر قائم کر کے
ان کی کسی حرکات و سکنات کی پرواہ نہ رکھے اپنے ہاتھوں اور زبان
سے خوب کام لے سکتا ہو، سامعین کو اپنی باتوں میں ایسا الجھاسکے
کہ اس کی حرکات پر ناظرین قطعی توجہ نہ دے سکیں بلکہ اس کی باتوں
میں جک رہیں اس کے ہاتھوں کے اسٹائل اور باتوں کا اتار چڑھاؤ
اس قدر پُرکشش ہو کر تماشا ٹی بالکل محو خیال ہو جائیں اور اس کے
ہاتھوں کی چمک کے ساتھ ہی ادھر ادھر کھینچنے چلے جائیں۔
ایسی باتیں حرکات و سکنات کی ٹریننگ ترقی قابل پروفیسر کے
ساتھ کچھ عرصہ رہنے سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس کے بعد خود
بخود مجمع پر اپنے اثرات قائم کرنے کے قابل ہو سکتا ہے اس پروفیسر
کی وردی بھی کچھ اپنے ہی ڈھب کی ہوتی ہے یہ لباس عموماً سیاہ رنگ
کا ہوتا ہے جو سیاہ کوٹ، پینٹ اور (واسکٹ جیکٹ) پر مشتمل ہوتا
ہے۔ ان پٹروں کی تراش تراش کچھ اس قسم کی ہوتی ہے نرلے ڈھب
کی بے جوڑ سی جیمیں اور جھول وغیرہ ہوتے ہیں کئی قسم کی پن اور یک

سے لگے ہوئے ہیں جن سے اس لباس کی ہیئت کچھ عجیب قسم کی معلوم
ہوتی ہے ایسے لباس خاص خاص درزی تیار کرتے ہیں جسے پہن کر
انسان بالکل ایک جادوگر ہی معلوم ہوتا ہے اور جب وہ عجیب
عجیب حرکات کرتا ہے تو سامعین اس کی باتوں اور حرکات
پر ٹپو ہو جاتے ہیں۔
پروفیسر کی ٹوپی بھی کچھ نرالی وضع قطع کی ہی ہوتی ہے جو
ایک پرانی قسم کی انگریزی فیشن کی ٹوپی ہے جسے ان جادوگروں
کی اصطلاح میں "لارڈ سیٹ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے گویا ہر
یہ ایک پرانی انگریزی ہیٹ کی صورت پر ہوتی ہے لیکن اس
کے اندر کچھ عجیب قسم کے ساز و سامان پوشیدہ ہوتے ہیں گویا
یہ ٹوپی نہیں بلکہ بھان متی کا پٹارہ ہوتی ہے یہ ہیٹ خوب
لمبا اور اونچا ہوتا ہے تاکہ اس کے اندر جادو کی کئی اشیا
سما سکیں یورپ میں یہ ہیٹ خاص طور سے تیار کئے جاتے
ہیں اور کھیل تماشا والے لوگ انہیں خرید لیتے ہیں یہ ہیٹ
سیاہ ساٹن اور گتے سے تیار کی جاتی ہے اس کے اندر اوپر
کی طرف ایک خانہ بنا ہوتا ہے جو سپرنگ کے ذریعے کھلتا
اور بند ہوتا ہے یعنی جب ٹوپی کو میز پر اونڈھا رکھ دیا جائے
تو وہ خانہ کھل جاتا ہے اور جب اٹھا کر سیدھا کیا جائے تو
بند ہو جاتا ہے اس خانہ میں پروفیسر اپنی ضرورت کی خاص
خاص چیزیں بند رکھتا ہے اور ٹوپی کو جھٹ اتار کر اس سے
نکال لیتا ہے اس ہیٹ کے ذریعے کھیل کرنے والا کئی چیزوں کو

غائب کر دیتا ہے اور کئی غیب شدہ چیزوں کو واپس لے آتا ہے
گویا یہ ہیٹ پر و فیسر کو وہی کام دیتی ہے جو مدار یوں کو ان کا بیڑا
کام دیتا ہے اسی ہیٹ کے ذریعے بعض اوقات پر و فیسر کی موتروہ
خزگوش کے بچے بھی پیدا کر دیتے ہیں اور آنا فانا ہی غائب کر کے
خالی ہیٹ تماشا میوں کو دکھلا دیتے ہیں یہ ہیٹ ان کھیل کرنے
والوں کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے۔

سامان اگر عمدہ قسم کا اور عجیب و غریب ہوگا تو تماشا میوں
پر و فیسر کا رعب پیدا ہوگا اور ان کی نگاہوں میں اس کی قدر
و منزلت بڑھ جائے گی کھیلوں کے علاوہ اگر کئی قسم کا سامان
بھی شیخ پر موجود ہو۔ تو پر و فیسروں کی فنکار یوں کے متعلق حاکم
کا گمان زیادہ تقویت افزا ہوتا ہے، اس لیے ساز و سامان ہر قسم کا
موجود رکھنا لازمی ہے میچک پر و فیسر کو اپنی فن کاریوں پر پورے
طور پر قادر اور کامیاب ہونے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات
پر کار بند رہنا چاہیے،

- ۱۔ شیخ پر کسی آدمی کو سوائے اپنے چند راز داروں کے جو
بطور معادین کام کر رہے ہوں آنے کی اجازت نہ دی جائے۔
- ۲۔ کام کرنے والے صرف تین آدمی ہوں تماشا کرنے والا پر و فیسر
دوسرا شیخ فیجور جو ادھر ادھر چیزیں رکھتے اور اٹھانے کا کام کئے
اور تیسرا ایک وہ مددگار جو پر و فیسر کے پیچھے حقیقہ طور پر کام کرے
جسکی موجودگی کی کسی کو خبر نہ ہو۔
- ۳۔ جو کھیل میز پر دکھانا ہو، پہلے چند روز علیحدگی میں اس کی تہی

طرح سے مشق کر لینی چاہیے تاکہ شیخ پر حاضرین کے رو پر کسی قسم کی خامی ہو۔
۴۔ جب تک کھیل کرتے ہیں۔ کسی غیر آدمی کو شیخ کے قریب آنے کی ہرگز
اجازت نہ دیں اور نہ ہی کھیل کی متعلقہ کوئی چیز کسی کو دیکھنے کا موقع
دیں ہر کارروائی ایسے پر اسرار طریقہ پر ہو کہ کسی کو سمجھ نہ آئے پٹے
۵۔ ہر ایک پر و فیسر یا تماشا گر کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ
کا ڈنڈا ہونا چاہیے اسے اصطلاح میں جادو کی لکڑی کہتے ہیں اسے
حسب موقع شیخ کی میز پر اور مختلف چیزوں پر گھماتے رہیں اور گاہے
گاہے کوئی منتر پڑھ کر اس پر سپونگ یا کریں تاکہ لوگوں کو اس
جادو کی لکڑی کے کرشمات پر یقین آجائے،

روپے کے کھیل

شیخ پر اگر سب سے پہلے روپے کا کھیل شروع کریں ایک
روپیہ جیب سے نکال کر سب حاضرین کو دکھادیں اور پھر اسے میز
کے اوپر رکھ دیں پھر ایک خالی گلاس عوام کو دکھلا کر روپے کے قریب
میز پر رکھا جائے یہ گلاس ایک خاص قسم کا بنا ہوا ہوتا ہے اس
کے سرے پر ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے اس سوراخ میں بریک

ریشم کا تار یا بال جو پانچ چھ گز لمبا ہو ڈال دیا جاتا ہے پر وہ فیسیر یہ دھاکہ گلاس میں ڈال کر اس کا دوسرا سر اپنے خفیہ ساتھی کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور پہلے سرے پر موم چپکا کر اس سے روپیہ چپکا دیا جاتا ہے۔

جب پر وہ فیسیر ایک دو تین کہتا ہے تو وہ ساتھی ایک دم تار ہلا دیتا ہے اور روپیہ اچھل کر گلاس میں پہنچ جاتا ہے، اگر گلاس کے اندر سوراخ نہ ہو تو گلاس کے اوپر سے دھاکہ ڈال دیا جاتا ہے اور روپیہ اچھل کر گلاس میں پہنچ جاتا ہے ناظرین دور ہوتے ہیں اور وہ اس دھاکے کے راز سے آگاہ نہیں ہوتے لہذا وہ اسے جادو یا مسمریزم کا کھیل تصور کرتے ہیں بہت عجیب کھیل ہے لیکن ہر کھیل کے دوران چند چٹ پٹی باتیں ضرور کرنی چاہئیں ورنہ وہ کھیل سے پورے طور پر لطف اندوز نہیں ہوتے اور حسن و قبح پر نگاہ رکھتے ہیں جب باتیں کرتے جائیں اور ہاتھوں سے اشارے بھی ہوں تو کھیل زیادہ لطف انگیز ہو جاتا ہے،

روپیہ ہاتھوں پر دوڑے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ کھیل کرتے والا اپنے بائیں ہاتھ پر روپیہ اور وہ جھٹ ہاتھ پر سے بازو کی طرف رینگنے لگتا ہے تماشاخانے سے جادو کا کھیل سمجھتے ہیں لیکن حقیقت اس کھیل کی کچھ بھی نہ ہے اس میں بھی بال اور موم کام کرتے ہیں اس کی ترکیب یوں ہے کسی عورت کے سر کا ایک لمبا بال لے کر اس کے دونوں سروں پر موم

لگا دیں جب کھیل کرنے لگیں تو بال کا ایک سر اپنے کوٹ یا قمیض کے بن سے لگا دیں اب حاضرین سے ایک روپیہ لے کر اپنے اٹے ہاتھ پر رکھیں اور موم والا سر روپیہ سے چسپاں کر دیں اب ہاتھ کو تھوڑا سرے پر لے جائیں روپیہ رینگتا ہوا معلوم ہوگا اور حاضرین حیران رہ جائیں گے یہ کھیل بتانے سے معمولی نظر آتا ہے لیکن نا واقفی میں ایک حیرت انگیز جادو کا کھیل سمجھا جاتا ہے۔

روپیہ ہاتھ سے اڑ کر جیب میں

یہ وہ حیرت انگیز کھیل ہے جسے دیکھ کر اہل تماشا عیش کش کراٹھیں اور انگشت بدندانل رہ جائیں آپ ایک روپیہ لے کر حاضرین کو بتائیں کہ حضرات یہ ایک روپیہ ہے جو سب کے دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھ سے اڑ کر جیب میں چلا جائے گا۔

بہتر یہ ہے کہ روپیہ حاضرین میں سے کسی سے لیا جائے تاکہ کسی کو کسی قسم کا شک نہ رہے اور اسی روپیہ کو کھیل استعمال کیا جائے اس کھیل میں ایک رومال بھی درکار ہوگا یہ رومال بھی خاص قسم کا ہوتا ہے یعنی دوہرا ہوتا ہے اور اس کے اندر ایک روپیہ رکھ کر سی لیا جاتا ہے اب اس کھیل کو یوں شروع کریں، میز پر سے رومال اٹھا کر اور تھوڑا کر حاضرین کو دکھلائیں کہ یہ ایک خالی رومال ہے پھر حاضرین سے ایک روپیہ لے کر رومال کے نیچے رکھ لیں اور بڑی چالاکی سے یہ روپیہ ہاتھ ہی میں رکھ کر رومال والا روپیہ

رومال کے اندر سے ہی کسی آدمی کو پکڑا دیں لوگ سمجھیں گے کہ یہ وہی روپیہ ہے جو مجمع سے لیا گیا تھا پھر آپ جادو کا ڈنڈا کھائیں اور وہ چار باتیں کر کے رومال اس آدمی کے ہاتھ سے لے کر ہوا میں بھٹک دیں اور حیران صورت بنا کر اس آدمی سے دریافت کریں۔ اسی وقت لائیے وہ میرا روپیہ کہاں چھپا لیا سب حیران رہ جائیں گے اسی طرح چند ہنسی ٹھٹھے کی باتیں کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں جو روپیہ ہے وہ کسی نہ کسی طرح جیب میں ڈال کر نکال لیجئے اور اس سے کہئے واہ حضرت یہ شرافت ہے کہ مجھ پر ویسی کارروپیہ آپ نے اڑایا جمع حیران بھی ہوگا اور آپ کے فن کی داد بھی دے گا،

روپیہ گلاس میں غائب

دیکھتے ہی دیکھتے روپیہ گلاس میں غائب بھی ہو جاتا ہے اور پھر برآمد بھی کیا جاسکتا ہے اگر چاہیں تو گلاس میں غائب کئے حاضرین میں سے کسی کی جیب سے بھی نکالا جاسکتا ہے۔ اس کھیل کے واسطے کپڑے کا ایک گلاس تیار کر لیا جاتا ہے جس کا پینڈا ایک روپیہ کے برابر چوڑا اور اسی قدر گہرا رکھا جاتا ہے نیز ایک کانچ کا گول ٹکڑا روپے کے برابر بنوایا جاتا ہے جسے گلاس کے اندر ڈالیں تو وہ پینڈے میں پورا فٹ ہو جائے، اب تماشا کرتے وقت حاضرین میں سے ایک روپیہ مانگ لیں اور چالاکی سے وہ روپیہ تو ہاتھ میں چھپا لیا جائے مگر روپیہ کے بدلے وہ کانچ کا ٹکڑا رول کے اندر پکڑ کر گلاس کے اوپر ہی پھیلائے

رکھیں اور حاضرین میں سے کسی کو میز کے قریب بلا کر رومال روپیہ اور گلاس سمیت پکڑا دیں پھر اسے کہیں کہ روپے کو چھوڑ دو، تب وہ کانچ کا ٹکڑا پینڈے میں گرے گا اور آواز آئے گی آپ اب خالی گلاس حاضرین کو دکھلا دیں اور گلاس کو میز پر رکھ کر حاضرین سے کہیں لائیے حضرات: آپ میں سے کسی نے میرا روپیہ اڑا لیا ہے یہ شرافت نہیں ہے خود بخود دے دیجئے ورنہ میں تلامشی لیکر نکال لوں گا پھر جادو کا ڈنڈا اُدھر اُدھر گھمائیے اور باتیں بتاتے ہوئے کسی شخص کی پگڑی یا دائرہ یا جیب سے وہ ہاتھ والا روپیہ برآمد کر لیجئے حاضرین سکتے ہیں رہ جائیں گے اور آپ کے کمال فن کی داد دیں گے اور سمجھیں گے کہ روپیہ جادو کے زور سے اڑ کر گلاس سے غائب ہوا اور کسی کی جیب میں چھپ چکا

ایک روپیہ سے کئی روپے بنانا

اس کھیل میں حاضرین کو ایک خالی بکس دکھا دیں۔ یہ ایک ٹین کا چھوٹا سا بکس ہوتا ہے جس میں سے جادو کے ذریعے دس روپے یکے بعد دیگرے تیار کر لیے جاتے ہیں۔ کھیل شروع کرنے پر یہ ٹین خالی بکس حاضرین کو دکھلا دیا جاتا ہے اس کے بعد حاضرین سے ایک روپیہ مانگ کر ہاتھ میں رکھ لیا جاتا ہے اب بکس کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اوٹھے کے قریب الٹی ٹین انگلیوں کے نیچے دس یا پندرہ روپے دبا کر رکھ لیے جاتے ہیں لیکن خالی بکس

دکھانے کے بعد بکس میز پر رکھنے اور اٹھانے کا یہ انداز ہونا چاہیے کہ حاضرین کو اپنی ایکٹنگ میں ایسا لگایا جائے کہ روپے میز پر سے اٹھانے اور بکس کے اندر رکھ کر بکس اٹھانے پر حاضرین کو اس جابی سے ہرگز آگاہی نہ ہونے پائے اب وہ بکس مع روپوں کے پکڑنے یا تھمے میں لیں وہ حاضرین سے مانگا ہوا روپیہ حاضرین کو دکھا کر بکس کے اندر گرانے کا اشارہ کیا جاتا ہے لیکن گرا یا نہیں جانا ہتھیلی میں ہی چھپایا جاتا ہے ،

اور ایک روپیہ بائیں ہاتھ سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو بکس میں ٹھک کی آواز آتی ہے اور حاضرین سمجھتے ہیں کہ وہ دائیں ہاتھ والا روپیہ بکس میں ڈال دیا جاتا ہے اس کے بعد ہاتھ بکس کے نیچے ڈال کر وہ روپیہ دکھلا دیا جاتا ہے حاضرین سمجھتے ہیں کہ جادو کے ذریعہ روپیہ بکس کے پینڈے میں سے گزر کر نیچے آگیا ہے اب بکس اٹھا کر اس کے پینڈے کو حاضرین کے سامنے کر کے ڈنڈے سے اشارہ کیا جاتا ہے کہ پینڈا موجود ہے اب پھر دائیں ہاتھ سے وہ روپیہ گرانے کا اشارہ کر کے بائیں ہاتھ سے ایک اور روپیہ گرا دیا جاتا ہے جو چھن کر کے کرتا ہے اور پھر نیچے سے اٹھانے کا اشارہ کر کے ہاتھ والا روپیہ دکھا دیا جاتا ہے اب کھیل میں ذرا دلچسپی پیدا کرنے کے لئے کسی چھوٹے بچے کو پاس بلا کر کہا جاتا ہے اپنی خالی مٹھی بند کر کے بکس میں چھوڑ دو جب وہ ایسا کرتا ہے تو بائیں ہاتھ سے دو تین روپے گرا دیئے جاتے ہیں پھر کسی کا رومل یا پلڑی یا ٹوٹی لے کر بکس پر جھارتے جاتے ہیں اور ہاتھ سے روپے گراتے جاتے ہیں بہت تیز

کھیل ہے ،

رومال سے روپیہ غائب ہو جائے

اس کھیل میں حاضرین سے روپیہ لے کر رومال میں رکھ کر کسی ایک شخص کو پکڑا دیا جائے اور چند منٹ کے بعد رومال کا کونہ پکڑ جھاڑ دیا جاتا ہے تو روپیہ غائب ہو جاتا ہے یہ جادو کا حیرت انگیز کھیل ہے جسے حاضرین دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ اس کھیل کے واسطے ایک ایسا رومال تیار کیا جاتا ہے جو ڈبل ہوتا ہے یعنی دو رومال لے کر ان کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے تاکہ بظاہر دیکھتے ہیں ایک ہی رومال معلوم ہو ، ان دونوں رومالوں کے اندر ایک پترہ روپے کے برابر کاٹ کر بسی دیا جاتا ہے جو رومال کے اندر بالکل روپیہ ہی معلوم ہوتا ہے ،

کھیل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ حاضرین میں سے ایک روپیہ مانگ کر ہاتھ میں ہی غائب کر لیا جاتا ہے اور بڑی پھرتی سے وہ تین کا پترہ جو رومال کے اندر بند ہوتا ہے کسی آدمی کے ہاتھ میں پکڑ کر الگ کھڑا کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس پر نگاہیں گاڑ دے جب یہ اڑنے لگے تو فوراً اطلاع دے اب آپ کوئی یوں ہی سامنتر پڑھیں اور جادو کی لکڑی کو ادھر ادھر گھماییں پھر رومال پر ایک پھونک مار کر رومال کا کونہ پکڑ کر جھٹک دیں روپیہ غائب ہو جائے گا اب اس آدمی کو بظاہر دھمکائیوں کے لایے میرا روپیہ رکھ دیجئے ورنہ ابھی پولیس کو خبر کرنا ہوں پھر چند باتیں کر کے اس آدمی

کی ناک میں سے وہ ہاتھ والا روپیہ نکال کر حاضرین کو دکھلا دیں۔
اس طریقہ سے گلاس بھی غائب کیا جاسکتا ہے اس کے واسطے
ایک ٹین کا پتھر گلاس کے منہ کے برابر تیار کر اگر رومال کے اندر سے
دیا جاتا ہے اور کھل کے وقت گلاس کے اوپر وہ پتھر رومال میں لپیٹ
ہوا رکھ کر گلاس اور رومال حاضرین کو دکھلا دیا جاتا ہے پھر باتیں
کرتے کرتے حاضرین کی توجہ کسی اور طرف لگا کر اس کو تو جھولی یا
جادو کی ٹوپی میں گرا دیا جاتا ہے اور خالی پتھر ہاتھ میں پکڑ کر حاضرین
میں سے کوئی سادہ لوح سا آدمی ناکر اپنے پاس بلایا جاتا ہے اور
اسے کہا جاتا ہے کہ اس گلاس کو اپنی انگلیوں سے تھام لو، لیکن یہ
ادھر ادھر نہ ہونے پائے ورنہ اڑ جائے گا ابھی اس میں سے ایک
پھولدار پودا نکلے گا اسے غور سے دیکھتے ہیں۔ حاضرین کی نگاہیں
رومال پر گر جائیں گی آپ جادو کا ڈنڈا اٹھا کر رومال کا کونہ پکڑ
کر جھٹک دیں گلاس غائب ہے آپ فوراً فضا میں انگلی ہراہیں
اور کہہ دیں "وہیں کھڑا رہ" حاضرین دم بخود رہ جائیں گے،

چوڑیوں میں روپیہ غائب

ہم نے ایک پروفیسر کو دیکھا میز پر چوڑیوں کے اندر روپیہ
لکھا اور جب جادو کے ڈنڈے سے چوڑیوں کو ادھر ادھر کر کے پھینک
ڈھکھا تو روپیہ غائب ہو گیا حاضرین حیران تھے کہ روپیہ چوڑیاں
کھا گئیں۔ یا میز غائب کر گئی اس جادو کے کھیل کے متعلق بہت
سوچا کچھ سمجھ نہ آئی آخر ایک ماہر فن نے اس راز سے پردہ ہٹایا۔

بات صرف اس قدر ہے کہ کھیل کرتے وقت میز پر سفید کاغذ
چپا کر لیا جاتا ہے اور اسی کاغذ کا ایک ٹکڑا ایک چوڑی کے نیچے
لگا دیا جاتا ہے حاضرین میں سے روپیہ مانگ کر میز پر رکھ دیا جاتا ہے
اور جادو کی لکڑی سے ہلاتے ہلاتے کاغذ والی چوڑی کو روپے کے
اوپر رکھ دیا جاتا ہے کاغذ کا رنگ وہی ہوتا ہے جو میز والے کاغذ
کا ہے لہذا یہ راز معلوم نہیں ہو سکتا جادوگر دوسری چوڑیوں کو ہلاتا
رہتا ہے اور روپیہ غائب ہو جاتا ہے۔

ایک نہایت پراسرار جادو کا کھیل:

کہتے ہیں شاہ جہانگیر کے دربار میں ایک جادوگر آیا اور اپنے کمال فن
دکھانے چاہے بادشاہ نے اجازت دیدی تو اس نے اپنا جادو کا کھیل
شروع کیا اس کھیل کے لیے جادوگر کی حسب مرضی ایک شیج تیار کیا
گیا جس پر سیاہ تھل کے پردے لگائے گئے وہ جادوگر انگریز تھقا
اس کے ساتھ ایک بہت خوبصورت سنہری بابوں اور نیلی آنکھوں
والی لیڈی جو سراسر ایک جادو کی پرسی معلوم ہوتی تھی ایک خوب رو
لڑ کا توخیر پھول کی مانند تھا تینوں اب زرق برق وردیاں پہن کر
اسیج پر آئے تو حاضرین اس حسن جادو نگار کو دیکھ کر عیش عیش کر
اٹھے دربار کی اوپر والی منزل میں بلکہ نور جہاں اپنی کنیزوں کے
ساتھ بیٹھی اس نظارہ کو دیکھ رہی تھی،

تب جادوگر نے دو صندوق نکالے اور ان کے منہ کھول کر
اسیج پر رکھ کر حاضرین کو دکھلا دیئے کہ خالی ہیں پھر ایک صندوق

میں لیڈی کو بٹھا کر اور دوسرے میں اس لونڈے کو بٹھا کر دونوں کے تالے بند کر کے تخت شاہی پر رکھ دیں گئیں اور پردہ گرا کر جادوگر نے ایک اور کھیل شروع کر دیا تھوڑی دیر کے بعد پردہ اٹھا دیکھا کہ صندوق بدستور بند پڑے تھے تخت شاہی سے چابیاں لے کر بکس کھولے گئے تو لونڈے والے بکس میں لیڈی اور لیڈی کے بکس میں لونڈا تھا سب حیران رہ گئے دراصل حقیقت یہ ہے کہ بکس ایک خاص ترکیب سے تیار کئے ہوئے ہیں ان میں عقبی تختے کو اس ترکیب سے لگایا جاتا ہے کہ وہ اندر سے کھل سکے اور اندر سے ہی بند ہو سکے جب کسی کو اس بکس کے اندر بند کر کے تالا دیا جاتا ہے تو وہ عقبی تختی کھول کر باہر آ جاتا ہے اس طریقے سے اس لیڈی اور لونڈے نے اپنے بکس تبدیل کر لیے تھے پس اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا۔

پرو فیسر کا تھیلے اور صندوق سے پراسرار طور پر غائب ہونا

یہ عجیب انگیزہ کھیل ہم نے ایک کلب میں دیکھا تھا ایک انگریز پرو فیسر نے ایسے پراسرار طریقے سے یہ کھیل دکھایا کہ سارا مجمع گویا خواب سے بیدار ہو گیا میزبان پرو فیسر کے ساتھی نے پرو فیسر کو پہلے تھوڑی دیر پہنچا کر اسیر کر لیا پھر اسے ایک چرمی تھیلے میں بند کر کے تالا لگا دیا گیا تھا اس تھیلے کو ایک صندوق میں بند کر کے تالا لگایا گیا اور چابیاں ایک سرگرم آفیسر کے حوالے کر دی گئیں اور پردہ گرا کر ایک سرگرم رات لگایا گیا اور

پرو فیسر کے ساتھی نے کہا حضرات یہ پرو فیسر بڑی مدت سے محض ورتھ میں پولیس انسپکٹر ہوں مدتوں سے میں اس کی تلاش میں تھا اب بڑی مشکل سے میرے قابو میں آیا ہے آپ اس گرفتاری میں میرے گواہ ہیں میں اب اسے نکال کر عدالت میں لے جاؤں گا اور وہاں آپ کو شہادت دینی ہوگی کہ اس پرو فیسر کو ہمارے سامنے گرفتار کیا گیا تھا یہ کہہ کر پردہ اٹھایا اور چابیاں لے کر بکس کھولا تو وہ سرپینٹ کر رہ گیا بکس میں صرف تھیلہ تھوڑی اور لیڈی موجود تھی لیکن پرو فیسر غائب تھا پرو فیسر کے ساتھی نے کہا حضرات معلوم ہوتا ہے کہ اس مجمع میں اس مجرم کے ساتھی موجود ہیں یہ ساری ذمہ داری ان حضرات کی ہے جس کے پاس چابیاں تھیں یہ سن کر سارا مجمع ہنسنے لگا اس آدمی نے تالی بجائی تو پرو فیسر مجمع کے ایک کونے سے ہنستا ہوا اسٹیج پر آ گیا حاضرین انگشت بدندان رہ گئے۔

بڑی مدتوں ہم بھی اس ٹوہ میں رہے کہ بات کیا ہے آخر راز کی تہہ کو پالیا بات معمولی سی ہے کہ اس کھیل کے واسطے تھوڑی سی لیڈی اس قسم کی بنائی جاتی ہے جو ایک خاص طریقے سے خود بخود کھل جاتی ہے اور تھیلہ بھی اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس کے اندر کی جانب رخ بٹن لگا کر ان پر کپڑا اور چمڑا اس طرح لگا دیا جاتا ہے کہ وہ معلوم نہ ہو سکیں اس طرح تھیلہ کو جب چاہیں اندر سے کھول کر باہر آ سکتے ہیں۔

یہ صندوق اور تھیلہ حاضرین کو دکھلا دیئے جانے ہیں کہ دونوں

مضبوط اور خالی ہیں پھر پروفیسر کا ساتھی پروفیسر کو ہتھکڑی اور
بیڑی پہنا کر قہقہے میں بند کر کے تالار لگا دیتا ہے اور قہقہہ صدقہ دینے
بند کرنے مقفل کر دیتا ہے پروفیسر قہقہے کے بیٹن کھول کر باہر آتا ہے
اور بکس کی عقبی تختی کھول کر پردہ کے پیچھے غائب ہو جاتا ہے

ایک گلاس کا دھواں دوسرے گلاس میں نظر آئے

اس کھیل میں دو گلاس شیشے کے کام کرتے ہیں ایک گلاس میں سگریٹ
کا دھواں ڈال کر اوپر سے بند کر دیا جاتا ہے تو یہ دھواں آہستہ آہستہ
دوسرے گلاس میں نمودار ہونے لگتا ہے ایک گلاس میں دھواں بند کر کے
جب آہستہ آہستہ سے پلیٹ اٹھائی جاتی ہے تو اس گلاس کا دھواں خارج
ہو کر دوسرے گلاس میں داخل ہونے لگتا ہے اس کھیل کا طریقہ یہ ہے
دو شیشے کے گلاس اور دو چینی کی پلیٹیں ہیں اور ایک شیشی میں
تیزاب شورہ دوسری شیشی میں لیکو نیڈایمونیہ فورٹ ڈال کر اپنے
رکھیں جب کھیل شروع کرنے لگیں تو پردے کے پیچھے ہی گلاس رکھ کر
گلاس میں دو تین بوندیں تیزاب شورہ ڈال دیں اور اسی پلیٹ سے گلاس
کا منہ بند کر دیں اور پلیٹ کے پینڈے میں دو تین بوندیں لیکو نیڈایمونیہ
ڈال دیں اب دوسرے گلاس پر بھی ایسی ہی پلیٹ اٹھی کر کے رکھ دیں
اور دونوں گلاس میز پر رکھ دیں ناظرین سے خطاب کریں کہ حضرات
یہ دو خالی گلاس آپ کے سامنے موجود ہیں ایک گلاس میں سگریٹ کا دھواں
جائے تو وہ جادو کے ذریعے دوسرے گلاس میں جو دور پر ہے

خود بخود چلا جائے گا۔ اب یوں کریں کہ خالی گلاس کی پلیٹ اٹھا کر سگریٹ
کے چمکش لگا کر دھواں گلاس میں چھوڑ دیں اور اس پر پلیٹ سیدھی
کر کے رکھ دیں تاکہ دھواں گلاس کے اندر بند رہے۔
اس کے بعد جادو کا ڈنڈا کھاکر دوسرے گلاس کو چھوٹیں اور کہیں
کہ دیکھیے، جناب یہ گلاس خالی ہے اب میں دوسرے گلاس سے دھواں
چھوڑوں گا تو وہ اس گلاس کے اندر آ جائے گا یہ کہہ کر آہستہ سے
اس گلاس کو سیدھا کر دیں چون ہی آپ پلیٹ کو سیدھا کر دیں گے
اسکے پینڈے پر جو تیزاب نمک کی بوندیں ہیں وہ گلاس کے اندر
گرمی تھے تو یہ تیزاب کی بوندیں تیزاب شورہ سے مل کر آہستہ
آہستہ دھواں پیدا کرتے لگیں گی لہذا آپ جلدی سے دوسرے
گلاس کی پلیٹ ذرا اوپر اٹھائیں اس طرح اس گلاس سے تو دھواں
آہستہ آہستہ خارج ہونے لگے گا اور دوسرے گلاس میں تیزابوں
کا دھواں بننا شروع ہو جائے گا جاضرین یہ خیال کریں گے کہ دوسرے
گلاس کا دھواں جادو کے ذریعے اس گلاس میں نمودار ہو رہا ہے
اسی طرح آہستہ آہستہ یہ گلاس بالکل خالی ہو جائے گا اور دوسرا
گلاس دھوئیں سے بھر جائے گا۔

گلاس کا ایک اور عجیب کھیل

یہ ایک ایسا کھیل ہے کہ دیکھنے والے آنکھیں مل کر دیکھیں اور
حیران رہ جائیں یعنی گلاس کو اٹھا دینے سے بھی پانی نہ گرے گویا پانی

گلاس کے اندر جم جائے اور ایک بوند بھی نیچے نہ گرے۔

ہم نے یہ کھیل اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میچک پر ویسٹرن
کھیل کرتے کرتے ایک خالی گلاس کے کراس میں پانی بھرا۔ اور میز پر
رکھ دیا پھر مجمع میں سے ایک لڑکے کو بلایا اور اس سے چند مذاقہ سی
باتیں کرتا رہا باتیں کرتے کرتے بولا لڑکے کے گلاس الٹ دو، لڑکے
نے گلاس کو الٹ دیا تو سارا پانی نیچے بہہ گیا پھر ویسٹرن ہنسواہ لڑکے
تم نے تو پانی گرا دیا ارے دوست یہ تو جادو کا گلاس ہے اس میں
سے پانی نہیں گرتا پھر ویسٹرن نے ادھر ادھر شیخ پر کھوم کر پانی کا
ایک شیشے کا جگ اٹھایا اور لڑکے سے کہا اچھا بھئی لڑکے کو ہم
یہ گلاس اپنی ہتھیلی پر رکھتے ہیں تم اسے پانی سے بھر دو۔ تب ویسٹرن
نے دائیں گلاس ہتھیلی پر رکھ کر آگے بڑھایا تو لڑکے نے جگ میں سے
پانی گلاس میں بھر دیا تب پھر ویسٹرن نے گلاس پر کچھ منتر پڑھا اور
دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی گلاس کے اوپر رکھ کر الٹ دیا اور بولا۔۔۔
کیوں لڑکے دیکھا اب یہ پانی نہیں گرتا۔ تو لڑکے نے کہا واہ واہ یہ
کیا بات ہے آپ نے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی سے پانی روک دیا ہے
اس لیے پانی نہیں گرتا ہے تب پھر ویسٹرن نے ہتھیلی ہٹائی تو حاضریں
نے دیکھا کہ پانی گلاس میں قائم ہے ایک بوند بھی نہیں گرتا۔ یہ نظارہ
دیکھ کر سب حاضریں نے تالیاں بجائیں اور بہت خوش ہوئے کئی لوگ
کو یہ کہتے سنا گیا کہ ارے بابا! ایسا جادو کہ تو دریاؤں کے پاٹ بھی
روک سکتا ہے، ناظرین آپ حیران نہ ہوں یہ جادو بہت مشکل نہیں
ہے آپ بھی اس طرح گلاس کے اندر پانی کو روک سکتے ہیں اس میں صرف

تھوڑی سی چال کی اور سوچو بوجھ کی ضرورت ہے آئیے ہم آپ کو اس
راز سے آگاہ کریں، جادو کا راز یہ ہے۔ اس جادو کے کھیل میں



ایک واٹ
گلاس اور
ایک ٹکڑا
باریک
ایرق کا

لا کام کرتا ہے بس ان ہر دو اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے بازار
سے ایک واٹ گلاس اور ابرق کا باریک ٹکڑا منگائیں پھر گلاس ابرق
کے ٹکڑے پر اٹھا رکھ کر اس کے ارد گرد کسی لوہے کے سونے سے
نشان لگائیں اور اس نشان پر سے اس طرح کاٹیں کہ وہ ٹکڑا بالکل گلاس
کے منہ کے برابر کٹے یعنی جب گلاس کے منہ پر رکھا جائے تو اس کے
کناروں تک اس طرح سے آجائے کہ نہ تو باہر کی طرف سے کوئی کوہ
کھدرا بڑھا ہوا ہو کہ دیکھنے سے معلوم ہو سکے اور نہ ہی اس قدر
چھوٹا ہو کہ گلاس کے اندر گر کر پڑے کھیل کرتے ابرق کا ٹکڑا مینز پر پڑا
ہو، اور جب باتیں کرتے کرتے ادھر ادھر جائیں تو اس کو اپنے
دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ لیں اور بائیں ہاتھ پر گلاس رکھ
کر دوسرے آدمی کے ذریعے اس میں پانی ڈالیں پھر دائیں ہتھیلی
جس پر ابرق کا ٹکڑا گلاس کے منہ پر رکھ کر گلاس کو اٹھا دیں اور
اچھی طرح سے ابرق کے گلاس کے منہ پر چپکا کر ہتھیلی ہٹائیں اور اب
پانی نہیں گرتے گا کیونکہ ابرق گلاس کے منہ پر چپک جائے گا ابرق

گلاس اور پانی کا رنگ ایک ہی ہے اس لیے دور سے کوئی نہیں لکھتا
کر سکتا کہ گلاس کا منہ بند ہے۔

پانی سیاہی اور سیاہی پانی بن جائے

یہ ایک حیرت انگیز کھیل ہے دو گلاسوں میں حاضرین کے سامنے
پانی ڈالا جاتا ہے پھر ایک گلاس سیاہی بن جاتا ہے دوسرے میں پانی
فقوری دیر بعد وہی سیاہی دوسرے گلاسوں میں جاتی ہے اور پانی
پانی رہ جاتا ہے اس حیرت انگیز کھیل کا راز یہ ہے بالاد سے ایک
ہی سائز اور ایک ہی صورت و شکل کے دو گلاس منگائیں دو گلاس
سیاہ کاغذ کے بغیر بندے کے ایسے جواہیں جو ان گلاسوں کے اندر
آسکیں اب کھیل دکھانے وقت پہلے دو خالی گلاس حاضرین کو دکھلا
کر میز پر رکھ دیں پھر ان میں سادہ پانی بھر لیں اور مجمع کو دکھلا دیں کہ
حضرات سادہ پانی کے دو گلاس ہیں اب دونوں گلاسوں پر رومال
ڈال دیں اور رومال ڈالتے وقت ایک گلاس کے اندر وہ سیاہی دار
کاغذ والا گلاس چپکے سے ڈال دیں پھر گلاسوں کے اوپر جادو کی ٹکڑی بٹھا
کر رومال اٹھا دیں تو ایک میں سیاہی ہوگی اور دوسرے میں سادہ پانی
پھر رومال ڈال دیں اور پہلے گلاس سے سیاہ گلاس نکال دیں اور دوسرے
میں رکھ دیں اب کہ جب رومال اٹھ گلاس کا سیاہ پانی سفید نظر آئے گا
اور سفید پانی سیاہ ہو جائے گا ناظرین اس پر حیران رہ جائیں گے۔

سیاہی سے پھول بن جائیں

آپ نے بعض پروفیسروں اور جادو گردوں کو یہ کھیل کرتے
دیکھا ہوگا کہ ایک گلاس میں سیاہی گھول کر کسی شریف آدمی پر اٹھیل
دیتے ہیں تو وہ بجائے سیاہی کے پھول بن جاتے ہیں حاضرین حیران
رہ جاتے ہیں کہ یہ سیاہی سے پھول کیونکر بن گئے کوئی اسے نظر بندی
کا کھیل کہتا ہے اور کوئی جادو کا کرشمہ سمجھتا ہے لیکن حقیقت کسی بھی
معلوم نہیں ہوتی کہ اس جادوگری میں راز کیا ہے،
لیجئے آپ کو ہم اس راز سے آگاہ کیے دیتے ہیں کہ سیاہی بھی حقیقت
میں سیاہی ہوتی ہے اور پھول بھی حقیقت میں پھول ہوتے ہیں لیکن
صرف ان کے گرانے میں کمال یہ ہے کہ سیاہی سے پھول بن جاتے
ہیں اور وہ یوں ہوتا ہے کہ جب پروفیسر یا کھیل کرنے والا ایک
لٹیتے کے گلاس میں سیاہی گھول کر رکھ دیتا ہے اور حاضرین کو
باتوں میں الجھائے رکھتا ہے اتنے میں اس کا خفیہ ساتھی ایک
گلاس میں سیاہ کاغذ کا خول رکھ اس میں تازہ پھول رکھ دیتا ہے
اور وہ سیاہی والا گلاس اٹھالیتا ہے جو باہر سے سیاہی کا بھرا
ہوا معلوم ہوتا ہے حاضرین کے قریب پہنچ کر کھیل کرنے والا
کسی سفید پوش کو تار کر اس کی طرف لپکتا ہے کہ گلاس اٹھیل
دے لیکن سیاہی گلاس دیکھ کر حاضرین تعجب جاتے ہیں اور
ہر ایک تماشائی پہلو تہی کرنے لگتا ہے کہ اس پر گلاس نہ گرایا
جائے اتنے میں پروفیسر ایک آدمی پر گراہی دیتا ہے تو پھول

ہر طرف بکھر جاتے ہیں اور لوگ ہنسنے لگتے ہیں۔

صدایت

اس کھیل میں یہ احتیاط رکھیں کہ پھولوں والے گلاس کے نول کو دیکھنے نہ پائے جب ایک جھٹکے سے پھول گرا دیں تو لوگوں کی نگاہ ابھی پھولوں پر ہی ہو کہ آپ جھٹ گلاس پر رد مال ڈال کر کاغذ کا غلات محفوظ کر لیں اور گلاس میز پر رکھ دیں۔

جادو کا چھلا

یہ بھی ایک حیرت انگیز کھیل ہے ایک دھماکے سے چھ کوٹکا دیا جاتا ہے اور دھماکے میں آگ لگا دی جاتی ہے دھماکہ جل جاتا ہے لیکن چھلا بدستور اپنی جگہ پر دھماکے سمیت لٹکا رہتا ہے ناظرین اس حیرت انگیز معاملہ کو دیکھ کر حیرت ہو جاتے ہیں۔

اس کھیل میں جادو کار از صرت یہ ہے کہ سوت کا ایک پختہ دھماکہ اس عرض کے لئے اس طرح سے تیار کیا جاتا ہے کہ دھماکہ کو نمک کے گارے سے روشن میں ترک کر کے کچھ دیر رکھ دیا جاتا ہے اور پھر دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے کھیل کرتے وقت اس دھماکے میں کوئی ہلکا سا چھلا باندھ کر کہیں ٹانگ دیں اور ماچس سے دھماکے کو آگ لگا دیں دھماکہ جل جائے گا لیکن چھلا بدستور قائم رہے گا اور چھلا ہوا دھماکہ بھی بدستور قائم رہے گا مگر جب اسے ہاتھ لگایا جائیگا تو فوراً نیچے گر جائے گا۔

پراسرار گیند

یہ گیند اپنے ماسٹر کے کہنے پر چلتا ہے رکتا ہے اور پھر چل پڑتا ہے ہر خطرے پر فوراً اپنے قدم روک لیتا ہے اور موقع پائے ہی پھر اپنی رفتار تیز کر دیتا ہے بڑا دلچسپ اور حیرت افزا کھیل ہے، یہ ایک گیند ہے اس میں دھماکہ ڈالا ہوا ہے پروفیسر اسے دونوں طرف سے پکڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے گوئے چل تو وہ آہستہ آہستہ سرکنے لگتا ہے جب ماسٹر کہتا ہے خطرہ خطرہ تو گوگولا جھٹ رک جاتا ہے۔

بظاہر یہ ایک گول مٹول لٹو ہے اس میں مضبوط ڈوری ڈالی گئی ہے اسے جب ڈوری پکڑ کر کوئی میچے اوپر کرے تو نہایت آسانی سے نیچے اوپر چلا جاتا ہے پھر اٹھنے سے اوپر بھی آ جاتا ہے بظاہر اس میں کوئی روک معلوم نہیں ہوتی اور دیکھنے والا اس پر کوئی شبہ نہیں کر سکتا لیکن اس میں ایک راز ہوتا ہے جو اس کی بناوٹ کے اندر رکھا ہوا ہے اسی بناوٹ کے ذریعے کھیل کرنے والا اپنی حسب منشاء اس گوئے سے کام لے سکتا ہے،



اس کا اندرونی سوراخ ذرا بیڑھا بنوایا جاتا ہے اور سوراخ کے اس بیڑھے پن میں ہی گوئے کے چلنے اور رکنے کا راز ہے کھیل کرتے وقت ڈوری کا ایک سرادیش ہاتھ اور دوسرا بائیں ہاتھ میں ہوتا ہے جب ڈوری کو ڈھبلا پھوڑ دیں تو گولا چلنے لگتا ہے اور جب ذرا سخت کریں تو رک جاتا ہے پتا چلے جب گیند کو چلتے چلتے کہتے ہیں رک جاؤ خطرہ ہے تو وہیں ڈوری کو کھینچ دیتے ہیں تو گیند رک جاتا ہے اس طرح سے گیند کو اپنی حسب منشا چلایا جاتا ہے اور حاضرین اسے جادو کا گیند سمجھتے ہیں جو اشاروں پر چلتا ہے۔

جلے ہوئے رومال سے بیسیوں رومال بنانا

اس کھیل میں دیا سلائی سے ایک رومال کو جلا دیا جاتا ہے اور پھر اس ایک رومال سے دیکھتے ہی دیکھتے کئی خوبصورت فینسی رومال نکل آتے ہیں لیکن اس فن میں کافی پریکٹس اور چالاکی درکار ہوتی ہے تاکہ حاضرین میں سے کوئی سرمہ ہو جائے، طریقہ یہ ہے کہ ایک دیا سلائی کی ڈبیہ سے کر حاضرین کو دکھلا دیں کہ حضرات یہ ایک ماچس بکس ہے اور اس کے اندر صرف تیلیاں ہیں اس ڈبیہ کا حصہ جدھر تیلیوں کا مصالحہ ہوتا ہے باہر نکال کر میز پر رکھ دیں۔ اور دوسرا حصہ جو خالی ہو گیا ہے اس میں ریشمی رومال کی ایک گولی سی بنا کر رکھ لیں اس کے بعد کاغذ کا ایک ٹکڑا ہاتھ میں لے کر حاضرین سے کہیں لو جناب یہ کاغذ کا ٹکڑا جو تیرے ہاتھ میں ہے میں اسے جلا دوں گا۔ اور جلنے کے بعد یہ اپنا رنگ بدے گا۔

اب وہ ڈبیہ اپنی طرف سرکا کر اس میں سے ایک تیلی نکال لیں لیکن تیلی کے ساتھ ہی بڑی پھرتی سے کچلے حصے سے رومال بھی اڑا لیں یعنی ڈبیہ کو بند کرنے کے بہانے وہ رومال اپنی ہتھیلی میں چھپا لیں اب وہ ماچس کی تیلیاں ماچس پر رکھ کر آگ پیدا کریں اور کاغذ کے ٹکڑے میں لگا دیں لیکن کاغذ کو پورا جلنے نہ دیں اسے فوراً اٹھا کر ہاتھوں میں مسلنا شروع کر دیں اور ہاتھوں میں مسلتے مسلتے وہ رومال والی گولی پھیلیوں میں سے جھٹ ایک ہاتھ سے جھٹک کر رومال دکھا دیں ناظرین حیران ہوں کہ جلے ہوئے پھر سے رومال کیسے بن گیا اس کے بعد آپ حاضرین کو مخاطب کریں کہ حضرات اس ایک رومال سے کئی رومال پیدا ہو جائیں گے، اس موقع پر ایک بات اور یاد رکھیں اور جب آپ یہ کھیل دکھلا رہے ہوں تو آپ کا خفیہ ساتھی چار پانچ رومالوں کی گولی بنا کر میز پر رکھ دے اور آپ وہ رومال ان رومالوں والی گولی پر بچھا دیں پھر جب رومال اٹھانے لگیں تو ساتھ ہی وہ رومالوں کی گانٹھ بھی اٹھا لیں اور ہتھیلیاں ملتے ملتے ایک دو تین چار پانچ رنگ برنگ کے رومال نکال کر حاضرین کو دکھلا دیں سب حیران رہ جائیں گے کہ یہ اس قدر رنگ برنگ کے رومال کہاں سے آگئے۔

حیرت انگیز رومال

یہ ایسا عجیب رومال ہے کہ اسے اگر کسی کی آنکھوں پر ڈال دیں تو فوراً آنسو بہانے لگے گا مصنوعی طور پر اور فوری طور پر رونے اور آنسو

بہانے کے واسطے یہ رومال بہت کارآمد تحفہ ہے ایک ٹروں اور دوسری
کو ایسے موقع پر اس سے کام لینا چاہیے یہ رومال تیار کرنے کا یہ طریقہ
ہے کہ ایک مٹل کا صاف رومال تیار کر اسے عرق پیاز میں بھگو کر
سایہ میں خشک کر ہیں اسی صورت سات پار اسی عرق میں خشک کر
اور اپنے پاس رکھ لیں عرق پیاز تیار کرنے کی ترکیب ہے کہ پیاز ایک
کو ٹڈے ڈنڈے سے کھجیں تو پانی نکل آئے گا اسے کسی برتن میں جمع
جائیں اور رومال تیار کریں لیکن پیاز کے پانی کو چھان کر صاف کر لیں
تاکہ رومال کی رنگت نہ خراب ہو جائے یا رومال ہلکی سی رنگت
کا ہو تاکہ عرق پیاز کی رنگت کا راز نہ کھل جائے یہ رومال جادو کے
پتارہ ہیں رکھیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

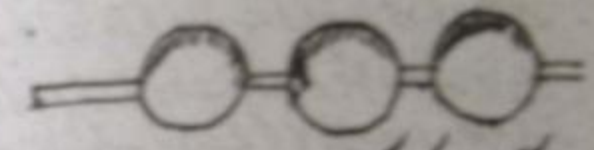
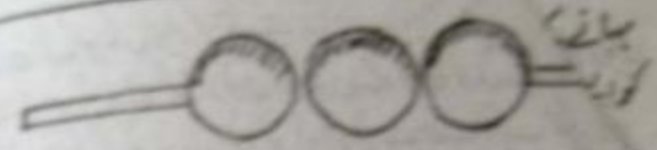
جادو کی تنکی

ایک دفعہ ایک ملازم کو ہم نے کھیل کرنے دیکھا اس کے ہاتھ میں
دونوں تنکیاں تھیں اور ان میں ڈور پڑا ہوا تھا وہ جب ایک تنکی کا ڈور
کھینچتا تو دوسری کا ٹوڈ بکود ہی کھینچ جاتا۔ خیال تھا کہ دونوں تنکیاں
بڑی ہوتی ہیں لیکن اس نے جھٹ دو ٹوں کو جدا جدا کیا۔ تو اب بھی
دھانکے اسی طرح کام کر رہے تھے حتیٰ کہ اس نے حاضرین میں سے
ایک آدمی کو بلا کر ایک تنکی اس کے ایک کان سے لگا دی اور دوسری
دوسرے کان سے لگا دی اب اس نے دھانکے کھینچا تو دوسرا دھانکے
خود بخود کھینچ لیا مجمع کو بہت حیرانی ہوئی اور ملازم نے خوب ہنس
کھائے لیکن مٹو ٹری سے غور و فکر کرنے سے یہ بھید ہماری سمجھ میں آیا

۱۸
کہ تنکیوں میں دھانکے کیونکر کام کرتا ہے۔
درحقیقت بات یہ ہے کہ دونوں تنکیوں
اندھ کی طرف ایک سکہ کی گولی بندھی ہوئی
دور کھینچتے ہیں تو دوسری کو ذرا ٹیڑھا کر دیا
دونوں کے بندھے کوزہ در مار کر جاتی ہے تو دھانکے خود
لٹتا ہے۔ ان تنکیوں کا کام کرتے وقت ایک کو ٹیڑھا کر رکھنا چاہیے
اور دوسری کو سیدھا تاکہ ایک گولی بندھے کو کام کرے اور دوسری اپنی
جگہ پر قائم رہے ایسی سکہ کی گولیاں سناروں سے بنوائی جا سکتی ہیں۔

لٹوؤں کا عجیب کھیل

یہ تین گوسے ایک مضبوط دو ٹروٹی ڈوری میں پروئے ہوتے ہیں ان
پر ڈوری کی گانٹھ لگا کر دو آدمی مضبوطی سے پکڑے رکھیں اب کھیل کرنے
والوں پر جادو کا ڈنڈا اٹھا کر ایک زور کا ڈنڈا مارے تو گوسے اس ڈوری
سے الگ ہو جائیں گے لیکن ڈوری صبح و سالم رہے گی۔
اس کھیل میں راز یہ ہے کہ تین گوسے ٹکڑی کے بنوائے جائیں اور
ان کے مختلف رنگ ہوں ان میں سوراج بنا کر انہیں مضبوط ڈوری کے
ڈوروں میں پروں لیکن ڈوروں کو دو ہرا کر کے کچے سوت کے اٹھائے
سے بندھیں اور اس طرح سے دھانکے کا ڈور ان میں پرو کر تیار کر لیں۔
مندرجہ ذیل شکل سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔



آدمی کا کٹا ہوا سر تھالی میں :

یہ شعبہ تیار کر کے ایک کمرہ یا جیمہ میں پردے کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور ٹکٹ لگا کر پبلک کو دکھایا جاتا ہے۔ عموماً میلوں پر ایسے کرتب بہت منافع بخش ہوتے ہیں اور عوام سے پیسے وصول کرنے کا موقع مل جاتا ہے جب جاتریں پردہ کے اندر دیکھتے ہیں تو میز کے اوپر تھالی کے اندر آدمی کا کٹا ہوا سر نظر آتا ہے اور دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں کیونکہ سر تو موجود ہے لیکن دھڑکیں نظر نہیں آتا ایک شور مچاتا ہے اور لوگ دیکھنے کے لیے ٹوٹ پڑتے ہیں۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ایسا میز تیار کر لیں جس کی تین ٹانگیں ہوں یعنی اگلے تین پہلو ہوں اور اس کے دونوں طرف کے پہلوؤں پر تین ٹکڑے لٹکے چھتے کو جو پردے کی جانب رہتا ہے یوں نہیں رہنے دیا میز کے اوپر والے تختے میں سوراخ ایسا بنوایا جائے جس میں سے آدمی کا سر گزر سکے اور چڑی تھالی بھی اس قسم کی ہو جس کے اندر ایسا سوراخ ہو میز کو جس کے اندر رکھ کر اس کے نیچے ایک سٹول رکھ دیں اس پر ایک آدمی

بیٹھ کر وہ اپنا سر میز کے سوراخ میں داخل کر دے یعنی اس کا سر میز کے اوپر دکھائی دے اور دھڑکیں نیچے ہو جو آنکھوں کی وجہ سے کسی وقت سے نظر نہیں آئے گا اس کے بعد وہ تھالی کے گرد اس میں سے سر کو نکال کر تھالی میز پر رکھ دیں اب دوسرے یوں معلوم ہو گا کہ آدمی کا کٹا ہوا سر تھالی کے اندر چلا ہے۔

پہلیت : اس میز کو آدمیوں کی پہنچ سے دور رکھیں تاکہ آئینہ پر اس کا سایہ نہ پڑے ورنہ راز افشا ہو جائے گا۔

ریت کا شعبہ

آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض شعبہ باز ایک مشکا پانی کا بھر کر اس میں کھمبہ ریت ڈال دیتے ہیں اور پھر جب اسے بھر نکالتے ہیں۔ تو ریت بالکل خشک ہوتی ہے اس پر پانی کا اثر نہیں ہوتا تماشائی حیران رہ جاتے ہیں کہ عرصہ میں سے کوئی بھی نہیں سمجھ پاتا کہ پانی تو ہر شے کو گیلیا اور گڑا کر دیتا ہے پھر ریت اس کے اثر سے کیوں نہ محفوظ رہی لیکن اگر ایسے راز پر ایک کی جگہ میں آجائیں تو شعبہ باز بہرہ و فیسراور مداری جو اسے کیسے اپنی روزی پیدا کریں ہم آپ کو یہ راز بتائے دیتے ہیں

غرضے مفید ریت لیکر اسے گرم کر لیں پھر اس میں کچھ موم اور بھی ملا دیں جب سرد ہو جائے تو یہ ریت تیار ہے اس ریت کو مسطحی بھر کر آگ کی آگ میں گوبالی اس پر بالکل اثر نہیں کرے گا جب پانی سے نکال کر باہر رکھیں گے تو بالکل سوکھی خشک اور بھر بھری ہوئی۔

بند لغانے میں سوال بتانا۔

ایک دفعہ ایک جوتشی صاحب آئے تمام شہر میں منادی ہوئی کہ بڑے اشتہار جیساں کہے گئے کہ طلسمی استاد سے دل کے راز اور قسمت کی بابت دریافت کیجئے قدرت کے ہفتہ راز اور ماضی و مستقبل کے حالات معلوم کیجئے، شہر سے تھوڑی دور ڈاک بنگلے کے قریب ایک مکان پر بڑے بڑے بورڈ آویزاں تھے جوتشی بابا... جوتشی بابا لوگوں کے غم کے ٹھٹھہ جمع ہو گئے ہر ایک آدمی اپنی قسمت کے راز معلوم کرنے کے لیے بے تاب تھا۔ ہم بھی وہاں پہنچے تو بڑا ہنگامہ مچا تھا، یکے بعد دیگرے لوگ اندر جاتے تھے اور اپنے سوالات دریافت کر کے واپس آتے معلوم ہوا کہ ہر ایک آدمی دو روپے فیس دے کر اپنا سوال لکھ کر لغانے میں بند کر دیتا ہے اور جوتشی صاحب بند لغانے دیکھ کر ہی اس کے سوال کا جواب لکھ دیتے ہیں ہر ایک جوتشی کے علم اور غیب دانی پر حیران تھا جوتشی صاحب نے دو دن کے قیام میں سینکڑوں روپے کمائے جوتشی صاحب وہاں بڑے بڑے ٹھاٹھ سے براجمان تھے سوال دینے والے کئی لوگ ادھر ادھر بیٹھے تھے پیشتر علم جوتش کی کتابیں ادھر ادھر میز پر درمی پر اور الماری میں موجود تھیں تپائی پر ٹائم پیس بڑا تھا جوتشی صاحب کے قریب ایک سیلٹ اور پیسل تھی ہم احتیاطاً ہم سے سوال لکھ کر ساتھ لے گئے تھے، جب ہماری باری آئی تو ٹائم پیس کو دیکھ کر جوتشی صاحب نے پیسل سے سیلٹ پر وقت نوٹ کر لیا پھر ہمارے نام اور جائے رہائش

سے متعلق پوچھا یہ سب کچھ انہوں نے سیلٹ پر لکھ لیا پھر فرمایا آپ کو نو سو روپے پسند ہے ہم نے کہا ہر کا گلابی رنگ ہمیں بہت مرغوب ہے تب جوتشی صاحب ایک کتاب پر کاغذ کا سفید ٹکڑا رکھ کر ہماری طرف سرکا دیا اور پیسل دے کر بولا کیجئے، اپنا سوال لکھ دیجئے ہم نے کہا جوتشی جی مہاراج سوال تو ہم نے پہلے ہی لکھ کر جیب میں ڈال دیا ہے۔ تو وہ بولے حضرات ستاروں کے چکر اور برجوں کے مقام بدلتے رہتے ہیں۔

۴۰ یہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم دگرگوں مے شود احوال عالم پہلے کا لکھا ہوا سوال اس ساعت سے تعلق نہیں رکھتا پھر لکھنے کا جوتشی صاحب کے سوال پر ہمارا ماتھا ٹھنکا۔ کہ ضرور وال میں کچھ کالا ہے خیر ہم نے وہ کتاب اور کاغذ کے کدو پر سے ہٹ کر سوال لکھنا شروع کر دیا لیکن معاً ہمارے دل میں خیال آیا کہ اس کاغذ پیسل یا کتاب میں کوئی خاص راز والی بات نہ ہو۔ ہم نے کتاب الگ کر دی اور اپنی ایک پاکٹ بک نکال کر اس پر کاغذ رکھ کر سوال لکھا اور جیب میں ڈال لیا جوتشی نے کہا آپ اپنا سوال لغانے میں بند کر کے اس بجس میں رکھ جائیں آپ کو جواب مل جائے گا ہم نے کہا آپ اپنے جوتش کے ذریعے ابھی بتائیے ہمارا سوال کیا ہے تب جوتشی مہاراج کچھ سیٹ پٹائے اور بولے اچھا تمہارے تشریف لائیے گا خیر ہم نے کہے جب پھر پہنچے تو ہر ایک سائل کو اس کا جواب اور سوال بتایا جا رہا تھا جب ہم سامنے آئے تو جوتشی کا رنگ اڑ گیا اور بولے افسوس کہ آپ

کے سوال کا جواب آج نہیں دیا جاسکے گا ہم نے کہا جو توشی جی یہ ابجل کے وعدوں سے کام نہیں چلے گا آپ نے روپیہ پونے کا خوب دھن دھن سا ہونے اس راز کو بھانپ لیا ہے جو توشی نے نکال دیا ہے سچی کر میں بہت کچھ لکھا ہے سا ہوا۔ آخر جو توشی صاحب اسی دن بوریا بسترے کر رہے تھے کہ وہ کیا راز تھا جس کے ناظرین آپ حیران اور بے قرار ہوں گے کہ وہ کیا راز تھا جس کے وہ جو توشی عالم الغیب بنا ہوا تھا وہ راز جو توشی لوگ اپنے شاگردوں سے سینکڑوں روپے اور برسوں خدمت کرائے کے بعد بتلایا کرتے ہیں اور سینہ بہ سینہ رکھنے کی کڑی شرط لگا دیتے ہیں لیکن ہم وہی راز قسمت از یام کیے دیتے ہیں تاکہ حاضرین کرام کسی ایسے پاکھنڈی جو توشی کے باز کے پھندے میں پھنس کر اپنی جیب خالی نہ کرا لیں راز یہ تھا کہ صاحب کے پاس جس قدر کتابیں تھیں سب پر ایک ہی قسم کا کاغذ چڑھا ہوا تھا اور سب جلد تھیں ہر ایک جلد پر کراٹ پیر چڑھانے سے پہلے سفید کاغذ اور اس پر کاربن پیپر رکھ دیا جاتا تھا اور سفید کاغذ کاغذ ہوتا تھا جب کوئی سائل اس پر کاغذ رکھ کر پنسل سے سوال لکھتا تھا تو وہ نیچے والے کاغذ پر بھی لکھ جاتا تھا۔

جو توشی کتاب کا کاغذ کھول کر سوال دیکھ لیتا تھا اور تمام باتیں سلیٹ پر لکھی ہوتی تھیں ان کے مطابق کوئی من گھڑت سا جواب تحریر دیتا سوال لکھتے والا جو توشی کی عالم الغیبی پر حیران رہ جاتا بس یہ تھا راز جو ہم نے اس کی کتاب کا جائزہ لے کر معلوم کیا۔

ایک اور پاکھنڈ

اسی طرح کا ایک اور پاکھنڈ بھی ہے جس کے ذریعے بند لقاؤں کے اندر سے بغیر دیکھے سوال بتائے جاسکتے ہیں۔

چنانچہ ہم نے ایک عامل کو دیکھا تھا وہ سوالات والے لقاؤں کا ڈھیر اپنے سامنے میز پر لگا لیتا تھا اور ایک ایک لقاؤں کو سونگھ کر بتاتا تھا کہ اس لقاؤں میں یہ سوال درج ہے اور اس لقاؤں میں یہ سوال لکھا ہوا ہے جس مجمع میں یہ شعبہ دکھانا منظور ہو، اس محفل میں ایک آدمی کو اپنا راز بتالیا جائے اور اسے سمجھا دیا جائے کہ تم بھی سوال کرنے والوں میں شامل ہو جانا اور اپنے لقاؤں کے اندر فلاں بات تحریر کرنا۔ اس کے بعد مجمع میں جس قدر آدمی سوال کرنے والے ہوں ان میں کاغذ کے پر سے اور لفافے تقسیم کر دیئے جاتیں اور کہہ دیا جائے کہ ہر آدمی اپنی حسب مشاء کوئی سا سوال لکھ کر لفافے کے اندر بند کر دیں اس کا سوال بغیر لقاؤں دیکھے بتلا دیا جائے گا۔ جب تمام آدمی اپنے اپنے سوالات لکھ کر لفافے کے اندر بند کر چکے تو تمام لقاؤں کا ڈھیر لے کر جادو کی ٹوپی کے اندر رکھ دیئے جاتیں اور پھر لوگوں کو مغالطے میں ڈالنے کے لئے ایک شیٹ کا پیالہ یا گلاس پانی سے بھر کر رکھ دیں اور اس پر کچھ منتر زیر لب پڑھ کر دم کر دیں پھر جادو کی لکڑی ان لقاؤں اور پیالے کے درمیان کٹی بار گھمائیں اور خوب غور سے کبھی لفافہ کو اور کبھی گلاس کو دیکھیں پھر فی الفور ٹوپی کے اندر سے ایک لفافہ پکڑ کر ہاتھ بلند کریں۔ اور لفافے کو غور سے دیکھ

کر جادو کی لکڑی کے چند بار نزدیک کریں پھر گلاس پر تپا ہوں جو کھانسی
الفاظ کہتے شروع کر دیں جو آپ کے خفیہ ساتھی نے بتلائے ہوں
ہیں اور تماشا بیٹوں کو مخاطب کر کے کہیں یہ سوال کس کا ہے تو
نے پڑھا ہے اور جو اس لفافے میں لکھا ہے وہ آدمی کہے گا یہ میرا
سوال ہے تب آپ لفافہ چاک کریں اور اس کی عبارت بھانسن
جائیں لوگ سمجھیں گے کہ پہلے لفافے کی عبارت کی تصدیق کی جارہی
ہے لیکن درحقیقت وہ دوسرے آدمی کا لفافہ ہو گا اب وہ مضمون
ایک اور لفافہ اٹھا کر اس کے متعلق بیان کر دیں تو وہ دوسرا آدمی اس
کی تصدیق کرے گا یہ میرا سوال ہے اسی طرح سب لفافوں کے سوال بھی
آپ دیکھ لیں گے اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوگی لیکن ایک بات یاد رہے
کہ اپنے ساتھی کا لفافہ سب لفافوں کے نیچے رکھیں تاکہ اس کی بعد میں
باری آئے اور اس کے الفاظ کہہ کر دوسرے آدمی کا لفافہ اٹھایا جائے
گا اب یہ کرتے دیکھ کر سب اہل مجمع عیش عشق کراھٹیں گے اور آپ کا
عجب دانی کے چرچے ہر طرف ہونے لگیں گے اگر یہ راز معلوم نہ ہو
تو بڑا ہی حیرت انگیز اور دلچسپ کھیل ہے۔

جادو سے تاش کے تے رومال بن جائیں

بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک پروفیسر تاش کا کھیل کرتے
کرتے تاش کو بکس میں بند کر دیتا ہے اور جب منتظر پڑھ کر تاش کے بکس
کے اندر سے تے نکالنے لگتا ہے تو وہاں مختلف رنگوں کے کئی رومال
نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور تماشا شای اس حیرت افزا جادو کے کرتے

کو آنکھیں مل کر دیکھتے ہیں لیکن وہ تاش کے پتے غائب ہو کر سب ہی
رومالوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے ہیں،

آئیے! آج آپ کو وہ جادو کا راز بتلاؤں جس سے یہ پتے ریشمی رومال
بن جاتے ہیں۔ ایک بیٹن کی ڈبیہ بالکل تاش کے پتوں کے برابر کی بنوائیں
یعنی اس کا حجم پوری تاش کے برابر ہو۔ اس کے دونوں طرف سیدھا اور
الٹا تاش کا پتہ لگالیں اور اس کے چاروں طرف ایسے کاغذ لگا کر اس کی
چاروں طرف تاش بالکل جیسی بنالیں جو باجب اسے ہاتھ میں لیا جائے تو
بالکل یونہی معلوم ہو۔ کہ ایک مکمل تاش کا بندل ہے اب بیٹن کا ایک اور
بکس تیار کر لیں جس کے اندر یہ تاش نما کیس آجائے اس بیرونی کیس
پر بھی کاغذ وغیرہ ایسا ہی بنالیں جیسے رکھنے کے کیس ہوتے ہیں گویا ان دونوں
چیزوں کو دیکھ کر کسی کو اس کے تاش ہونے پر شک نہ رہ جائے۔

اب اس اندر دنی کیس کے اندر مختلف رنگوں کے ریشمی رومال
بھر دیں اور کھیل کرتے وقت اس تاش کو میز پر رکھ لیں پہلے دوسری تاش لیکر
جو بالکل اس کے مشابہ ہو، پتے پھینٹ کر کھیل کرتے رہیں اور وہ کیس اٹھا کر
جو بیٹن کا بنا ہوا ہے اس کے اندر پتوں کو ڈالتے اور نکالتے رہیں پھر ایک دم
یہ تاش رکھ کر دوسری تاش یعنی بیٹن والی مصنوعی تاش اٹھا کر حاضر ہوجے
کہیں دیکھتے یہ مکمل تاش میں اس کیس میں بند کرتا ہوں، تب اسے بیٹن کے
کیس میں بند کر کے اس پر جادو کی لکڑی گھمایئے اور ایک دو تین کر کے اس
میں سے رومال نکالنے شروع کر دیجئے، ایک رومال نکال کر تعجب سے کہیئے
اسے یہ میرے پتے کدھر گئے پھر دوسرا اور پھر تیسرا رومال نکالیے لوگ
حیران رہ جائیں گے کہ یہ کیسے ہو گیا اگر اس کھیل کو زیادہ دلچسپ بنانا

ہو تو پہلے رومال دکھا کر اپنی چالاکي سے کم کر جائیے اور پھر اس کیس سے نکالیے تو آپ کے فن کا کمال اور بھی زیادہ قابل ستائش ہو گا۔

پتے کا رنگ تبدیل کرنا۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ مداری اور میچک پر و فیسر تاش کا کھیل کتنے ہوئے پتے کا رنگ تبدیل کر دیتے ہیں اور دیکھنے والے تعجب کرتے ہیں کہ یہ پتے کا رنگ کیسے تبدیل ہو گیا ہے حضرات یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اس میں صرف تھوڑا سا راز معلوم کر لینا ضروری ہے، تاش کا کوئی پتہ لیکر اس کی پشت پر دوسرے پتے کو اس طرح چسپاں کریں کہ اس کا نصف حصہ گوند سے چک جائے اس کو جب موڑیں گے تو فوراً رنگ تبدیل ہو جائے گا لیکن اس کھیل میں پریکٹس کی ضرورت ہے اور کھیل کرتے وقت ذرا چالاکي پھرتی اور دانائی سے کام لیں تاکہ اس اندرونی راز کوئی پانہ سکے یا تھخہ اس پھرتی اور چالاکي سے چلے کہ تماشائی حیران و ششدر رہ جائیں۔

آنکھیں بند کر کے پتہ بتلانا

میچک پر و فیسر کی آنکھیں بند ہی تھیں اور وہ تاش کو ہاتھ میں لیکر کسی کا کھینچا ہوا پتا بتا دیتا تھا تماشائی اس کی قوت احساس اور اسرار علم سے حیرت ہو رہے تھے جو کوئی پتا کھینچتا وہ تاش میں ملا کر دو چار بار پھینکتا پھر جھٹ پتہ نکال کر میز پر رکھ دیتا۔ یہ تاش ایک خاص طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں اس طرح سے کہ پوری تاش کو شگجہ میں رکھ کر ریتی یا ریگمار سے نصف سوت کے قریب رکھ دی جاتی ہے

اور یہ تاش میز ہی سی ہوتی ہے (پتا پہنچانے کا طریقہ یہ ہے) کہ تاش پھینک کر سامنے کر دی جائے جب وہ آدمی پتا کھینچ کر اسے دیکھنے لگے تو آپ تاش کا پہلو بدل دیں اور اسے کہیں بوس صاحب جہاں چاہیں تے کو رکھ دیں جب پتا رکھ دے گا تو آپ ہاتھ سے ٹٹول کر پتے کو باہر نکال رکھ دیں اسی طرح جس قدر پتے کھینچتے جائیں آپ انہیں بتلا سکتے ہیں احباب کی تفریح کے لیے بہترین کھیل ہے،

جلا ہوا پتا صحیح سالم ہو جائے

میچک پر و فیسر کسی آدمی کو ایک پتا دے کر کہتے ہیں کہ اسے جلا دیجیے اور پتا رکھ میرے حوالے کر دیجیے تمام حاضرین نے دُور و پناہ کر خاکستر ہو جاتا ہے اور پتا رکھ پر و فیسر کے حوالے کر دی جاتی ہے اب پر و فیسر پتا لیکر اس پر کچھ منتر پڑھتے رہیں اور تاش کے اوپر پھونک لگا کر اسی آدمی سے کہتے ہیں بوس صاحب کوئی سا پتا کھینچ لیں جب وہ پتا کھینچتا ہے تو یہ وہی پتا ہوتا ہے جو چل کر خاکستر ہو جاتا ہے وہ صاحب حیران رہ جاتے ہیں اور سب حاضرین بھی تالیوں اور تھپہوں سے داد فن دیتے ہیں۔ اب مزید لطیف پیدا کرنے کے لئے کسی آدمی سے کہیں۔ لیجئے آپ کوئی سا پتا کھینچ لیں جب وہ پتا کھینچتا ہے تو یہ وہی پتہ نکلتا ہے اب تو سارا مجمع ہی تھپہوں سے زعفران زربن جاتا ہے، اس تاش میں سے جس قدر پتے جمع والے کھینچے جائیں گے یہ وہی پتا نکلے گا اس میں راز صرف اس قدر ہے کہ تاش کی اس دستی میں سب پتے اس قسم کے شامل

ہوتے ہیں اس لیے کسی اور پتے کے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
خواہ دس پتے جلا دیں۔ وہ بدستور نکل آئیں گے،

دوسری ترکیب

اس جملے ہوئے پتے کو ثابت کرنے کی ایک اور بھی ترکیب ہے
کہ جب پتا جلا یا جاتا ہے اسی قسم کا ایک پتا جادو کے بکس میں بند کر دیا
جاتا ہے یہ بکس بھی خاص طور سے بنوایا جاتا ہے اس کے اندر پتے
کے اوپر ایک اور تختی لگواٹی جاتی ہے جو آسانی سے اوپر نیچے آجاسکا
اور معلوم بھی ہو۔ کہ علیحدہ تختی ہے اب وہ پتا بکس میں رکھ کر اوپر تختی لگا
دیں پھر چلے ہوئے پتے کی راہ اس بکس میں بند کر کے ڈھکنا لگا دیں اور
بکس کو اٹھا کر دیں راہ پیچے چلی جائے گی اور تختی پیندرے میں بند کر
پتا اوپر آجائے گا آپ بکس پر جادو کی لکڑی پھیر کر اور منتر پڑھ کر
پھونک ماریں اور بکس کھول کر پتا حاضرین کو دکھلا دیں۔

پتے کا پھلانگ لگا کر باہر آجانا

بار بار دیکھا جاتا ہے اس نے کسی سے کوئی ایک پتا کھینچوایا اور
پھر تاش میں رکھ دینے کو کہا حقوڑی دیر بعد وہی پتہ خود بخود اچھل کر
تاش سے باہر آجاتا ہے اور حاضرین اسے جنات کا کھیل سمجھتے ہیں ہر
طرف چرچے ہونے لگتے ہیں کہ کام جنوں بھوتوں کا ہے ورنہ پتے کا اچھل
کر تاش سے باہر آنا اور پھر اسی پتے کا باہر آنا جو پہچانا ہوا ہے، یہ نہ
تو کوئی جادو ہے نہ ہی جنات کا کام بلکہ اس میں ذرا سی پھرتی کام کر

رہی ہے، ایک پتلی سی ریشہ کا ٹکڑا دو پتوں کے درمیان سی لیا جاتا ہے
لیکن یہ ریشہ بہت پتلا ہو۔ جیسا کہ یوب کے والو کار بڑھوتا ہے۔
ان دو پتوں کے درمیان اگر کوئی تیسرا تیار رکھ تاش کو زور سے
دبا کر ڈھیللا چھوڑا جائے تو پتہ اچھل کر باہر آجاتا ہے پس اس
کھیل میں سی راز ہے (تصویر اس صفحہ پر دیکھیں)



پتے تبدیل کر نیکا عجیب کھیل

اگر آپ چاہیں کہ اہل مجمع کے سامنے پنجیوں کے یکے نبالیں اور
یکوں کے بالکل خالی پتے نظر آئیں تو یہ کام نہایت آسانی سے کر سکتے
ہیں صرف اس کھیل کے لئے پتوں کو بنانا پڑتا ہے یعنی ایک تاش
سے چار رنگوں اینٹ پان حکم اور پنجیاں لے لیں ان میں سے تین
کے اوپر والے نشان ریمکار سے اڑا کر تیا صاف کر دیں اب اگر ایک

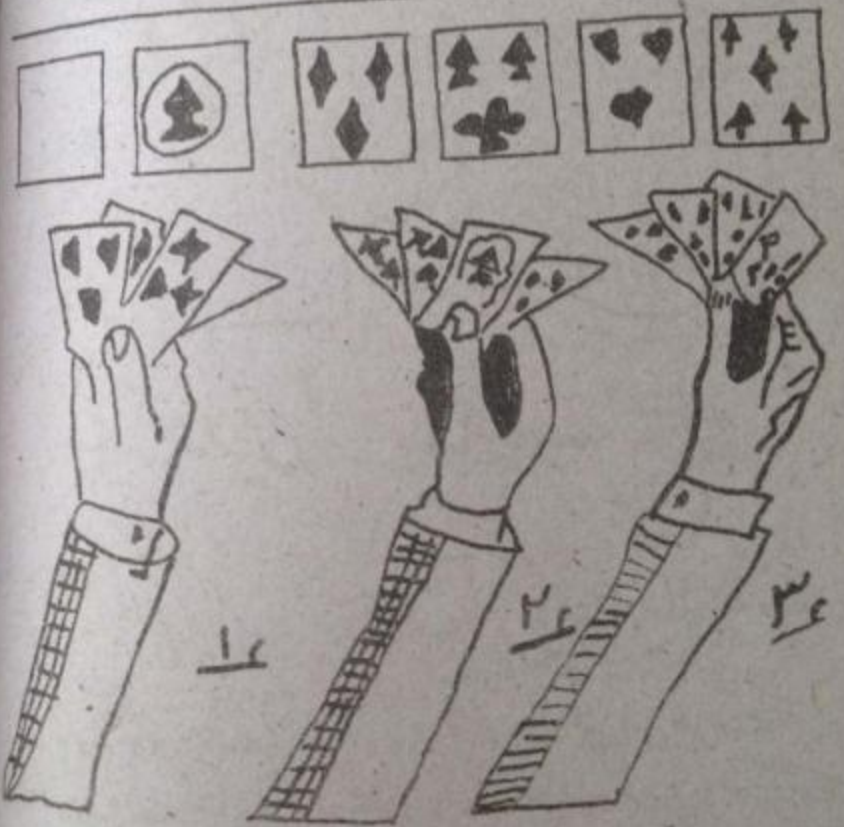
اٹھوں سے خالی تے بنانا

اس کھیل میں کھلاڑی اپنی حسب نشانہ جب چاہے خالی تے دکھلا جاتا ہے اور جب چاہے تو سب اٹھیاں نظر آتی ہیں تماشاخی جیران ہو جاتے ہیں کہ سب اٹھیاں دیکھتے ہی دیکھتے خالی تے کیونکر ہو گئے۔

ان کے وہ حال کیا ہو گئے۔ اس شعبہ کے واسطے بھی پتوں کو اپنے خیال کے مطابق تراش

نواش کر درست کرنا پڑتا ہے یعنی تاش کے چاروں اٹھ لیکر تین اٹھوں کے ایک طرف سے چار چار خال اڑا دیئے جاتے ہیں اور کھیل کرتے وقت ایک تپا بالکل صاف رکھ لیا جاتا ہے جس پر کوئی خال بھی موجود نہیں ہوتا یہ خالی تپا اور تین تے جب کام کرتے ہیں تو سارے تے سفید یعنی خالی نظر آتے ہیں اور جب ان کے ساتھ سالم اٹھی رکھ لی جاتی ہے تو تمام اٹھ بن جاتے ہیں کھیل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تاش کو ہاتھ میں لے کر چار تے بائیں ہاتھ میں تمام لیے جاتے ہیں یہ وہی رگڑی ہوئی اٹھیاں ہوتی ہیں ان کو یوں پھیلایا جاتا ہے کہ پتوں کا رنگ اٹھوا حصہ چھپ جاتا ہے اور ان کا اوپر والا حصہ سارا نظر آتا ہے، اب حاضرین سے دریافت کیا جاتا ہے کہ حضرات میرے ہاتھ میں کونسے تے ہیں تو ہر ایک یہی کہے گا کہ چار اٹھے ہیں آپ فوراً ان پر ہاتھ پھیریں اور منتر پڑھیں اور پتوں کو، مہیلی پر رکھ کر ایک تپا جو سالم ہے اسے اٹھا کر میز پر پھینک دیں اور کہیں یہ پنا بڑا نامراد ہے تاش میں نہ جتنے کے قابل نہیں اور جھٹ وہ خالی تپا جو پہلے سے میز پر رکھا ہوتا ہے اٹھا کر پتوں کے ساتھ رکھیں اور انہیں پھیل

اصلی بنی اور رکھ کر باقی کو اس پتے کے نیچے رکھ کر پتوں کو کھیلوں تو چاروں پتیاں ہی نظر آتی ہیں اور اگر دوسری طرف سے سامنے ایک بکا رکھ کر پتوں کو کھولیں تو سب یکے نظر آئیں گے اور اس ترکیب سے ایک خالی تپا سامنے رکھنے سے سب نظر آنے لگیں گے عجیب حیرت انگیز کھیل ہے صرف ہاتھ کی پھرتی اور چالاکی درکار ہے جو شعبہ بازی کے کھیلوں میں لازمی اور ضروری چیز ہے ان تینوں کی بناوٹ اس تصویر سے واضح ہو جائے گی۔



دیں خالی پتا سامنے آجائے گا اور سارے پتے خالی دکھائی دیں گلاب
پتوں پر ہاتھ پھر کر حاضرین کو دکھلائیں تو وہ خالی پتے دیکھ کر دنگ
رہ جائیں گے اگر چاہیں تو دوبارہ پھر وہ پتا میز پر سے اٹھا کر پھر ان پتوں
کی اٹھیاں بنا کر دکھائی جاسکتی ہیں بڑا دلچسپ کھیل ہے،

پتا خود بخود چلنے لگے

وہ تاش جو رگڑ کر تیار کی ہوئی ہوتی ہے اس میں سے کسی آدمی سے پتا
کھینچو لیں اور کھیل کرنے سے پہلے ایک لمبے بال کے دونوں سر کو نوم دیا
دیں اس کا ایک سر اپنی قبض کے بن پر لگائیں اور پھر وہ پھینکا ہوا پتا
تاش سے الگ کر کے ایک طرف رکھ لیں تو جیسے وہ بال کا موم والا
سر اپنے سے چپکا دیں اور لوگوں سے کہیں دیکھیے وہ پتہ خود بخود تاش
سے نکل کر دوڑنے لگے گا اور تاش میز پر رکھ کر پیچھے کو سرکنا شروع کر دیں
پتا خود بخود بال کے ذریعے چلنے لگے گا اور لوگ حیران ہوں گے تھوڑی
دیر سے کو میز پر چلا کر پھر لگے لیں اور لوگوں کو دکھائیں کہ دیکھئے یہ ہے
وہ پتا لوگ اس عجیب کھیل سے بہت محفوظ ہوں گے۔

پتے آواز دینے پر گلاس سے باہر آنے لگے

آپ نے یہ عجیب کھیل بار بار دیکھا ہو گا کہ میز پر وہ میسر
تاش میں چند پتے کھینچو اگر انہیں تاش میں ملا کر تاش کو ایک شیشے کے
گلاس میں رکھ دیتا ہے اور جب آواز دینا ہے تو پتے گلاس سے نکل کر
سامنے آجاتے ہیں اس کی ترکیب یہ ہے، ایک سیاہ ریشمی دھانک

کی ریشمی منگائیں یہ دھانک ایک پتے سے باندھ دیں یہ دھانک پتے کے
پچھلی طرف رہے اب وہ پتا جو کھینچو انا ہو اس دھانک پر رکھ دیں
اور پھر دھانک کو ابجھا کر ایک اور پتا رکھ دیں اس طرح ایک فالتو
پتا اور دوسرا مخصوص پتا رکھتے جائیں، اب تاش کا کھیل کرتے
کرتے حسب منشاء پتے کھینچو اگر تاش میز پر رکھ دیں اور وہ
پتے بھی ادھر ادھر کر کے جھٹ وہ تاش اٹھائیں اور بندے ہوئے
پتے گلاس میں رکھ دیں اس دھانک کا ایک سر آپ کے خفیہ ساتھی
کے ہاتھ میں ہو گا جب آپ تالی بجا کر پتا کو آواز دیں گے تو آپ
کا ساتھی دھانکے کو فوراً ذرا کھینچے گا تو پتا اوپر سر لگائے گا آپ
کہیں ذرا اور اوپر آجائے گا اسی طرح دوسرا اور تیسرا پتا بھی گلاس
سے برآمد ہو گا آخری پتا بیگم ہونی چاہیے آپ اسے آواز نہ دیں اور
کہیں کہ اب تو کسی کا پتا باقی نہیں ہے یہ سن کر وہ آدمی آواز دے
گا نہیں صاحب ابھی میرا پتا نہیں نکلا تو آپ اس سے کہیں اچھا آپ
خود ہی آواز دیں جب وہ بیگم کو آواز دے گا تو دھانکے کو آہستہ
آہستہ کھینچا جائے تاکہ بیگم بڑی آہستگی سے برآمد ہو، تب آپ
کہیں ٹھیک ہے حضرت جیسی تو یہ بیگم صاحبہ باہر نہیں آتی تھیں
ذرا شرماتی ہیں یہ سن کر سب حاضرین قہقہہ لگائیں گے اور کھیل
اس تفریح پر ختم ہو گا۔

پتے کا چھوٹے سے چھوٹا ہو جانا

یہ ایک قسم کا بنا بنایا تاش ہوتا ہے پتے پہلے پورے سائز کے

ہوتے ہیں پھر ہاتھ پھرنے سے نصف سائز کے رہ جاتے ہیں پھر جب ہاتھ پھرا جائے تو جو صفائی حصہ کے برابر رہ جاتے ہیں اس کا بھی نصف پھر کھٹنے کھٹنے بالکل ہی ختم ہو جاتے ہیں۔
ایسے تاش میچک کا سامان بیچنے والوں کی دکانوں سے مل سکتے ہیں اور کھیل کے کرتے میں کچھ ہاتھ کی صفائی بھی ہوتی ہے،

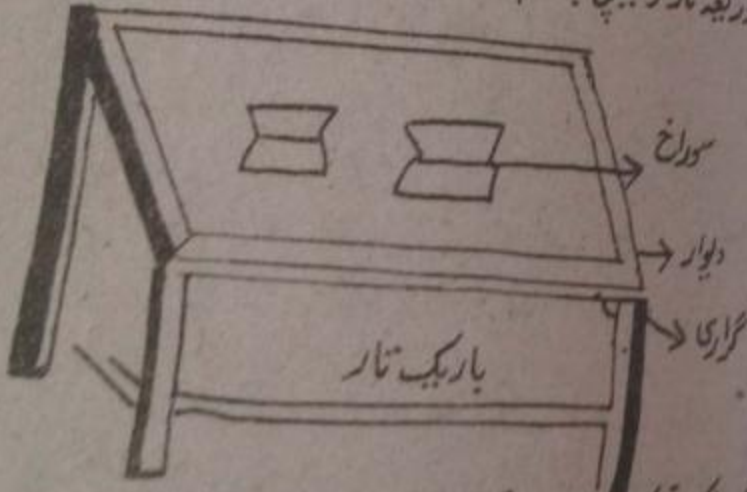
پوشیدہ پتہ بتانا

تاش کا بندل ایک کپڑے کے نیچے رکھ دیں اور کسی شخص سے کہیں کہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر پتہ کھینچ کر پہچان لے اور پھر تاش میں رکھ دیں جب وہ آدمی پتہ کھینچ کر باہر لے جائے تو آپ تاش کو الٹ دیں وہ آدمی جب پتہ رکھے گا تو وہ سیدھا ہوگا لہذا آپ اسے دیکھتے ہی پہچان لیں گے آپ پتہ دیکھ کر فوراً الٹ دیں اور تاش کو پھینٹ کر وہ پتہ تاش سے نکال لیں چونکہ وہ لوگ اس راز سے ناواقف ہیں بہت خوش ہوں گے،

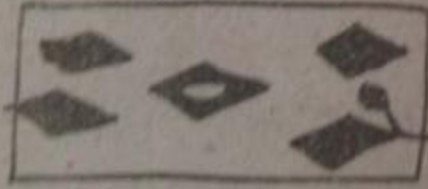
جادو کا میز

اس میز پر کسی کا سوچا ہوا پتہ خود بخود کھڑا ہو جاتا، حاضرین یہ شجرہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اس شجرہ کے واسطے ایک خاص قسم کا میز تیار کرنا ہوتا ہے میز کے چاروں طرف ہلکی ہلکی تختیوں کی دیوار اس قدر لگوا دیں کہ اس پر بڑی ہوئی چیزوں پر تماشا یوں کی نگاہیں نہ پڑ سکیں اور ایسے کھیل ہمیشہ رات کے وقت کرنے چاہیے

کیونکہ رات کے دھندلکے اور خاموشی میں جادو اور شجرات کے کھیلوں کا بہت اچھا اثر پیدا ہوتا ہے، اس میز کے درمیان ایک سوراخ بنایا جاتا ہے جس سوراخ کے نیچے ایک لکڑی کا گٹکا سا لگا ہوتا ہے لیکن یہ سوراخ بہت باریک سا ہوتا ہے اور گٹکا بھی معمولی سا ہوتا ہے تاکہ یہ راز کسی دیکھنے والے پر بھی ظاہر نہ ہو سکے میز کی ایک ٹانگ کی جڑ میں ایک گزاری لگائی جاتی ہے اور پاؤں کے نیچے ایک گٹکا لگا ہوتا ہے یہ گٹکا دبانے سے ایک معمولی سی آواز کے ذریعہ تار کو کھینچا جاتا ہے اس کی صورت یہ ہے، (تصویر دیکھیں۔)



کیا کرتے کا طریقہ یہ ہے۔
میز اونچی جگہ پر رکھ دیں اور تار کے ساتھ کوئی پتہ اس طریقہ سے لگا دیں۔



اب تاش کی گڈی سے کسی شخص کو وہی پتہ کھینچوالیں جو تار میں لگایا گیا ہے جب وہ پتا کھینچ لے تو اس سے کہیں کہ پتہ کو گڈی میں اچھی طرح سے پھینٹ کر ملا دیں اس کے بعد اس سے تاش کی گڈی لیکر اسے میز پر الٹا بکھیر دیں اور حاضرین سے اپنے ڈھب کی باتیں کریں اور پاؤں سے گٹکے کو دبا دیں اور تماشا بیٹوں سے کہیں حضرات سامنے نظر رکھیں آپ کا پہچانا ہوا پتا چھت میں لٹک جائے گا۔ پھر گٹکے کو دبا دیں تو تار کے ذریعے پتا میز پر کھڑا ہو جائے گا سب پتے کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے اس طرح مختلف پتے میز پر کھڑے کیے جا سکتے ہیں۔

جادو کا چاقو

آپ نے دیکھا ہوگا کہ میجک پرفورمیسر اور مداری لوگ پیٹ میں چھری یا چاقو مار کر خون نکال لیتے ہیں اور چاقو پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے مگر جب چاقو باہر نکال لیتے ہیں تو زخم کا نشان بھی باقی نہیں رہتا اس جادو نگار شعبہ پر لوگ عیش عیش کرتے لگتے ہیں درحقیقت یہ چاقو ہی اس قسم کے بنے ہوئے ملتے ہیں جو خالص ان شعبہ دات کے لیے تیار کیے جاتے ہیں اس کے دستے کے ایک جانب تو پھل لگا ہوتا ہے اور دوسری جانب ایک بٹن لگا ہوتا ہے اس بٹن کو جب دبایا جائے تو جلدی سے دستے کے اندر چلا جاتا ہے اور جب بٹن کو دوسری جانب دبائیں تو کھٹ سے پھل باہر آ جاتا ہے اس دستہ کو حسب ضرورت پھل سے الگ بھی کیا جاتا ہے اس چاقو کی بناوٹ آپ کو تصویر سے معلوم ہو جائے گی (تصویر اگلے صفحہ پر)

دستہ والا بٹن جو نہیں دبایا جاتا ہے دستہ کی کمائی اپنی جگہ کے ہٹ کر ایک طرف سمٹ جاتی ہے اور پھل دستے کے اندر چلا جاتا ہے دستہ کے اوپر رہ کر ایک چھوٹا سا غبارہ لال رنگ سے بھر کر رکھا جاتا ہے جب چاقو پیٹ کے اوپر رکھ کر بٹن دباتے ہیں تو پھل کھٹ سے اندر دستہ کے اندر چلا جاتا ہے اور غبارہ پھٹ جاتا ہے جس سے لال رنگ بنے لگتا ہے ناظرین سمجھتے ہیں کہ چاقو پیٹ کے اندر چلا گیا اور خون بہہ رہا ہے پرفورمیسر مصنوعی طور پر اپنے چہرے کے اوپر تکلیف کے نشان پیدا کرتا ہے پھر جادو کا ڈنڈا اس چاقو کے اوپر گھما کر جھٹ چاقو کو رد مال میں لپیٹ کر بٹن دباتا ہے تو پھل باہر آ جاتا ہے جو لال رنگ سے لقمہ اہوا ہوتا ہے یہ خون آلودہ چاقو سب کو دکھایا جاتا ہے تو لوگ حیران رہ جاتے ہیں اس کیل میں ہوشیاری اور پھرتی کی ضرورت ہے تشر کا دستے کے اندر جانا اور باہر آنا کسی کو معلوم نہ ہونے پائے۔

مجمع باز

شعبہ بازوں کی ایک جماعت وہ بھی ہے جو شہروں اور قصبوں میں گھوم پھر کر مجمع لگاتے ہیں اور طرح طرح کے شعبہ سے اور باتیں بنا کر نام نہاد ادویات سادہ لوح انسانوں کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں۔ ہر مجمع باز کے ساتھ ایک نوخیز چھوٹا ہوتا ہے جسے وہ مسمریزم کے عامل کی طرح بے ہوش کر دیتا ہے اور پھر اس پر سیاہ کپڑا ڈال کر اس

سے کہتا ہے کہ میں کون لڑکا جواب دیتا ہے عامل تم کون
معمول پھر کچھ اس قسم کے سوالات۔ جوابات ہوتے رہتے ہیں۔
جو پوچھوں گا بتاؤ گے بتاؤں گا ان سب بھائیوں میں غم
جاؤ گھوم گیا یہ کیا ہے وہ کیا ہے،

اسی طرح مختلف چیزوں کے نام پوچھتا ہے اور لڑکا بتلاتا جاتا ہے
پھر عامل مجمع سے کہتا ہے کہ جس کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو وہ پوچھ لے
یا سوال لکھ دے۔ اس کا جواب لڑکا دے گا۔ اس پر سب لوگ اپنا
اپنا سوال بتاتے ہیں یا لکھ کر دے دیتے ہیں تو عامل کہتا ہے آدھے
گھنٹے کے بعد جواب ملیں گے اور وہ اپنی دوائیں فروخت کرنے کے
ڈھنگ کی تقریر شروع کر دیتا ہے لوگ اسے مسمریزم یا جادو کا علم
کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے وہ لڑکا سوالات کا جواب دیتا ہے لیکن
یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ صرف چالاکی اور عقل مندی کا جادو ہے
جو سادہ لوح عوام پر کر کے ان سے روپیہ ہتھیلیا جاتا ہے ان مجمع
بازوں نے چند اصطلاحیں مقرر کر رکھی ہیں جن سے وہ بات بنالیتے
ہیں ان باتوں کے لیے حروف کا تعین ہوتا ہے مثلاً عامل ایک آدمی کے
کوٹ کے بن پر ہاتھ رکھتا ہے تو وہ معمول سے کہے گا۔ بتاؤ ٹھیک
ٹھیک بتاؤ نام لو معمول فوراً کہے گا بن مجمع حیران ہو گا۔ کرار کے
نے کیوں کر بتا دیا وہ بے ہوش پڑا ہے اس کے چہرے پر پردہ پڑا ہے
لیکن جناب آپ سمجھتے نہیں عامل اسے بتا گیا ہے کہ بن کہو، لیجئے
ہم آپ کو بتائیں ہر جملہ جو عامل بولتا ہے اس کا پہلا حرف لے
کر سوال کو پیا جاتا ہے مثلاً۔

بتاؤ۔ ب، ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ ٹ، نام لو۔ ن اب
عامل کہے گا۔

رنگ بتاؤ ل بوجلدی بولو ل اب بولو لڑکے
رنگ بتاؤ ل کالا
و معمول کہے گا۔

سوالوں کے جواب بتانے کا طریقہ ہے۔
اسی طرح عامل کسی کی گھڑی پر ہاتھ رکھتا ہے اور کہتا ہے۔
میں کون عامل تم کون معمول جو پوچھوں گا
بتاؤ گے بتاؤں گا یہ کیا ہے رکومت۔

آپ نے سمجھا عامل نے معمول کو بتا دیا ہے کہ یہ بیر ہے۔
اب اس نے وقت پوچھنا ہے تو کہے گا وقت بتاؤ۔ مثلاً اس وقت
گھڑی پر چار بجے ہیں تو وہ کہے گا۔ چلو آؤ رکومت
لڑکا کہے گا چار بج گئے ہیں۔

اگر آپ بھی پریکٹس کریں اور طریقے سے جملے تیار کر لیں۔ تو
معمول سے سوالات پوچھ سکتے ہیں یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے
ان عامل لوگوں نے مبتدیوں کے لیے ایک باقاعدہ پٹی تیار کر رکھی
ہے اسے یاد کر لیتے پھر معمول اپنا کام بخوبی کر سکتا ہے وہ پٹی یہ ہے
ا۔ اب بولو لڑکے ب۔ بہت جلدی بولو۔ پ۔ پوچھتے ہیں بتلاؤ گے
ت۔ تم کون ہو، ٹ۔ ٹھیک طور سے بولو، ٹ۔ ثابت کرو،
ج۔ جو پوچھتا ہوں بتاؤ۔ ج، چیز کا نام بتاؤ۔ ح۔ حروف پر
فرد کرو، خ۔ خاموش کیوں ہو۔ د۔ دیر مت کرو۔ ر۔ رک جاؤ۔
ک۔ سب کچھ بتاؤ، ش، شایاش لڑکے، ص، صبر سے کام لو، ط، طاقت

سے کام لو، ظ، ظاہر کر دو، ع، عقلمندی سے جواب دو، غ، غور کرو، ت، فکر نہ کرو، ق، قائم رہو، ک کون بول رہا ہے، گ گھبرانے کی ضرورت نہیں، لے لوجلدی ہو لو۔ م، میں پوچھ رہا ہوں، ن، نزدیک آؤ، و، وقت ضائع مت کرو، ی، یہ کیا چیز ہے، یہاں آؤ یہ کیا ہے،

اس پٹی کے حروف کو اس طرح استعمال کریں جیسا پہلے بتایا جا چکا ہے۔ بس یہ جادو اور مسمریزم کا راز ہے۔



یہ ہمارے ملک کا جادوگر اور میجک پروفیسر ہے اس کی ہاتھ کی صفائی اور زبان کی چترائی بدرجہ اتم موجود ہے یہ لوگ خانہ بدوش قوم سے تعلق رکھتے ہیں جنگلوں میں بستیوں سے دور تھوڑی دھڑ میں رہتے ہیں شہروں اور دیہات میں اپنے فن کرتب اور شعبہ دکھا کر پیسے اور غلہ وصول کرتے ہیں اس سے اپنے کھانے پینے اور پہننے کے سامان مہیا کر لیتے ہیں۔

مداری اگر اپنے تئیں سنبھال کر اپنے فن کو کسی باعزت طریقے سے عوام کے سامنے پیش کریں تو ان کی زندگی بہترین بن سکتی ہے لیکن ہمارے ملک کے فنکار ایسے کوتاہ اندیش ہیں کہ ترنی اور باوقار زندگی حاصل کرنا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جس بستی اور ذلالت کے جوجے میں گرے ہوئے ہیں اسی میں مطمئن ہو کر زندگی گزار رہے ہیں مداریوں کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ ان کے پاس جادو اور کالا علم ہوتا ہے جس کے ذریعے یہ عجیب و غریب جادو کے کھیل دکھاتے ہیں مٹی سے روپے بناتے ہیں چاری میں انسان کو بند کر کے غائب کر دیتے ہیں زبان کو چھری سے کاٹ کر پھر درست کر لیتے ہیں لوگوں کو اپنے حکم سے چلاتے ہیں۔

بنسری بند کرنا

یہ مداری کا ایک خاص کھیل ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مداری بنسری بجا کر کھیل شروع کرنے کے لیے مجمع میں گھوم رہا ہوتا ہے کہ بنسری کی آواز بند ہو جاتی ہے مداری پھونک پر پھونک مارتا ہے لیکن بنسری میں آواز پیدا نہیں ہوتی، وہ بظاہر بہت بکھراتا ہے اور پھر بہ آواز بلند کہتا ہے۔

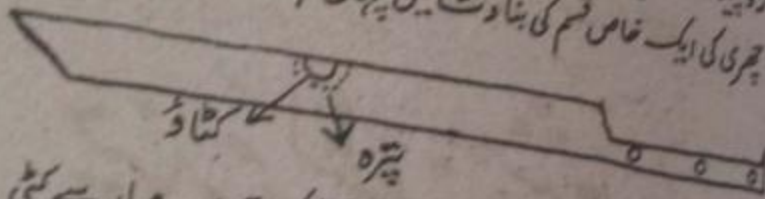
جس مائی کے لال نے میری بنسری بند کی ہے، وہ اگر سراسر استاد والا ہے تو میرے سامنے آئے، یہ اعلان من کر مجمع میں سے کوئی آدمی باہر آتا ہے اور مداری کے مقابل کھڑا ہو کر کہتا ہے میں نے بنسری بند کی ہے تب مداری کہتا ہے اچھا میں اب بجاتا ہوں ذرا بند کر کے دکھائیے، پس اس

پر متبادل شروع ہو جاتا ہے اور مجمع میں ایک رونق اور چمک کا سامنا ہوتا ہے۔
 ہر جاتا ہے مدار میں بکھری جاتا ہے اور مد مقابل بند کر دیتا ہے۔ اس کے
 میں کسی قسم کے مذاق بھی ہوتے ہیں پھر مدار میں کہتا ہے قبوڑ و بار یہ بنسبت کو
 چھوٹے بچے بھی بند کر سکتے ہیں اگر کوئی فن جادو کا آتا ہے تو دکھاؤ۔ اب وہ ایک
 دوسرے کو جادو کے ذریعے چوٹیں لگاتے ہیں کسی کے منہ سے خون بہا جاتا ہے
 تو کوئی غش کھا کر نیچے گر جاتا ہے بعض اوقات مداری کے بدن میں بھی بکھرتا ہے
 ہے اور وہ خارش سے تنگ آ جاتا ہے۔ اسی طرح کئی طریقے عمل میں آتے ہیں
 ہیں لیکن ان باتوں کی حقیقت حال کچھ بھی نہیں ہوتی یہ محض ایک ٹریک
 کاری ہوتی ہے جو مجمع میں دلچسپی پیدا کرنے کے واسطے کی جاتی ہے۔
 مداری لوگوں کے ہاں اس کا طریقہ کاریہ ہے کہ وہ آدمی جو مداری کا
 ساتھ ایسا کھیل کھیلتا چاہے وہ کھیل شروع کرنے سے پہلے خفیہ طور پر
 مداری سے کہے دوست آج ذرا "حال گیری" کا کھیل دکھاؤ۔
 اس لفظ سے وہ سمجھ جاتا ہے اور بنسری بجاتے بجاتے خود ہی بند
 دیتا ہے اور مد مقابل سے چند کھیلیں کھیل کر کہتا ہے دوست تم کھیل
 کھیل رہے ہو، وہ کہتا ہے محض تفریح کے لئے، پھر مداری پوچھتا ہے میں
 کیوں کھیل رہا ہوں تو جواب ملتا ہے پیٹ کے لئے، تب مداری کہتا ہے
 دوست اگر کہو تو پیٹ پوجا کا سامان کر لوں یہ کہہ کر اپنا کپڑا زمین پر
 بچھا دیتا ہے اور لوگوں سے پیسے مانگنے شروع کر دیتا ہے۔

ناک کاٹ کر درست کرنا

عموماً مداری اپنے ساتھی کی ناک پر چھری مار کر کاٹ دیتے ہیں۔

کام اتنی پھرتی اور ہوشیاری سے کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو معلوم بھی نہیں
 ہوتا اور مداری دیکھتے ہی دیکھتے ناک پر چھری مار دیتا ہے اور چھری ناک
 میں کھنٹی ہوئی نظر آتی ہے اور خون بھی بہتا ہے لوگ حیران رہ جاتے ہیں،
 بعض رحم دل کہہ دیتے ہیں کہ مداری مت کاٹو ناک مت کاٹو، اور وہ
 ردیہ دور دپے دے کر اس کھیل کو ختم کر دیتے ہیں، اس کھیل کا راز
 چھری کی ایک خاص قسم کی بناوٹ میں پنہاں ہے،



اس تصویر سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ چھری درمیان سے کٹی
 ہوئی ہوتی ہے اور مداری بڑی پھرتی سے یہ کٹا ہوا حصہ ناک پر رکھ دیا
 دیتا ہے اور ہاتھ میں سرخ رنگ کا بیلون ہوتا ہے اس میں سے رنگ
 گرا دیتا ہے بقا ہر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چھری واقعی ناک میں لگ گئی
 ہے اس کھیل میں بہت احتیاط اور چستی کی ضرورت ہے کسی کو چھری کی
 بناوٹ اور رنگ کے بیلون پر شک نہ ہونے دیں۔

اندول سے کموتر بن جائیں

یہ بہت برکٹف شعبہ ہے ایک یکس میں اٹھ کر جوڑ کر رکھ دیئے
 جاتے ہیں اور ٹھوڑی دیر کے بعد جب ان پر جادو کی لکڑی گھمائی جاتی
 ہے تو کموتر بن جاتے ہیں تماشاگر حیران رہ جاتے ہیں کہ اس قدر جلدی
 اندول سے کموتر کیونکر بن گئے،

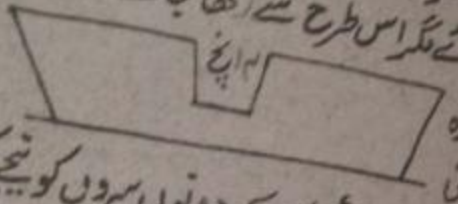
اس شعبہ کے واسطے بکس خاص طور پر بنوایا جاتا ہے اس بکس میں دو خانے ہوتے چار بیس اوپر والا خانہ اس قسم کا ہو کہ دھکنے کے ساتھ ہی اوپر اٹھ سکے کھیل کرنے سے پہلے بیچے والے خانے میں کبوتر کو دیکھ جاتے ہیں اور اوپر والے خانے میں اندر سے رکھ جاتے ہیں لوگوں کے سامنے اندر سے رکھ کر بکس بند کر دیا جاتا ہے اور ٹھوڑی دیر بعد جب بکس کھولا جاتا ہے تو انڈوں والا خانہ ڈھکنے کے ساتھ اٹھ جاتا ہے اور بیچے سے کبوتر نظر آنے لگتے ہیں۔

چند پر لطف شعبہ کچلی ہوئی گھڑی ڈبل روٹی میں

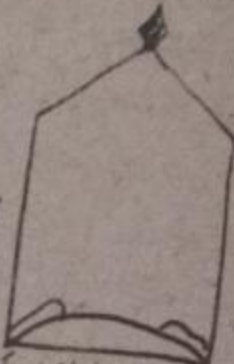
اس کھیل کے واسطے حسب ذیل سامان درکار ہوتا ہے۔ ایک ہاون دستہ دو ہراچھ اینچ کے متہ کا تیار کر آئیں جس کا نمونہ ہے اس ہاون دستہ کے اوپر خول نمبر ۲ فٹ کیا جاتا ہے اور خول نمبر ۲ بھی خول نمبر ۱ پر چڑھایا جاتا ہے اس درمیان ایک گلاس نما سا لگا ہوتا ہے یہ چار اینچ کھلا ہوتا ہے۔ یہ بیچے سے کھلا رکھا جاتا ہے اور دونوں طرف پوہ کی روٹیں لگی ہوئی ہیں جیسے یہ تصویر ہے،



خول نمبر ۱ خول نمبر ۲ پر پورے طور سے فٹ آ جانا چاہیے اور چار اینچ والا گلاس اس ان کے اندر آ جائے مگر اس طرح سے رکھا جائے کہ خول نمبر ۱ کے بیچے تقریباً ایک اینچ باقی رہ جائے اس کے بعد خول نمبر ۲ یعنی



ڈھکنے ان سب کے اوپر فٹ کر دیا جائے اس کے دونوں سروں کو نیچے کی جانب اس قسم کے کٹاؤ کر دیئے جائیں تاکہ ان کٹاؤں کے اندر خول نمبر ۲ کی کیلیں فٹ آ جانی چاہئیں اور جب اسے بند کر کے ڈراگھا یا جائے تو اس کے اندر خول نمبر ۲ جائے پھر جو بھی خول نمبر ۲ کو اوپر اٹھا یا جائے تو اس کے ساتھ ہی خول نمبر ۲ بھی پھینک کر نکل آئے اور اب صرف خول نمبر ۱ ہی خالی دکھائی دے خول نمبر ۲ کے اندر گلاس میں چند پرزے ٹوٹی ہوئی گھڑی کے موجود ہوتے ہیں اور ڈائل وغیرہ سب بچھ ہوگا۔



ترکیب عمل

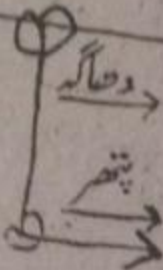
محضرین میں سے اس قسم کی رسٹ واج حاصل کریں کہ جس قسم کی رسٹ واج کے پُرزے آپ کے پاس موجود ہیں اور محضرین کو دکھا دیں کہ یہ گھڑی باقاعدہ چل رہی ہے اب ہاون دستہ کا ڈھکنہ داخل نمبر ۲ کو الٹا کر خول نمبر ۱ میں رکھ کر بند کر دیں لیکن خول نمبر ۲ کو

برگزینہ ایلیں پلیں۔ اب ہاون دستہ کو میز پر رکھ کر حاضرین سے کہئے،
 لصاحب گھڑی محفوظ ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھڑی کو خراب سے
 وقت صحیح نہیں دیتی لہذا بہتر ہے کہ اسے درست کرنے کے لئے بھیجا جائے
 اب خول نمبر ۲ کو ذرا کھلا کر اور نکال کر میز پر رکھ دیں اور میچک و پیلر سے
 خول نمبر ۲ میں پیرزے پڑے ہیں انہیں زور زور سے مارنا شروع کریں
 تاکہ حاضرین سمجھ لیں کہ گھڑی کو کچلا جا رہا ہے لیکن گھڑی خول نمبر ۱ میں
 بحفاظت پڑی رہے ہاتھ چلاتے جانیئے اور مسکرا کر حاضرین سے کہئے واہ
 صاحب واہ گھڑی کی مرمت ہو رہی ہے تھوڑی دیر بعد پیرزے کوٹے
 پھوٹے نکال کر غور سے دیکھئے، اور حاضرین کو بھی ایک جھٹک دکھا
 دیجئے اب چند دلچسپ باتیں کرتے ہوئے بجس سے ایک ڈبل روٹی نکال
 لیں اور چاقو سے اس کے نیچے ایک انچ لمبا سوراخ کر لیں، جو نصف
 ڈبل روٹی تک چلا جائے اور کاغذ لپٹ کر ڈبل روٹی کا پارسل سا
 بنا دیں، آپ ادھر ادھر کی حاضرین سے دلچسپ باتیں کرتے رہیں۔
 ادھر آپ کا خفیہ ساتھی جیکے سے ہاون دستہ اٹھا کر میز کے نیچے بے جا کر
 خول نمبر ۱ سے گھڑی نکال کر ڈبل روٹی میں بند کر دے اور ڈبل روٹی لے
 کر باہر نکل آئے لیکن خفیہ راستہ سے نکلے کوئی دیکھنے نہ پائے اور سامنے
 سے آکر کہے جناب پروفیسر آپ کے نام ایک پارسل آیا ہے اب آپ
 چند مذاقیہ باتیں کر کے وہ پارسل لے لیں اور ڈبل روٹی میز پر رکھ کر
 حاضرین میں سے کسی سے کہئے۔ لیجئے صاحب چاقو سے ذرا یہ ڈبل روٹی
 کاٹ دیجئے لیکن ڈبل روٹی اپنے ہاتھ میں ہی رکھیں تاکہ وہ نیچے والا سوراخ
 نہ دیکھ لے جب ڈبل روٹی کٹے گی تو گھڑی نکل آئے گی اب آپ میز پر

رکھ کر گھڑی سب کو دکھلا دیں بہت ہی دلچسپ کھیل ہے اس طریقے
 سے انگوٹھیاں بھی غائب کر کے نکالی جاسکتی ہیں،

پھونک دکانے سے دھاگہ ٹوٹ جائے

دھاگے میں ایک ہلکا سا پتھر باندھ کر لٹکا دیا جاتا ہے اس
 طرح سے اس دھاگے کو جب جادو کی چھڑی لٹکاٹی جائے اور منتر پڑھ
 کر پھونک ماری جائے تو دھاگہ ٹوٹ جاتا ہے اور حاضرین حیران
 رہ جاتے ہیں کہ یہ دھاگہ کیسے ٹوٹ گیا۔



دھاگہ

پتھر

چھڑی

دھاگے کو

لٹکا دیا جاتا ہے

یہ چھڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

لٹکاٹی جائے تو تیزاب

تھوڑی دیر میں

دھاگے کو جلا دیتا ہے،

پھولوں کا رنگ بدلنا

ایک رنگین پھول لے کر سب کو وہ پھول دکھا دیں پھر کہیں کہ میں
 ابی اس پھول کا رنگ تبدیل کر دیتا ہوں اتنا کہنے کے بعد اس پھول
 کو گندھک کی دھونی دیں اس دھونی کے اثر سے پھول کا رنگ
 تبدیل ہو جائے گا اور وہ بالکل سفید ہو جائے گا لیکن اگر اس پھول
 ہونے رنگ کے پھول کو اصلی حالت پر لانے کی ضرورت ہو تو
 اس کو نمک کے پانی میں ڈال دو۔ پھول خود بخود اپنے اصلی رنگ

ہوا سے آگ پیدا کرنا

اُونٹ کی سینکڑی جمع کر لو جب وہ اچھی طرح خشک ہو جائے تب ان کو شہر خالص میں ڈبو کر اچھی طرح سے بھیگا رہنے دیں پھر ان کو نکال کر سایہ میں خشک کر لیں جب آپ ان کو نور کر چکے ہوں تو اس کے ذریعے کے تو یہ خود بخود سلگنے لگیں گی۔

پانی میں آگ جلے

ایک گلاس پانی کا بھر کر ایک ٹکڑا فاسفورس لائٹ کا پھوٹا دیں فوراً آگ شعلہ زن ہو جائے گی اور دیر تک شعلے نکلتے رہیں گے۔

پروانے چراغ سے دور رہیں

موسم برسات میں پروانے اکثر تنگ کرتے ہیں چراغ کے ارد گرد اس قدر جمع ہو جاتے ہیں کہ وہاں پر بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے اس وقت بھٹکے وغیرہ بھی آ جاتے ہیں جو ہر طرح سے کاٹتے ہیں اگر ایسا ہو تو چراغ کے قریب ایک پیاز کے ٹکڑے کر کے رکھ دیں پروانے اور بھٹکے فوراً دور ہو جائیں گے۔

مرغ اذان نہ دے

اگر مرغ کو بانگ (اذان) دینے سے روکنا مقصود ہو، تو اس

کے سر کو خوب اچھی طرح روغن ناریل سے چکنا کر دیا جائے جب تک کہ سر چمکانا شروع ہو جائے گی مرغ بانگ نہ دے گا۔

خطرناک پھوپھو پیدا کرنا

اگر سفید یا بھورے گدھے کا پیشاب ایک بڑے گھڑے میں بھر لیا جائے اور پھر اس میں بھینس کا گوبر ڈال دیا جائے تو اس کے ذریعے سے بیماریاں طریق پر کچھ دنوں کے بعد پھوپھو خود بخود گھڑے میں پیدا ہوں گے۔

ہتھیلی پر سرسوں جمانا

ایک پیالہ میں سرکہ ڈال کر اس میں تھوڑے سے سرسوں کے دانے ڈال دو پھر تین دن کے بعد ان کو نکال کر خشک کر لو جب کسی کو تماشا دکھانا ہو تو ان بچوں کو اپنی ہتھیلی میں بند کر لو، ہتھیلی میں مٹی بھی رکھ لی جائے پھر پانی کا پھینٹا دے کر مٹی کو گیل کر لیا جائے پھر ہتھیلی پر ہوا کر تی ہو جائے گی اور تھوڑی سی دیر میں پودا پھوٹ آئے گا۔

بارش میں پتنگ اڑتی رہے

اگر تلوں کا تیل روٹی سے آہستہ آہستہ پتنگ کے اوپر ڈال دیا جائے اور پھر اس کو اڑایا جائے تو وہ خوب اڑے گی اور بارش اس پر قطعاً اثر انداز نہ ہوگی اور نہ ہی اس کا کاغذ پھٹے گا۔

دو کتوں کو آپس میں لڑانا

اگر کتوں کی لڑائی کا تماشا دیکھنا ہو۔ تو ایک کتے کی آنکھوں میں
مقناطیس بھر دیا جائے اور دوسرے کتے کی آنکھوں میں لوہا۔ اس
بعد دونوں کتوں کو چھوڑ کر ان کے درمیان ایک روٹی کا ٹکڑا
دیا جائے دونوں کتے بڑی دیر تک بڑے زور شور سے لڑیں
گو یا ایک دوسرے کو مار دینے پر تلے ہوئے ہیں جب یہ دونوں
لڑتے لڑتے تھک جائیں تو ان کو علیحدہ کر دیں۔

آگ سے فرش نہ جلے

کافور اور ہلدی دونوں کو ہم وزن لے کر پیس لیں اور گند
طرح بنالیں اور اسے سایہ میں خشک کر کے آگ لگا دیں اور اسے
دریا فرش پر بے خطر ڈال دیں۔ دریا یا فرش نہیں جلے گا۔

گرم لوہا اٹھانا

جل بھنگڑا اور ملٹھی کے پتوں کا عرق لے کر خوب ہاتھوں میں ملایں
سایہ میں خشک کرنے کے بعد گرم لوہا اٹھالیں آگ کا بالکل اثر نہ ہوگا

چراغ بارش اور ہوا میں جلتا رہے

سمندر چھاگ اور گندھک پیس کر روٹی میں پیسٹ کر دیں یا دی
اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈال کر روشن کریں اس طرح چراغ آگ
لگے گا۔

پانی میں چراغ جلتا رہے

لڑی کے دودھ میں روٹی بھگو کر اسے سایہ میں سکھالیں پھر سات
دیکر بتی بنالیں چراغ میں پانی بھر دیں اور اس بتی کو چراغ میں
لوہا کر جلا لیں چراغ پانی میں بھی جلتا رہے گا۔

گھرے کا پانی جم جائے

بسوٹے کی ٹھکی نکال کر سرمہ کی طرح خوب باریک پیس لیں
اور یہ سفوف پانی سے بھرے ہوئے گھرے میں ڈال دیں اس
سے پانی برت کی مانند جم جائے گا۔

گھرے کا جما ہوا پانی پھر پانی بن جائے

جے ہوئے گھرے کے پانی میں سینندھیا تمک پیس کر ڈال دیں تو
جما ہوا پانی بدستور پانی ہو جائے۔

ایک آنکھ کا سرمہ دوسرے کی آنکھ میں چلا جائے

لوہے چون کو باریک پیس کر سرمہ کر کے ایک آدمی کی آنکھ میں ڈال
دی اور دوسرے کی آنکھ میں سنگ مقناطیس چس کر لگا دیں جب یہ
دونوں آدمی ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے تو لوہے چون والے
کا سرمہ مقناطیس والے کی آنکھ میں آ جائے گا،

شراب کا دودھ بن جائے

آتم کا بور خشک کر کے پیس لیں اور تھوڑا سا شراب میں ڈال دیں دودھ بن جائے گا،

آگ سے کپڑا نہ جلے

پھٹکڑی اور انڈے کی سفیدی میں کپڑا نہ کر کے خشک کر لیں پھر نمک کے پانی سے دھو کر خشک کر میں جس وقت تماشا دیکھنا بنالیں اور بلا خطر آگ پر رکھ دیں آگ ہرگز نقصان نہ دے گی۔

اندھیرے میں آگ معلوم ہو

شیشی میں تھوڑی سی شراب بھر کر اس میں گندھک کا ٹکڑا ڈال دیں اور اندھیرے میں رکھ دیں ایسا معلوم ہو گا کہ آگ چمک رہی ہے

سر میں آگ معلوم ہو

سندھوہر منسل اور گندھک برف کو برابر وزن میں لے کر ان میں کپڑا رنگ لیں اور سر پر باندھیں تو ایسا معلوم ہو گا جیسے سر میں آگ چمک رہی ہو

صرف مسواک سے بخار اتارنا

پیل کی مکڑی کو صاف کر کے اسکی مسواک بنالیں اور بخار والے کو

مسواک کر لیں بخار اتر جائے گا۔ معلوم نہ ہوں نیم کے پتے کڑوے چاکر کھالیں اس کے بعد نیم کے پتے چبائیں۔

کھار کی بھٹی بند کرنا۔

اگر کسی کھار کی بھٹی کو بند کرنا منظور ہو۔ تو اس نقش کو اس کھار کی بھٹی سے کوئلہ لے کر لکھیں تو اس بھٹی کے برتن نہ پکس کے انہر نقش کو ابھی طرح مٹا دیں تو پکے نہیں گئے

۲۲	۱۵	۱	۷
۶	۳	۲۸	۲۷
۵۵	۲۵	۸	۱
۷۲	۲	۲۹	۲۹

مکنا اور صوفی فوراً پچھو اس توہد کو تالاب کی مٹی سے چڑے پر لکھ کر بجتے ہوئے دھول کے مائے کر تو دھول کا چڑا فوراً پھٹ جائے گا،

۲۲	۱۵	۱	۷
۶	۳	۲۸	۲۷
۵۵	۲۵	۸	۱
۷۲	۲	۲۹	۲۹

تعوذ یہ ہے

اسکلب جس گھرجات کا سیر ہو اور گھر والوں کو بڑے

مکھیاں بھاگ جائیں

پر چھڑک دیں مکھیاں اس جگہ سے فوراً بھاگ جائیں گی۔
ہوا میں موم بتی نہ پکھلے

پکڑے کو بتی کے سبب طرف لپیٹ کر بتی کو جلا لیں یہ بتی ہوا میں
دیر تک جلتی رہے گی اور بالکل نہ پکھلے گی۔

اندرا بوتل میں ڈالنا

اور اندرا اس میں ڈال دیں تیسرے دن اندرا بڑی طرح
دودھ کے برابر بالائی تیار کرتا

لیں اور باریک سفوف بنالیں چو لہے پر دودھ رکھ کر چھڑک دیں
آتے ہی سفوف کو ڈال دیں تھوڑی دیر بعد بالائی آجائے گی۔

اتار دیں پھر اسی طرح سفوف چھڑکتے جائیں اور بالائی اتارنے
جائیں اسی طرح دودھ کے ہم وزن بالائی ہو جائے گی۔

پسوؤں کا غائب کرتا

جس مکان میں پسوؤں نے ڈیرہ ڈال
دیا ہو، اور یہ عمل پانچ چھ روز کرتے

رہیں پسو غائب ہو جائیں گے،

غلہ میں کیڑے نہ پڑیں

جس برتن میں غلہ رکھنا ہو اسے
پہلے ہینگ کے پانی سے دھو

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

نیشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،
تھریر مٹانا

ہے اس میں تین روپے میرے بھی جمع کر لو، جب وہ جمع کر چکا تو اس سے پوچھے کہ بتا اب تیرے پاس کل کتنے روپے ہیں جس قدر بتائے اس میں سے پہلے اپنے تین روپے نکال لیں باقی تو بچیں ان کو چار سے ضرب دیں اور جو حاصل ضرب آئے اس کو بارہ بکریاں کر دیں بس جو رقم آئے گی وہ اس شخص کی منگھی کی رقم ہوگی مثال کے طور پر عبداللہ کی منگھی میں دو روپے ہیں وہ کہتا ہے کہ بتاؤ میرے پاس کتنے روپے ہیں،

اپنے روپوں میں اتنے ہی بیوی کے جمع کر لے پر $2 + 2 = 4$
 حاصل جمع کو چھ سے ضرب دینے پر $4 \times 6 = 24$
 حاصل ضرب کے نصف بیوی کو دینے پر $24 - 12 = 12$
 بقایا میں سے نصف بیٹے کو دینے پر $12 - 6 = 6$
 باقی میں تین میرے جمع کرنے پر $6 + 3 = 9$
 کل رقم وہ تو بتائے گا۔

پس ۹ میں سے اپنے تین روپے نکالنے پر $9 - 3 = 6$
 اب چھ کو چار سے ضرب دینے پر $6 \times 4 = 24$
 حاصل ضرب کو ۱۲ سے تقسیم کرتے پر دو روپے ہوئے پس عبداللہ کی منگھی صرف دو روپے تھے،

بہن بھائیوں کی تعداد معلوم

یہ ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے آپ ہر ایک آدمی کو بتا سکتے ہیں کہ کتنے بہن بھائی ہیں ان میں بہنیں کتنی ہیں اور بھائی کتنے ہیں چنانچہ ہم نے ایک یروقیسر کو دیکھا جو تھوڑے سے ہندسوں کو جمع اور ضرب کرنے سے

بہن بھائیوں کی تعداد بتا دیتا تھا اور حاضرین میں کتب کرتے تھے،

حضرات یہ غیب دانی نہیں ہے بلکہ ایک علم ہے اور ایک حساب ہے جس کی رو سے قاعدے کے مطابق ہر ایک آدمی کے بہن بھائیوں کی تعداد معلوم کی جاسکتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے جو آدمی اپنے بہن بھائیوں کی تعداد معلوم کرنا چاہے وہ بھائیوں کی تعداد دل میں قائم کرے پھر اس تعداد میں دو کا عدد جمع کرے اور اس مجموعہ کو دو سے ضرب دے اب اس حاصل میں ایک کا عدد جمع کرے اب اس حاصل جمع کو پانچ سے ضرب دی جائے اب اس حاصل ضرب میں بہنوں کی تعداد جمع کی جائے اب اس سارے مجموعے سے بچیس کا عدد منفی کر دے باقی جو بچے اس کا دایاں ہندسہ بہنوں کی تعداد ہے اور بائیں ہندسہ بھائیوں کی تعداد ہوگی اس طریقہ کو ایک مثال دے کر سمجھایا جاتا ہے تاکہ آپ اسے پوری وضاحت سے سمجھ سکیں فرض کیجئے کسی کے تین بھائی اور تین بہن ہیں تو اسے یوں کہیں گے۔

$$3 \text{ بھائی} + 2 = 5 = 2 \times 5 = 10$$

$$\text{اب اس میں ایک جمع کیا } 10 + 1 = 11$$

$$\text{اب } 11 \times 5 = 55 = 55 \text{ ہوئے۔}$$

$$\text{اب اس میں بہنوں کی تعداد جمع کریں } 55 + 3 = 58$$

اب اس میں ۲۵ منہا کریں $58 - 25 = 33$ یعنی ۳ بھائی اور ۳ بہنیں اسی طرح سے ہر ایک آدمی کے بہن اور بھائیوں کی تعداد بتلائی جاسکتی ہے گویا ایک حساب ہے لیکن سننے والے اس پر تعجب کا اظہار کریں گے

۱۰	۵	۱۲	۱۵
۳	۱۶	۱۶	۶
۱۳	۲	۲	۱۲
۸	۱۱	۱۱	۱

یہ نقش یہ ہے
درخت کا تعویذ اس کے
پانی میں لگا کر پانی
پارہ کھائے گا۔

یہ بھی جوا جیتنے کا نقش ہے۔

۶۰	۶۴	۶	۷
۶	۳	۶۳	۶۳
۶۶	۲۱	۸	۱
۲	۵	۶۶	۶۵

جادو کا صابن

پانی اور تیل کو ملا کر ایونیا
ڈال دو، تو فوراً صابن تیار
ہو جائے گا۔

تعویذ یہ ہے،

۱۴	۱۹	۱۲
۱۳	۱۰	۱۷
۱۲	۱۳	۲۲

دوائی کا اثر کرنے کیلئے

اگر کسی مریض کو دوائی اثر نہ کرے تو
یہ تعویذ لکھ کر اس کے گلے میں باندھیں دوائی فوراً اثر کرنے لگے گی۔

غیب دان بیل

بعض فریب کار ایک بیل کو خوب سنوار کر اور خوب جھولیں وغیرہ
ڈال کر شہر پر فیرا اور قصبہ بہ قصبہ لیے پھرتے ہیں اور مجمع لگا کر بیل
کو چوڑے پتھر میں پھر کسی آدمی کا نام لیکر کہتے ہیں فلاں آدمی کہاں ہے

آپ کی حساب دہائی کی دواویں کے بعض مصلیوں میں ایسی ایسی باتوں کی بہت
دیکھی پیدا ہو جاتی ہے،

بغیر تو لے برف کا وزن معلوم کرنا
کر کے آپس میں ضرب دیں۔ حاصل ضرب کو تین سے تقسیم کر دیتے
سے برف کا وزن پونڈوں میں معلوم کریں۔

ہر درخت بالکل سوکھ جائے
پانی میں پارہ ملا کر درخت کی
پڑوں میں دے دیں پارہ
ہونے اور پڑوں کو اثر ہونے کے بعد بالکل سوکھ جائے گا۔

آم کا درخت تر یا وہ پھل دے
اگر اس نقش کو آم کے رس
سے لکھ کر آم کے درخت

۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱

ہی کے نیچے لگا دیا جائے تو وہ
آم کا درخت بہت پھل دے
گا نقش یہ ہے،

باغ کی حفاظت

اگر اس تعویذ کو لکھ کر باغ یا کھیت کے کونے میں دبا دیا جائے تو
وہ باغ یا کھیت چوروں کی دست برد سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص ہوئے میں بار جاتا ہو اس
کو چاہیے کہ وہ اس تعویذ کو لکھ کر اپنے پاس
(نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں)

جوا جیتنا

یا کوئی چیز کسی آدمی کو دیکر بیل سے کہتے ہیں اسے بیل جس آدمی کے پاس وہ چیز ہے بتاؤ وہ کو نسا ہے بیل ادھر ادھر جمع میں گھومتا ہے اور سوچتا ہے پھر اس آدمی کو جا کر منہ لگا دیتا ہے لوگ حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ بیل غیب دان ہے یا اس کا مالک جادوگر ہے اس طرح سے وہ آدمی کئی جمع لگا کر لوگوں سے خوب دام وصول کرتا ہے ہم جب اس بات کی جہہ کو پہنچے تو معلوم ہوا کہ نہ تو بیل غیب دان ہے اور نہ ہی اس کا مالک جادوگر ہے بات صرف یہ ہے کہ بیل کے مالک نے اسکو یہ سکھلایا ہوا ہے کہ وہ اس کے اشاروں کو جلد پہنچ جاتا ہے اور آٹکھ کے اشارے سے ہی جھٹ ادھر چل پڑتا ہے اور جب بیل اس آدمی کے قریب پہنچتا ہے تو مالک اپنا ہاتھ بیل پر لگاتا ہے تب بیل کو تھیں ہو جاتا ہے اور وہ بلا تامل سامنے والے آدمی کو منہ لگا دیتا ہے۔

ایک بار عجیب لطیفہ ہوا۔ ایک جنگہ ایک بیل والے برہمن نے مجمع لگا کر کھا تھا بہت لوگ جمع تھے سوال و جواب کا سلسلہ شروع تھا لوگ بیل کی غیب دانی پر حیران ہو رہے تھے کہ اتنے میں ہم بھی جا پہنچے دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ ایک بیل کس طرح یہ بتلا سکتا ہے کہ فلاں آدمی کہاں کھڑا ہے کچھ نہ کچھ دال ہیں کالا ضرور ہے میں نے آگے بڑھ کر بیل کے مالک سے کہا کیوں ہمارا ج اگر ہم کوئی بات پوچھیں تو بیل اس آدمی کو بتلا دے گا وہ بولا۔ ہاں ضرور بتلا دے گا۔

تب ہم نے کہا اچھا بھائی اس مجمع میں ایک آدمی موجود ہے جس کے کوٹ کے دو بیس سیاہ رنگ کے ہیں اور ایک سفید رنگ کا پٹے بیل سے کہو کہ وہ اس آدمی کا پتہ بتلا دے ہماری بات سن کر اس نے کہا ذرا مجھے بتلا دیجئے کہ وہ کونسا

تاریخ ہے کہ نہیں یہ نہیں ہو سکتا تب وہ آدمی بہت سسٹاٹا۔ پھر ادھر جمع پر نگاہ کی کہ اس آدمی کے متعلق معلوم کرے لیکن اس سے کوئی بات نہ آئی سخت پریشان ہوا آخر ہم نے کہا کیوں خواہ مخواہ پریشان ہوتے ہو۔ ہمارے سوال کو تم بتا سکو گے اور نہ ہی تمہارا بیل اس کے کہا ایسا آدمی تو اس مجمع میں ہے ہی کوئی نہیں، تب ہم نے کہا اسے تاوان آدمی وہ تو خود تو ہی ہے لیکن اپنے اوپر تم کبھی اپنی نگاہ ہی نہیں ڈال سکتے یہ سب کر بہت شرمندہ ہوا۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ واقعی اس کے کوٹ میں دو سیاہ اور ایک سفید رنگ کا پٹین تھا۔ اس واقعہ سے آپ کو گئے ہوں گے کہ جب تک وہ اشارہ نہ کرے اور اسے خود بھی معلوم نہ ہو تو بیل کچھ نہیں بتلا سکتا ایسے قریب کار لوگوں پر اثر بیشمار خوب ہوتے ہیں،

تیسرے روز کے بخار کے اتارنے کا کامیاب ٹوٹکہ
لکڑی کا گھر ایک عدد سفید گڑ ۶ ماشہ میں اچھی طرح حل کریں۔
جس دن بخار کی باری ہو سورج طلوع ہونے سے پہلے تازہ پانی سے
کھائیں بخار نہیں چڑھے گا لیکن شرط یہ ہے کہ بخار کی باری کا دن ہو
اور سورج نکلنے سے پہلے کھائیں،

چوتھے روز کے بخار اتارنے کے لئے کامیاب ٹوٹکہ
بچنے کے دودھ لے لیں جو آپس میں بڑے ہوئے ہوں ان کو اسی طرح دو انگلی
باز کر کے کھڑے میں سی کر مریض کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ چوتھے روز

آدمی اور جانوروں کے کیڑے گرائیکا ایک عجیب شعبہ

آدمی، گائے، بھینس، بکری، بھیر، ادھٹ، گدھی، گھوڑا، بچہ، کتا وغیرہ جتنے جاندار ہیں اگر ان کے کسی عضو میں کیڑے پڑ جائیں تو مندرجہ ذیل بوٹی کے پاس جا کر کہو کہ فلاں چیز اس لفظ کی جگہ آدمی یا جانور کا نام یا کسی جانور مثلاً اونٹ گھوڑا وغیرہ فلاں آدمی یا فلاں جانور کے کیڑے گریں جب لفظ گریں منہ سے نکلے فوراً بوٹی کی ایک ٹہنی توڑیں مگر قبل ازیں ٹہنی ہاتھ میں پکڑے رکھنی چاہیے جس وقت ٹہنی بوٹی سے جدا ہوگی اسی وقت کیڑے زمین پر گر پڑیں گے خواہ مریض آدمی یا جانور کہیں ہو اس حیرت انگیز بوٹی کا نام اور حلیہ یہ ہے، یہ بوٹی بالکل ٹھکانا (خار و اثر گوشت) کی شکل کی ہوتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس کے کانٹے گول اور پٹھکنڈا کے لمبوترے ہوتے ہیں کاغان اور شعلہ راہ پندہ میں اس کو غڈری کے نام سے پکارا جاتا ہے عام دیہاتی لوگ جانتے ہیں۔

میرقان کا مرض دور کرنے والی مالا کا شعبہ

ہمارے نزدیک ایک شہر میں ایک شخص یہ مالا تیار کرتا ہے جس کے پہننے سے روز بروز میرقان کم ہوتا جاتا ہے اور مالا بڑھتی جاتی ہے وہ تو اس کو اپنے زعم میں اس منتر کی برکت خیال کرتا ہے مگر دیتے وقت پڑھنا بتایا گیا ہے لیکن دراصل حقیقت کچھ اور ہے اس سے عامل خود بھی نا آشنا ہے منتر پڑھنے پڑھانے کی کوئی ضرورت

نہیں، اس سٹ کی جڑ کے پھوٹے پھوٹے ٹکڑے بنا کر ہر ایک ٹکڑے کو ایک قادم رشتہ کی ڈوری میں جو کم از کم اکیس عدد ٹکڑے بند جائیں اس مالا تیار ہے مریض کے گلے میں پہنا دیں مالا بڑھتی اور بیماری کم ہوتی جائیگی

ایسا شیشہ جو اونچی جگہ سے پھینکنے پر بھی نہ ٹوٹے ایک شیشہ میں کبوتر کے پتہ باریک کر کے خوب ٹھونس کر بعد میں پھر شیشہ کو اونچی جگہ سے کسی نشیبی مقام پر پھینکیں محفوظ رہے گا،

دو چراغ آپس میں لڑے۔

دو تیاں حریر سفید کی بنا میں ایک کو بکری کی چربی میں آلودہ کریں اور دوسری کو بھیر پیٹے کی چربی میں آمیختہ کر کے علیحدہ علیحدہ دو چراغ بنائیں اور روشن کریں اور ان کو قریب قریب کر کے رکھیں دو چراغ خوب لڑیں اور دیکھنے والوں کو حیرت ہوگی۔

انڈے کے چھلکے پر لکھنا اور سفیدی پر ظاہر ہونا

انڈے کے چھلکے پر لکھنا۔ اور لکھائی کا انڈے کی زردی پر ظاہر ہونا۔ یہ دونوں مشرق میں عام ہے امرتسر کے شعبہ باز خدا بخش نے صرف شعبہ قیصر ولیم کو دکھا کر اس سے دست ہزار فرانک انعام میں مل گئے اس کی ترکیب یہ ہے تازہ انڈے کے راج ہندی کو پانی میں ملا کر اس سے اس پر لکھیں اسی طرح کئی بار تک ار کریں۔

انڈے کو توڑ کر ڈالیں سفیدی پر لکھ اس کا اثر ہو گا

جادو کا انڈا

بعض عامل کسی سے کہتے ہیں کہ تجھ پر کسی دشمن نے جادو کیا ہوا ہے اگر کسی ایاڈ سے دور کر دو تو بہتر ہے ورنہ بہت جلد بیماری موت واقع ہو جائے گی اس سے وہ گھبراتا ہے اور عامل صاحب کی پیروی کر کے ایاڈ کے لیے منت سماجت کرتا ہے تو وہ عامل صاحب اس سے ایک مرغی کا انڈا منگاتے ہیں اور اس پر یونہی پھونک سی مار کر کہتے ہیں کہ اسے فلاں جگہ دفن کر دے اور ساتویں روز واپس لائیے پھر سات یوم کے بعد جب کو توڑا جاتا ہے تو اندر خون بخون بھرا ہوتا ہے عامل کہتا ہے دیکھو یہ جادو سے خون بن گیا تیرا خون کی طرح سے ضائع ہونے والا تھا حاضرین کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ انڈے کی تاثیر ہے کہ مٹی میں دفن کرنے سے چند روز میں خون بن جاتا ہے یہ جادو نہیں

انڈے کے اندر تحریر

ایک محفل میں میبک پروفیسر نے ایک انڈا لیتے ہوئے حاضرین کو دکھایا بالکل ثابت اور صبیح و سالم نقاب پروفیسر نے کہا لیجئے آپ نے دیکھا یا اس انڈے کے اوپر کوئی تحریر وغیرہ موجود نہیں ہے اب میں اپنے قن کے زور سے اس کے اندر تحریر لکھتا ہوں تب اس نے وہ انڈا میرے رکھ کر جادو کے ڈنکے سے فضا میں کچھ لکھا اور انڈے کے اوپر جادو کا ڈنڈا گھمایا پھر بولا حضرت میں نے اس انڈے کے اندر سفیدی پر لکھ دیا ہے "پاکستان پائندہ باد" اسے توڑیے تب ایک آدمی نے مجمع سے اٹھ کر اس انڈے کو احتیاط سے توڑا تو واقعی اس کے اندر لکھا تھا

پاکستان پائندہ باد، سب حاضرین حیران رہ گئے اور پروفیسر

بھی حیران رہ گئے۔ ایک ماہر فن سے معلوم ہو گیا اگر آپ بھی اپنے تحریر کرنا چاہیں تو ایک اونس پھٹکڑی اور نصف ٹنٹ سر کر کے کمرے سے تھوڑے کچھ تیار کر لیں اور ایک دیر کے لئے حسب منشاء کوئی تحریر لکھ دیں اور دیر کے لئے کو پڑا رہنے دیں جب تحریر سوکھ جائے تو انڈے کو بال میں پھر جب آپ انڈے کو توڑ دیں گے تو وہی تحریر

اندر بھی لکھی ہوگی،

یہ آسان سی ترکیب ہے لیکن جو اس راز سے واقف نہ ہو

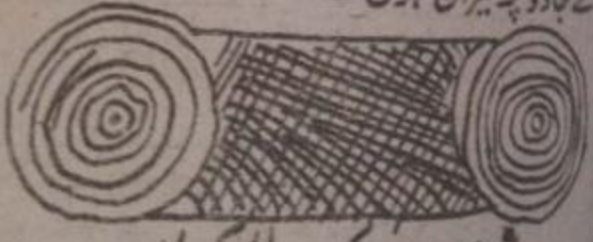
انڈے کے واسطے سخت تعجب انگیز بات ہے،

اگر اس چکر پر نظر گاڑ کر چند منٹ دیکھتے

رہیں، اور اس کاغذ کو ہلائیں تو چکر گھومتے

پڑیں گے، اگر کسی معمولی کو سامنے بٹھا کر یہ عمل کریں تو لوگ

بے جادو پیر حیران ہوں گے۔



جمیوں کی چالاکیاں

بعض آدمی کسی کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ابھی تیرا طالعہ کمزور ہے

اور ستارہ جو تیرے قلاں عضو سے متعلق ہے ضعیف ہے اگر کچھ
کو یقین نہیں آتا، تو میں موم کی ایک صورت تیرے واسطے بنا
ہوں اس کو پانی میں ڈال کر رات کو چھت پر رکھ دیں اور
صبح کو دیکھنا ستارہ کی تاثیر سے عضو خراب ہو جائے گا اس وقت
جان لینا کہ نجوم کا حکم درست ہے اس شعبہ کی ترکیب یہ ہے
موم کی ایک صورت بنائیں اور عضو مذکور کے جوڑ پر قدرے
نمک رکھ کر اوپر سے موم لپیٹ دیں پانی میں پڑنے سے نمک
گھلے گا اور عضو خراب ہو گا اس طرح آپ کی بات درست ثابت ہوگی

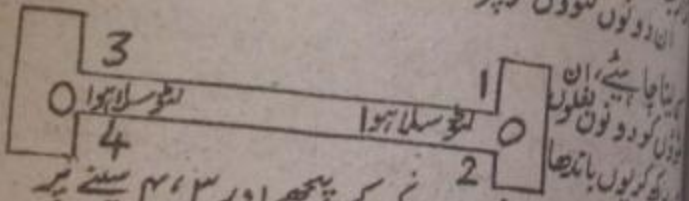
منشی ایک حرف نہ لکھ سکے

اگر منشی کی دوات میں قدرے اٹلی کا عرق ڈالیں تو وہ ایک
حرف نہ لکھ سکے گا۔
سونے کا رنگ تانبے جیسے کرنا۔
اگر پیری کا پتہ سونے پر مل دیا جائے تو اس کا رنگ تانبے
جیسا ہو جائے گا۔

نبضوں کا روکنا

اس کھیل میں پروفیسر اپنی نبضیں روک لیتا ہے اور
اس حیرت انگیز کھیل سے حاضرین انگشت بندھا رہ جاتے
ہیں بہت ہی تعجب کن کھیل ہے لطف یہ ہے کہ اس دوران
میں پروفیسر جب چاہتا ہے نبض چلنے لگتی ہے اور جب چاہتا

یک جاتی ہے۔
یہ کھیل کرنے کے لیے حسب ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے
ایک دو ٹوٹیا کچے امرد اور کپڑے کا مضبوط تہتہ یا ایک
بند سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔
ان دونوں ٹوٹوں کو پڑے کے نیچے میں حسب ذیل صورت میں



ہے کہ فیتہ کی لڑیاں نمبر ۲، ۳ کے پیچھے اور ۳، ۴ سینے پر
رہیں لیکن اس طرح سے مضبوط باندھیں کہ ادھر ادھر ہاتھ
ان جگہ سے یہ فیتہ یا گولے کھسک نہ جائیں اور قبض کے
کے نظر بھی نہ آئیں یہ احتیاط رہے کہ جب یہ کھیل دکھانا منظور
ہو تو بیٹ بھرا ہوا نہ ہو۔ کیونکہ دم روکتے وقت پیٹ میں تکلیف

پڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔
کھیل کی ترکیب، سٹیج پر آکر اس قسم کی تقریر شروع کر دیں کہ
میرے بڑا کڑا اور حکیم کہتے ہیں کہ نبض بند ہو جانے پر انسان مر جاتا ہے
یہ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان کی نبض بند بھی ہو جائے تو بھی زندہ کی قائم
ہے اس قسم کی ریاضتیں بعض انسانوں نے کی ہیں کہ نبض بند کر کے
پچاس روک کر کئی برس بیٹھے رہے اور پھر زندہ رہے لیکن
آپ کو عملی طور پر یہ کام کرنے دکھاتے ہیں کہ نبض بند ہو جائے
مگر بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے،

آئیے دو صاحبان گنج میں سے آئیں اور میری نصیحتوں پر عمل فرما کر
 کر ملاحظہ کریں، جب گنج میں سے دو آدمی سچے سچے آجائیں تو آپ
 کہیں، صاحبان اب میں اپنی نصیحت روکنے کا عمل شروع کرتے ہیں
 آپ میری نصیحتوں پر ہاتھ رکھ کر سنتے رہیں اور غصوں کو ستر کر دیں
 کب رکتے ہیں اور کب جاری ہوتی ہے لیکن براہ نواز میں جب تک
 نصیحت رک جائے اور میں بے حس ہو جاؤں تو مجھے وہاں نہ گئے
 اور جب نصیحت کر چکوں گا اس قدر نصیحت ہو جاؤں گا کہ مجھے کب تک
 آرام لینے کی ضرورت ہوگی جب تک نصیحت بند نہ کرنا چاہیں تو بازو آٹھ
 ٹٹو اپنی ہڈیوں میں دبائیں بازو اس صورت سے آگے کی حرکت نہ
 چاہئیں نصیحت بند کرتے سے پہلے ان سے کہیے کیا نصیحتیں جان رہی ہیں
 کہیں گے چل رہی ہیں تب آپ مصنوعی طور پر بڑا متہ بنکر اور پیشانی پر
 بل ڈال کر اس طرح کریں گویا بہت تکلیف ہو رہی ہے اب ہاتھوں
 میں ٹٹو خوب زور سے دبائیں، تو نصیحت بند ہو جائے گی وہ آدمی دیکھ
 کر حیران رہ جائیں گے پھر ڈھیلہ پھوڑ دیں تو چلنے لگے گی اسی طرح جب
 بازو ڈھیلہ کریں یا سخت کریں تو نصیحت رک جائے گی اور چل پڑے گی اب
 ذرا اندر ہال بن کر کسی پر گر جائیے اور چہرے کو مصنوعی طور پر تکلیف
 زدہ بنا لیجئے اس کھیل کو دیکھ کر اچھے اچھے حکیم اور ڈاکٹر حیران رہ جائے
 ہیں ایسے کھیلوں میں کام سے زیادہ باتوں کی ضرورت ہوتی ہے دلچسپی
 مجھے دار تقریب ہو، مجمع کو باتوں میں مشغول کر کے پروفیسر اپنے ہاتھوں
 کا رشتہ انہوں سے قائم رکھنا چاہیے ہیں اس لیے میز پر پروفیسر کو بلانے
 اور شیریں بیان ہونا چاہیے اور کافی پریکٹس کی ضرورت ہے

کے لیے طرح سے کھیل پر حاوی ہو کر تب شیخ پر آئیں ورنہ نکتہ رس
 پر کسی ایک کی غلطیوں کو بھانپ جائیں گے اور سارا مزہ کھو کر ہو کر رہے

جادو کا ڈنڈا

ایک سادھو شہر سے قصبے میں آیا کرتا تھا اور لوگوں کو طرح طرح
 کے نصیحتیں دیکھاتا کرتا تھا اس کے ہاتھ میں ایک عجیب قسم کا چھوٹا سا
 ڈنڈا ہوتا تھا جس سے وہ لوگوں کو نصیحت دیتا تھا اس ڈنڈے کی برکت سے وہ جگہ جگہ
 پر نصیحتیں دیکھاتا کرتا تھا بھی کہتا تو پیشانی کا کھاؤ گئے اچھا تو آج جلیبیاں
 کھاؤ پھر آسمان کی طرف دیکھ کر کچھ منہ میں بڑبڑاتے اور ہاتھ مار کر
 نصیحتیں دیتے تھے یہی سادھو کہہ کر سامنے کر دیتے چونکہ وہ عموماً جلیب
 کھا کر آتے تھے اس لیے وہ عوام میں جلیبیاں والا بابا مشہور ہو گئے۔
 قصبے میں ایک سا ہوکار تھا اس کے پاس اس کی آمد و رفت تھی۔
 ایک دن اس نے سا ہوکار کو لانچ دیا جس قدر ٹوٹ یا تر پور لاؤ میں
 سے دکانروں کا سا ہوکار لانچ میں آگیا اور اسے بہت سناڑ پورا اور
 لٹ رے دینے دوسرے روز سادھو صاحب غائب ہو گئے اور کچھ
 دنوں نہ آئے۔ یہ جادو کا ڈنڈا خاص طور پر بنوایا جاتا ہے جو ڈھیر یا
 ڈنڈے کے قریب لایا ہوتا ہے رنگ سیاہ اور دونوں سرے سفید رنگت
 سے ہوتے ہیں اس کے دونوں سروں پر خانے بنے ہوتے ہیں ان دونوں خانوں
 میں خاص قسم کی حسب ضرورت چیزیں رکھ لی جاتی ہیں اور بوقت ضرورت
 لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر نکال لی جاتی ہیں جنہیں عوام ایک کرامت
 سمجھتے ہیں بعض سادھو فقیر لوگوں کو جل دینے کے لیے ان خانوں میں روپے

وغیرہ بھی رکھ لیتے ہیں اور پھر نکال کر دوسرے لوگوں میں شامل کر کے ان کی تعداد دو گنی کر لیتے ہیں چیزوں کو گم کرنے اور پھر موجود کرتے میں یہ جادو کا ڈنڈا بہت کام دیتا ہے اس ڈنڈے کو پیر و فیسر لوگ بڑی حفاظت اور احتیاط سے رکھتے ہیں تاکہ کوئی ان خانوں کے راز سے واقف نہ ہو جائے پیر و فیسر اس ڈنڈے کو میچک وینڈ بھی کہتے ہیں،

میلہ مویشیاں میں قریب کاریاں

پاکستان بھر میں ہر سال سینکڑوں مویشیوں کی منڈیاں منعقد ہوتی ہیں لوگ ہزار ہا مویشیوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں یہ طریقہ نہ صرف خریداروں کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے بلکہ اس سے میلوں کی فائدت بھی متاثر ہوتی ہے ان میلوں میں کیا کچھ ہوتا ہے؟ یہ ایک دایرہ حقیقت ہے جس کا شکار سادہ لوح خریداروں کو ہونا پڑتا ہے کئی لوگوں کے پاس صرف اتنا سرمایہ ہوتا ہے جس سے وہ میلہ سے مویشی وغیرہ خریدتے ہیں اور نیکے مویشی حاصل کر کے اپنی قسمت کو کھاتے ہیں ایسے دھوکہ باز بیوپاری کیا کیا طریقے اختیار کرتے ہیں، غور کیجئے۔

آپ نے ایک بیل پسند کیا اور اس کے مالک سے کہا کہ در تیز دوڑا کر دکھائیے وہ جو تہی بیل کے جسم پر چھڑی لگاتا ہے وہ بہت تیز چلے گا آپ اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ واقعی تیز اور طرار ہے اور اصل بیل کے مالک کے پاس جو چھڑی کے پاس جو چھڑی ہوتی ہے یہ اس کی کرشمہ بازی ہے اس کے آگے لوہے کی باریک نوک ہوتی ہے جو نوک کے رنگ میں چھپی ہوتی ہے جب مالک بیل کے جسم پر چھڑی کی نوک رکھ کر دیتا ہے تو وہ نوک باہر

رسم پر چھو جاتی ہے اور بیل اس تکلیف سے بیتاب ہو کر تیز دوڑنے لگتا ہے اسی طرح بعض اوقات مویشیوں کے بیوپاری لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوتے ہیں جس کے اندر سوئی چھپی ہوتی ہے اور بوقت ضرورت وہ مویشی کے جسم پر ہاتھ رکھ کر سوئی اس میں چھو دیتے ہیں جس کی وجہ سے مویشی بے چین ہو جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت چست اور چالاک ہے بہت زیادہ سست اور نیکے بیلوں کی فروخت کرنے سے پہلے چھڑیوں سے بیٹھا جاتا ہے جس سے وہ ڈر جاتے ہیں اور چوڑی ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر دیتا ہے تو وہ خوف کے مارے ریدک جاتے ہیں اور جو تہی خریدار اس کارسہ ہاتھ میں پکڑتا ہے تو وہ ہتھکارت لگتا ہے خریدار سمجھتا ہے کہ واقعی چست اور چالاک بیل خرید رہا ہے بعض اوقات بیوپاری بیل کے تمام جسم پر سرخ مرچوں کو پانی میں حل کر کے چھڑک دیتے ہیں اس طرح نہ صرف بیل کا جسم کسا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ چھین ہونے کے باعث چست دکھائی دیتا ہے اگر کوئی بیل خریدتے وقت خریدار سے بلی جوت کر آزمائش کرنا چاہے تو چالاک بیوپاری بلی چلائے دے اسے سازش کر لیتا ہے جو بلی کو گھرا نہیں چلاتا، بعض دھوکہ باز بیوپاری ایک بیل کا سودا کرتے ہیں اور خریدار کو بے خبر چھڑکھونٹے چلاتے ہیں جب خریدار واپس لوٹتا ہے اور رقم وغیرہ بیوپاری کے گالے کر کے پرچی پر لکھوا کر لے آتا ہے تو اس اچھے بیل کی جگہ نیکمہ بیل مانگا ہوتا ہے، وہ بے چارہ اسے ہی لے کر گھر لے آتا ہے اور اگر تھکڑا لگتا ہے تو بیوپاری کے ساتھی اسے یقین دلاتے ہیں کہ یہ وہی بیل ہے جس کا سودا ہوا ہے اس جھگڑے کا صرف یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ بیوپاری

سچی ثابت ہوتا ہے اور خریدار تھوڑا، دودھیل مویشیوں کے متعلق بیوپاریوں کی دھاندلی بے حد نقصان دہ ثابت ہوتی ہے لیکن کوئی بالائی میں دودھ بھر کر بھینس کو بیسے پھرتے ہیں اور خریدار پر ظاہر کرتے ہیں کہ اس بھینس نے ابھی ابھی دودھ دیا ہے یہ قریب مندرجہ ذیل طریقہ میں دیا جاتا ہے،

۱۔ بھینس کے تھنوں میں کوئی نقص ہو۔ ایک یا دو تھن بالکل مارے ہوئے ہوں،

۲۔ بھینس کا گٹھا یا گٹی مر گیا ہے اور کسی دوسری بھینس کا گٹھا یا گٹی اس کے ساتھ لگا دیتے ہیں،

۳۔ دودھ کی مقدار کم ہوتی ہے، ۴۔ بھینس دودھ آسانی سے نہیں دیتی، دودھیل بھینسوں کے ساتھ تو خیر گٹھا یا گٹی رکھنے کا طریقہ عام ہے ویسے بھینس کسی اور کٹے وغیرہ کو تھنوں کو منہ نہیں لگانے دیتی مگر ایسے بیوپاری کو بھلا شرافت اور اس بات سے کیا واسطہ، وہ ایک چیتھڑے کو شیرہ میں تر کر کے بھینس کی پیشاب گاہ میں داخل کر دیتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد نکال کر یہ چیتھڑا سرٹے کے جسم پر مل دیتا ہے اور بھینس جب اس کٹے کو سونگھتی ہے تو اسے اپنی ہی بو آتی ہے اور گٹھا دودھ پینے لگتا ہے اس طرح خریدار یہی سمجھتا ہے کہ یہ گٹھا اسی بھینس کا ہے چنانچہ وہ اس دھوکے میں اگر بھینس خرید لیتا ہے یہ طریقہ عام طور پر ایسی صورت میں اختیار کیا جاتا ہے جب بھینس کا گٹھا مر گیا ہو یا وہ آٹھ دس ماہ کا ہو، اور خریدار پر یہ ظاہر کرنا ہو، کہ بھینس حال ہی میں سوئی ہے۔

گٹھا بھینس کے تھنوں کو بیوپاری ہاتھ لگاتے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ تھنوں کو ہاتھ لگاتے سے ان سے سفید سا پانی برآمد ہوتا ہے مگر بند یا بیمار تھنوں سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوتا۔ اسی طرح بھینس کی پیشاب گاہ پر شہد کی مکھیوں کے ڈنگ لگاتے جاتے ہیں یا جوتوں سے اس جگہ کو پیٹا جاتا ہے تاکہ وہ سوچ جائے اور معلوم ہو کہ بھینس ایک آدھ دن میں دودھیل بن جائے گی یہ طریقہ خواہ کتنے ہی شرمناک ہوں مگر دھوکہ باز بیوپاری انہیں اختیار کرتے وقت کوئی شرم محسوس نہیں کرتے،

وستوری

یہ طریقہ سادہ لوح دیہاتیوں کے لئے بے حد خطرناک ہوتا ہے چار بالغ دلال اکٹھے مل جاتے ہیں ان میں سے کچھ تو بیوپاری بن جاتے ہیں اور کچھ خریدار۔ اور ایک آدمی شکاری کی تلاش میں پھر تار پٹا ہے جب وہ کسی سادہ لوح دیہاتی کو دیکھتا ہے کہ اس نے اپنا مویشی اچھی قیمت پر فروخت کیا ہے تو وہ اس کے پیچھے ہو جاتا ہے اور اس سے راہ درسم پیدا کر کے اسے وہاں لے آتا ہے جہاں دوسرے دیہاتوں کے ایک فرنی سوداگر رہے ہوتے ہیں ان کے سامنے ایک مویشی بندھا ہوتا ہے فرنی بیوپاری فرنی لگا کر اسے الجھ پڑتا ہے اور کہتا ہے کہ مویشی سرگزن نہیں بیچے گا کیونکہ اس نے پہلے سودا لے لیا تھا اور بعد میں مکر گیا۔ فرنی لگا کر اس مویشی کی قیمت زیادہ کرت دینے کو تیار ہوتا ہے حالانکہ مویشی اس سے ایک تہائی قیمت

کچھ بھی نہیں ہوتا، فرضی گاہک فرضی ہو پاری کی منت سماجت کرتا ہے
مگر وہ جس سے جس نہیں ہوتا۔ اور قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ اس قیمت
سے کم کسی اور گاہک سے لے گا مگر اسے نہیں دے گا یہ تمام دلائل
اس سادہ دیہاتی کے سامنے کھلا جاتا ہے آخر فرضی خریدار وہاں سے چلا جاتا
ہے اور اس سادہ لوح دیہاتی کو ایک طرف بلا کر اس کی منت سماجت
کرتا ہے کہ وہ اس کے لئے مذکورہ مویشی کم قیمت پر خریدے بعد میں پوری
رقم دے کر اس سے خریدے گا اس طرح اسے خاصی رقم چند گھنٹوں میں منافع
مل جائے گی دیہاتی اس لالچ میں آکر مویشی خرید لیتا ہے چالاک بیویاری بیانی
سے وعدہ لیتا ہے کہ وہ پہلے کو مویشی نہیں دے گا جب سودا ہو چکا ہے
اور رجسٹریشن کی پرچی کٹ چکتی ہے اور دیہاتی اپنے پلے سے قیمت ادا
کر دیتا ہے تو وہ اپنے ساتھی کو تلاش کرتا ہے جس نے اس سے پوری قیمت
پر مویشی خریدنے کا وعدہ کیا ہوتا ہے مگر وہ تمام اپنا کام کر کے رفوچر ہو
جاتا ہے اور بے چارہ خریدار ایسا مویشی خرید لیتا ہے جس کی اسے قدر
نہیں ہوتی، اور اس کی قیمت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اس طرح بعض
دلال مالکان مویشی سے ملے ہوتے ہیں وہ آپس میں قیمت طے کرتے
ہیں بعد میں دلال گاہک کو زیادہ قیمت دینے پر آمادہ کر لیتا ہے اس
طرح دلال بقایا رقم اور دلالی دونوں ہتھیار لیتے ہیں مویشیوں کے میلوں
میں چالاک لوگ ٹولیوں میں کام کرتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ کوئی
دیہاتی فروخت کرتے کے لئے مال لایا ہے تو ایک فرضی خریدار بن کر اس کے
پاس جاتے گا اور مویشی کو بغور دیکھ کر اس کے نقائص ظاہر کرے گا
جب وہ چلا جائے گا تو اس کا ایک اور ساتھی آکر وہی نقائص ظاہر کرے گا

وہ چلا جائے گا تو اس کا ایک اور ساتھی آکر وہی نقائص کھائے گا
تو وہ دینے والی ساتھی بیکے بعد دیگرے یہی نقائص واضح کریں گے جس
سے مالک مویشی کو یقین ہو جائے گا کہ واقعی اس کے مویشی میں مذکورہ
نقائص موجود ہیں تو وہ بدول ہو کر مویشی اونے پونے ان کے ہاتھ بیچ
دے گا یہ دھوکے باز بعض اوقات ایک شکار کو تار کر اس کے مویشی
کی بہت کم قیمت پیش کرتے ہیں وہ رضامند نہیں ہوتا تو دوسرا پھر تیسرا
اس طرح چار پانچ آدمی آکر اسے اتنی ہی یا اس سے قدرے کم یا زیادہ قیمت
پیش کرتے ہیں تو مالک مویشی سمجھ لیتا ہے کہ منڈی میں بڑا مندا ہے کوئی
مالک اسے زیادہ قیمت دینے کو تیار نہیں تو وہ بدول ہو کر کم قیمت پر ہی
مویشی ان کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے،
بعض اوقات دھوکہ باز منڈی کے شروع میں مالک مویشی کو بہت
زیادہ قیمت پیش کرتے ہیں مگر وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس
کو مویشی اس سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت ہو سکتا ہے چنانچہ کئی گاہک
اتے ہیں وہ مناسب قیمت پیش کرتے ہیں مگر وہ رضامند نہیں ہوتا حتیٰ
کہ منڈی ختم ہونے لگتی ہے اب وہ بدول ہو جاتا ہے۔ دھوکہ باز اس تاک
میں ہوتے ہیں وہ اس سے بہت کم قیمت پر سودا کر کے مویشی خرید لیتے ہیں
ایسا بھی ہوتا ہے کہ منڈی کے شروع میں ایک گاہک آتا ہے اور مالک
مویشی سے خاص قیمت سے سودا کر لیتا ہے اور بطور معائنہ دو چار روپے
دے دیتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد آکر بقایا رقم ادا کرنے کا وعدہ کر کے
چلا جاتا ہے وہ بے چارہ اسی گاہک کے انتظار میں رہتا ہے حتیٰ کہ منڈی
ختم ہوتی ہے اس فرضی گاہک کے ساتھی مالک مویشی کو کہتے ہیں کہ وہ

گا ایک نہیں آئے گا اب اپنا مویشی فروخت کر دو، چنانچہ دل برداشتہ مالک مویشی کم قیمت پر ان دیہوکہ بازوں کو دے دیتا ہے۔ مویشیوں کے میلوں میں جیب کترے یعنی گرہ کٹ عام ہوتے ہیں کیونکہ ایسے میلوں میں عام طور پر دیہاتی شرکت کرتے ہیں اور لازمی طور پر ان کے پاس کچھ نہ کچھ رقم ہوتی ہے خواہ وہ خریدار ہوں یا مویشی فروخت کرنے والے، جیب کتروں کو ایسی سادہ لوحی کا علم ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ دیہاتی روپیہ پیسہ کہاں اور کس طریقہ سے رکھتے ہیں چنانچہ ایسے میلے جیب کتروں کی جست کیلاتے ہیں ان کے علاوہ بعض لیٹرے کسی ایسے شکار کو تلاش کر لیتے ہیں جو مویشی خریدنے کے لیے میلے میں آیا ہو۔ اور ان کے پاس خاصی رقم ہو۔ وہ اس سے وقیفیت بنا کر اس کے ساتھ میلے میں پھرتے رہتے ہیں رات کو کسی ملک جگہ جا کر سونے کا پروگرام بناتے ہیں اس دوران لیٹر اپنے شکار کو کوئی نشہ ملی میٹھائی وغیرہ کھلا دیتا ہے، اور جب وہ نشہ میں سو جاتا ہے تو اس کی جیب صاف ہو جاتی ہے۔

سونے کا ٹکڑا

سادہ لوح لوگوں کو نوٹنے کے لیے تو سر بازوں کا طریقہ کسی لغات کا محتاج نہیں، وہ مویشی منڈی میں اس تاک میں رہتے ہیں کہ کوئی آدمی اپنے مویشی اچھی قیمت پر فروخت کر کے اپنے گاؤں کو چل پڑا ہو۔ اس گروہ کے ایک دو آدمی اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں باتوں باتوں میں اس کیساتھ بے تکلفی پیدا کر لیتے ہیں ان میں سے ایک آدمی آگے نکل جاتا ہے اور پوٹلی میں سونے کی طرح چمکتا ہوا ایک پتیل کا ٹکڑا راستے میں گر دیتا ہے

بہ دوسرے ساختی اپنے شکار کے ساتھ وہاں سے گذرتے ہیں تو وہ پوٹلی کو اٹھا کر اپنے شکار کے سامنے کھولتے ہیں اتنے میں آگے جانے والا آدمی کہتا ہے پوچھتا ہے کہ آپ کو کوئی پوٹلی گری ہوئی تو نہیں ملی وہ انکار کر دیتے ہیں اور وہ پوٹلی کو ڈھونڈتا چلا جاتا ہے جب وہ نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے تو وہ اس سادہ لوح کو کہتے ہیں چونکہ وہ پوٹلی ان دونوں یا تینوں کو ملتا ہے لہذا آپس میں بانٹ لیں۔ مگر اس کو توڑیں کیسے، آخر ایک کہتا ہے کہ توڑنے کی کیا ضرورت ہے جو دوسروں کو پیسے دے دے اسے دیدو، یہ تو سونے کا ٹکڑا اس تو نے کے قریب ہے جس کی قیمت بارہ سو کے قریب بنتی ہے مگر جو لے گا اسے صرف چھ سو روپے ہوں گے اب تو سر باز قریب پڑو لے ڈالتے ہیں کہ سودا بڑا سستا ہے چھ سو روپے میں بارہ سو روپے کا مال ملتا ہے وہ اس کی مزید قیمت کم کر دیتے ہیں چلو بھائی تمہیں سو روپے میں لے لو۔ دو سو روپے ہمارے حصہ کے دے دو۔ اور سونے کی ڈلی لے لو وہ بے چارہ جھانسنے میں آکر دو سو روپے دے کر ڈلی لے لیتا ہے اور مسکراتا ہوا گھر چلا جاتا ہے مگر جب وہ سنا کر کہ پاس جاتا ہے تو پتیل کا ٹکڑا ثابت ہوتا ہے۔

نوٹوں کا ہیر پھیر

یہ طریقہ عام طور پر دلال کرتے ہیں زیادہ رقم کے سودے میں دلال بار بار خریدار سے رقم لے کر بیوپاری کو دیتا ہے اور جب وہ مویشی فروخت کرنے سے انکار کرتا ہے تو دلال نوٹ واپس خریدار کو دے دیتا ہے ایک دو بار تو خریدار نوٹ واپس لیتے وقت انہیں گن لیتا

ہے مگر بار بار ایسا کرتا وہ گوارا نہیں کرتا۔ اسی دوران میں دلال دو چار ٹوٹ غائب کر جاتا ہے بعض اوقات دلال سود و سوریہ کاٹ کر جاتے ہیں اور خریدار کو پتہ ہی نہیں چلتا جب وہ کہیں اور جا کر سودا کرتا ہے اور رقم گنتا ہے تو اسے لٹ جانے کا پتہ چلتا ہے مگر اس طرح میں دہوکہ باز تو دو گیارہ ہو چکتا ہے۔

دلالی میں کمی بیشی

سریٹیفیکیٹ ہوتا ہے تاہم نقلی دلال بھی اپنا کام کرتے ہیں وہ دلالی کرتے وقت مالک مولشی سے تو کچھ قیمت کا فیصلہ کرتے ہیں مگر خریدار کو اس سے زیادہ پر سودا کر لیتے ہیں۔ دلال یہ زائد رقم کے علاوہ دونوں جانب سے دلالی بھی لے لیتا ہے بعض دلال مقررہ شرح سے زیادہ دلالی وصول کر لیتے ہیں، عام طور پر دلالی ایک روپیہ فی سینکڑہ ہوتی ہے مگر یہ چار پانچ روپے فی سینکڑہ وصول کر لیتے ہیں اور وہ بھی خریدار اور بیوپاری دونوں سے، حالانکہ

وہ صرف ایک سے دلالی لیتے کا مجاز ہوتا ہے منشی مولشیاں میں اس قسم کی وار دائیں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔ ایسی منڈیاں منعقد کرنے والوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے موثر اقدام کریں اور ایسے دہوکہ بازوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں جو سادہ لوح لوگوں کی جیبوں پر دن دیہاڑے ڈاکہ ڈالتے ہیں جو لوگ ان منڈیوں میں بطور خریدار یا مولشی فروخت کرنے جاتے ہیں انہیں اپنے مفاد کے لئے ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور جب بھی ان کو ایسے آدمی کا پتہ چلے متعلقہ مقام سے رابطہ پیدا

کے اس کا انسداد کر دیا جائے،

مجمع بازار طیبیوں کے شعبہ کے

آپ نے بازار سی دوا فروشوں کو دیکھا ہو گا کہ بوٹیوں کی کراہتیں پان کر کے دقت ایک بوٹی کو ذرا کوٹ کر پانی میں گھولتے ہیں اور پھر اس پانی کو چھان کر مقوڑی دیر کے لیے ڈھانپ کر رکھ دیتے ہیں پھر منٹ کے بعد جب اس پانی پر سے ڈھکنا اٹھا یا جاتا ہے تو پانی جمنا ہوا ملتا ہے حاضرین بوٹی کا یہ کرشمہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور دوا فروش بڑے زوردار بارعب الفاظ میں کہتے ہیں کہ یہ بوٹی کھائی جائے تو پانی جیسی پتلی مٹی کو بھی اس طرح جامد دیتی ہے (گٹاٹھا کر دیتی ہے) جس طرح سے ان کی آن میں یہ پانی جامد دیتا ہے وغیرہ اور پھر کچھ نہ پوچھیے بازار سی دوا فروش کا گھاس پھوس سونے چاندی کے بدلے فروخت ہو جاتا ہے آج ہم آپ کو اس بوٹی کا نام اور حلیہ وغیرہ بتا دیں،

اس بوٹی کا نام جل جمنی ہے یہ ایک بیل ہے جس کے بٹے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں پہاڑوں اور شاداب جگہوں میں عام ملتی ہے تازہ تازہ بوٹی زیادہ موثر ہوتی ہے اس کے پتوں کا عرق چوڑ کر پانی میں ڈالا جائے تو پانی فوراً جم جاتا ہے عرق اتنا ہونا چاہیے کہ جس سے پانی کا رنگ لہو جیسا ہو جائے، اس بوٹی سے پانی گاڑھا ہو کر اس کی گٹھ بند جاتی ہے۔

مجمع لگانے والوں کا ایک عجیب شعبہ

ہمارے مجمع لگا کر دوائیاں بیچنے والے پبلک کو یہ شعبہ دکھاتے

ہیں، تالمکھانہ ایک تولہ لاجونتی یعنی پھوٹی موٹی کے بیج دو تولہ دونوں چیزیں ہر پتہ سے مل جاتی ہیں دونوں کو نہایت باریک کر کے ملا لیں ایک پیالہ میں پانی بھر کر اس کی سطح پر سفوف پھیلا دیں پھوٹی دیر میں جب اس کا لعاب پیدا ہو جائے تب اس بھلی کو پانی سے نکال کر کپڑے کی طرح چوڑا کر کے پھیلا دیں یہ چادر کی طرح پھیل جائے گی ایسا کرنے کے بعد پھر وہ لمبی چوڑی تقریریں کرتے ہیں لیکن اس راز کو نہیں بتاتے اور جو بیان احتلام کی اکسیری دوا بنا کر خوب روپیہ لوٹتے ہیں۔

آنکھ سے جالانکھانے کا حیرت انگیز شعبہ

آپ کو جمع لگا کر دوائیں بیچنے والوں کا ایک ہزار بتاتے ہیں جسے جان لینے کے بعد یقین ہے کہ پیلک ان ہتھکنڈوں سے خبردار ہو جائے گی اور وہ یہ ہے کہ سفوف تالمکھانہ آنکھ میں ڈالنے سے جالانکھانہ ہوتا ہے یعنی تالمکھانہ کو سرمہ کی طرح باریک سفوف بنا کر شیشی میں رکھ لیا جاتا ہے جب اس شیشی میں سے سلائی بھر کر آنکھ میں لگائی جاتی ہے تو وہ سفوف ہی جانے کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کو جمع لگا کر دوائیں بیچنے والے فوراً چپٹی سے پکڑ کر آنکھ سے علیحدہ کر لیتے ہیں دیکھتے دے حضرات اور خور مرین بھی اسے اصلی جالانکھ کر دوا فروش اور ان کی دوا کی تعریف کرتے ہیں جس سے دوا فروش کی بیسیوں شیشیاں فروخت ہو جاتی ہیں تالمکھانہ مشہور ختم ہے جو اسی نام سے ہی پتہ ساریوں سے عام ملتا ہے۔

جمع باز حکیموں کا ایک عجیب شعبہ

بازار میں دوا بیچنے والے دو گلاسوں میں بھرے ہوئے پانی کو جب ملاتے ہیں تو وہ پانی خود بخود سوخ ہو جاتا ہے یہ اس طرح ہوتا ہے۔ پتہ ساری آٹھ ڈائمنڈ ایک حصہ دار چکنا ایک حصہ دونوں کو جدا جدا گلاس کے پانی میں مل کر لیں یعنی ایک گلاس میں پوٹاسی آٹھ ڈائمنڈ کریں اور دوسرے گلاس میں دار چکنا، جب یہ دونوں پانی ملیں گے تو پانی کا رنگ فوراً سرخ ہو جائے گا اور دیکھنے والا حیران ہو گا کہ دونوں گلاسوں کا صاف پانی ملتے ہی رنگ دار کیسے ہو گیا۔

در اصل یہ دوا فروشوں کی شعبہ بازی ہے جس کے ذریعے یہ اپنی دوائیوں کی تعریف کرتے ہیں، حالانکہ دار چکنا اور پوٹاسی آٹھ ڈائمنڈ دونوں نہ ہر ملی دوائیاں ہیں اور یہ دونوں پارہ کی آمیزش سے تیار ہوتی ہیں پوٹاسی آٹھ ڈائمنڈ انگریزی دوا فروشوں سے اور دار چکنا پتہ ساریوں سے مل جاتا ہے۔

بازاری دوا فروشوں کا حیران کن شعبہ

بازاروں اور سڑکوں کے کنارے بیٹھ کر جو دوا بیچتے ہیں اور لمبی چوڑی تقریریں کرتے ہیں اور عوام کو یقین دلانے کے لئے دو گلاسوں میں سفید پانی کو جب ملاتے ہیں تو پانی کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ میری دوا کا اثر ہے اور اسی طرح یہ دوا حلق سے اترتے ہی گرمی ٹوں پیدا کر دیتی ہے یہ شخص شعبہ بازی ہے خود آپ بھی اس کا

تجربہ کر سکتے ہیں،

دو گلاس لو۔ اور ہر ایک میں قدرے پانی ڈالو، پوٹاشیم سلفوسائٹریٹ ایک گلاس میں اور دوسرے گلاس میں کلورائیڈ ڈال کر حل کرو، یہ محلول بالکل بے رنگ ہوں گے لیکن جب ایک گلاس کا پانی دوسرے پانی میں ڈالو گے تو گہرا سرخ رنگ پیدا ہو گا یہ دونوں دوائیاں انگریزی دوا فروشوں سے مل جاتی ہیں اس پانی کو پینا نہیں چاہیئے۔

بواسیری مسے گرا دینے کا شعبہ

بہت سے لوگوں نے بواسیر کے مسے نکالنے کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور عجیب ٹھکی کرتے ہیں جس کی کیفیت یوں ہے کہ قصائی کی دوکان سے بکرے کا پھوپھڑا خرید لیتے ہیں، اس کو پانی میں دو چار منٹ تک پرش دیتے ہیں تاکہ اس کا نرم گوشت اور بھی نرم ہو جائے اور ناڑیوں سے یا سانی جدا ہو سکے پھر ناڑیوں کے درمیان گوشت کو ہاتھ سے جدا کر دیتے ہیں تو گوشت سے جدا ہونے کے بعد یہ ناڑیاں سی بن جاتی ہیں پھر قینچی سے کاٹ کاٹ کر اپنی مرضی سے چھوٹے بڑے دو جڑوں والے یا چار جڑوں والے مسے بنالیتے ہیں۔

ان مصنوعی مسوں کو شنگرف سے رنگ لیتے ہیں تاکہ انکی سفیدی نازل ہو جائے اور یہ اصلی رنگ کے مسے معلوم ہوں ایسے مصنوعی مسے یہ لوگ اپنے پاس چھپا کر رکھتے ہیں چونکہ یہ خشک ہو جاتے ہیں اس لیے جس دن ضرورت پڑے اور جتنے مسوں کی ضرورت ہو، انکو رات بھر پانی میں بھگو رکھتے ہیں صبح یہ ریشم کی طرح نرم ہو جاتے ہیں دھو کہ دینے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں

جلاب دے کر مسے نکالنا، مریض کے جو اصل مسے ہوتے ہیں ان پر مسے دوائی لگائی جاتی ہے کہ وہ بالکل نرم اور عارضی طور پر معدوم ہو جائے ہیں پھر مریض کو جلاب دیتے ہیں یہ جلاب بہت سخت ہوتا ہے مریض کے دودھ اور جالگوٹھ سے تیار کرتے ہیں اور مریض کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اسے میں اسہال کرتا جائے اس گڑھے میں یہی مصنوعی مسے آتے جاتے ہیں پھر پھینک دیتے ہیں جب جلاب ہو چکتا ہے تو پانی سے ساری طاقت کو دھلاتے ہیں جب لمبی لمبی جڑوں والے مسے مریض دیکھتا ہے تو ان کو جاتا ہے پھر حکیم صاحب تیل گرم کرنے کا حکم دیتے ہیں جب تیل گرم ہو جاتا ہے تو مسے ڈال دیتے ہیں تاکہ حل کر کوئلہ ہو جائیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عقل مند آدمی دیکھ کر راز فاش نہ کر دے مگر مریض کو یہ کہہ کر کہہ کر دیتے ہیں کہ اس عمل کے کرنے سے مسے دوبارہ نہیں آگتے غور کرنا چاہیئے کہ کہاں جلتے ہیں اور اثر کہاں پہنچتا ہے۔

۲۔ بعض دفعہ پر مصنوعی مسے حلوہ میں چھپا کر کھلا دیتے ہیں جب حلوہ میں جلاب دیا جاتا ہے اس وقت یہ چناکی ہوتی ہے،

بغیر درد کے دانت یا داڑھ کو نکال دینے کا شعبہ

یہ یونی ٹکنریل ہے اس کا تازہ پھل لے کر اس کا رس نکال کر اس رس کو انگلی یا دانت یا داڑھ کے دونوں طرف لگا دیں چند سیکنڈوں کے بعد دانت یا داڑھ کو انگلیوں سے کھینچ لیں بغیر درد یا تکلیف دانت نکال آتا ہے۔

رنگے ستار

بہت سے قریب کار مختلف بہرہ وپ بنا کر سادہ لوح عوام پر عجیب و غریب طریقوں سے اپنے دورے ڈالتے ہیں یہ بڑا خطرناک کردہ ہوتا ہے اور ان کا زیادہ اثر عورتوں پر ہوتا ہے تعویذ گندے اور بھوت پریت کے جال پھیلاتے رہتے ہیں یہ بعض اوقات بوہی ہو گیا رنگ کے کپڑے پہن کر یا بہرہ وپے پیرین کر کسی گھر میں جا گھستے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں فلاں ولی اللہ نے حکم دیا ہے، یا فلاں مزار شریف سے اشارہ ہوا ہے کہ آپ کے گھر میں آؤں سب بلائیں دور ہو جائیں گی اس طرح میٹھی میٹھی باتیں کر کے انہیں بھرماتے ہیں کبھی کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے گھر میں تعویذ دفن ہیں کبھی جن بھوت کا سایہ بتلاتے ہیں بعض وقت سوتایا لوٹ دو گئے کر دینے کا لالچ دیتے ہیں گویا طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے گھروں پر اپنا سکھ چاکر وہاں اپنا ڈیرہ ڈال دیتے ہیں اور موقع پاتے ہی ہاتھ رنگ کر فوج چکر ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایک سفید کاغذ پر ایک مرکب سے کوئی تعویذ یا تصویر بنا کر اپنے پاس رکھتے ہیں اور گھر والوں کو نکال کر دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں اس کو اپنے دونوں ہاتھوں کے اندر تھوڑی دیر رکھو پھر آگ پر ذرا گرم کر وجب ایسا کرتے ہیں کاغذ پر وہ تصویر بن جاتی ہے گھر والے دیکھ کر کرامت کے قائل ہو جاتے ہیں، وہ مرکب یہ ہے تیزاب گندھک ایک اونس، پانی سادہ پانچ اونس، ان دونوں کو ملا کر ایک شیشی کے اندر رکھ لیں اس مرکب سے اگر کسی کاغذ پر کوئی تحریر

بن جائے یا کوئی تصویر بنائی جائے تو وہ بظاہر دیکھنے میں نظر نہیں آتی جب اسے آگ کے سامنے کیا جائے تو وہ تحریر یا تصویر بالکل اس طرح بن جاتی ہے گویا سیاہی سے لکھی گئی ہے یہ ایک زندہ کرامت دیکھ کر ہر آدمی حیران ہو جاتا ہے،

اس طرح کا شعبہ دکھانے کے لیے ایک اور نسخہ بھی ہے یعنی آگ کے سامنے کسی کاغذ پر لکھا جائے تو وہ نظر نہیں آتا لیکن آگ کے سامنے کرنے سے سرخ سرخ الفاظ ظاہر ہونے لگتے ہیں بعض پیرین اور تون کو اولاد کے لالچ میں پھانس لیتے ہیں تعویذ گندے تیار کر کے دیتے ہیں بعض عورتوں کو اس قسم کے تعویذ تیار کر کے دیتے ہیں کہ ہمارا اتحاد تیس میں ہو جائے گا ساس اور خند کا کوئی قابو نہیں چلے گا ایسے مکاروں اور قریب کاروں کو ہمیشہ دور سے ہی سلام کیجئے ہمارے درمیان دیندار لوگوں اور اللہ کے نیک بندوں کی نہیں اور ان سے بے شمار لوگ فائدہ اٹھاتے ان کی دواؤں میں بھی اثر ہے مگر عوام کی ضعیف الاعتقادی اور سادہ لوحی کا فائدہ اٹھا کر بعض لوگ نام نہاد پیر اور عامل گئے ہیں جو مذہب اور روحانیت کے نام پر دولت جمع کرتے ہیں اور معاشرے کو گمراہ کرتے ہیں ذیل کے چند واقعات رور نامہ مشرق کے فیچر نویس نے حوالہ قلم کیے ہیں آپ کے مطالعہ اور غور و فکر کے لیے من و عن اس کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں شاید یہ واقعات ناظرین میں سے کسی کے لیے سودمند ہوں۔

کشمیر آواز میں بولے بی بی تمہارے شوہر کو تعویذ گھول کر

پلائے گئے ہیں سفید برقع میں ملبوس خاتون سر سے پاؤں تک کانپی اور
بجابت آمیز لہجے میں بولی، میرا کون دشمن ہے باباجی؟
باباجی پھر مراقبے میں چلے گئے تھوڑی دیر تک ہونٹ ہلاتے
رہے اور قدرے توقف کے بعد بولے تمہاری ساس جو اپنے بیٹے
کا گھر آباد دیکھنا نہیں چاہتی اتنا کہہ کر باباجی خاموش ہو گئے،
برقعہ پوش خاتون جانے لگی تو بزرگ نے نیم وا آنکھوں سے اسے
دیکھا جو یہی اس نے دروازے سے باہر قدم رکھا، باباجی بولے
نیک بخت وہ تمہاری جان کے در پے ہے۔

بہو نے گھر میں داخل ہوتے ہی برقعہ ایک طرف پھینکا اور دروازے
کی دہلیز پر کھڑے ساس کو کوسے لگی وہ روٹے جا رہی تھی باورچی خانے
میں بیٹھی ساس جب بہو کا یہ رویہ دیکھا تو وہ بھی آستین پڑھا کر
سامنے آگئی اور پھر ساس بہو میں اتنی لڑائی ہوئی، کہ اس پاس کے
لوگ یہ منظر دیکھنے کے لیے اپنی کھڑکیوں میں اکھڑے ہوئے۔

شام کو صاحب خانہ گھر آئے تو مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوا، ماں
نے اپنے بیٹے سے فریاد کی کہ تمہاری بیوی نے مجھے بلا وجہ گایاں دی ہیں۔
بیوی نے خاوند سے شکایت کی کہ تمہاری ماں میرا گھر برباد کرنے کیلئے
جادو ٹونے کرتی ہے ماں نے بیٹے کی طرف داری کی تو بیوی نے اپنے کپڑوں
کی پوٹلی باندھی، بکس میں تالا ڈالا اور میکے چلی گئی اس کے گھر والوں
پر جب انکشاف ہوا، کہ بیٹی کی ساس نے اپنے بیٹے کو رام کرنے
کے لیے اسے تعویذ گھول کر پلائے ہیں تو انہوں نے بیٹی سے صاف صاف
کہہ دیا کہ سسرال جانے کی کوئی ضرورت نہیں تمہارا میاں ماں کو

رکھ کر بیوی کو رکھے، گھر آباد کرنا چاہتے ہو تو الگ مکان لے کر
رہو، اس طرح یہ سنتا سنتا گھر آن واحد میں برباد ہو گیا انکی شادی ہوئے
ابھی مشکل چھ ماہ ہی ہوئے تھے میاں بیوی میں اتنا درجے کا پیار تھا ساس
بیوی سے کوئی کچھ کہہ جیتی تھی کہ اچانک میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا بات
نے طول کھینچی تو شوہر نے بیوی سے بولنا ترک کر دیا وہ شام کو گھر آتا تو
الگ قفلک پڑا رہتا، کوئی کام ہوتا تو اپنی ماں سے کہتا حتیٰ کہ کھانا بھی
ماں ہی سے مانگتا، دو چار روز بعد جب میاں بیوی کی ناراضگی دور
ہوئی، تو ایک روز ساس نے بہو کو سمجھایا کہ غلطی تمہاری ہے تم
میاں سے معافی مانگ لو، وہ مرد ہے، اس کے دل میں بات بیٹھ
جی تو اس کا نتیجہ بُرا ہو گا لیکن بہو نے ساس کی نصیحت پر کان نہ دھرا
اور اپنی ضد پر اڑی رہی، ساس کو بہو کی یہ ہٹ دھرمی اچھی نہ لگی اس
نے ڈانٹ دیا بہو نے دل میں خیال کیا کہ بیٹے کو ماں سکھاتی ہے اس نے
اپنے خدشات کا اظہار پڑوس سے کیا تو پڑوس نے مشورہ دیا
کہ تم باباجی کے پاس جاؤ، وہ اپنے علم کے اثر سے فوراً بتا دیں گے
کہ تمہارے میاں کیوں ناراض رہتے ہیں
ایک روز وہ ساس سے پھپھ کر باباجی کے پاس گئی، اور انہیں
تمام حالات سے آگاہ کیا اور خاوند کی ناراضگی کا سبب پوچھا باباجی
نے اسے بتایا کہ ساس اس کی دشمن ہے اور جادو ٹونوں کے ذریعہ
میاں بیوی میں نفرت پیدا کر رہی ہے۔
یہ واقعہ کراچی کے ایک متوسط گھرانے کا ہے اب سے چھ ماہ قبل
اس فقیر خاندان میں خوشی اور سکون تھا لیکن ذرا سی غلط فہمی نا سمجھی

اور ضیعت الہ اعتقادی نے اس گھرانے کی خوشیاں ٹوٹ لیں، بھاری کے بزرگوں نے میاں بیوی میں صلح کرانے کی کوشش کی مگر لڑکی والوں کی ایک ہی شرط تھی کہ لڑکا بیوی کو لے کر الگ رہے بیٹا جیسے جی مان کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اس نے یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ میاں بیوی میں مستقل علیحدگی ہو گئی،

لاہور کے ایک سرحدی دیہات بر کی کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان کی منگنی ٹوٹ گئی، اس کی نسبت بچپن ہی میں ہوئی تھی اور لڑکی اسے پسند تھی وہ شادی کی تیاریاں کر رہا تھا کہ لڑکی والوں نے اسے نکاح کا جواب دے دیا لڑکی والے اپنی بیٹی کی شادی کسی دوسری جگہ کرنا چاہتے تھے نوجوان اس صدمے سے تڑھال ہو کر کسی نام نہاد عامل کے پاس گیا اور اسے تمام واقعات سے آگاہ کیا عامل نے اسے چاند کی چودھویں رات کو آنے کے لیے کہا اور اپنے موکلوں میں شربی بانٹنے کے لیے پچاس روپے بھی وصول کر لیے نوجوان ہلاٹ کے مطابق چودھویں رات کو عامل کی خدمت میں حاضر ہوا، تو عامل اسے قبرستان میں لے گیا قبرستان پہنچ کر اس نے اپنے علم کی طاقت سے موکلوں کو بلایا اس کے موکلوں نے انگشتاں کیا کہ جس نئی جگہ لڑکی کی نسبت ٹھہری ہے ان لوگوں نے لڑکے کے باپ اور ماں کو پانی میں تعویذ کھول کر پلائے ہیں اور یہ تعویذوں کا اثر ہے کہ لڑکی کے ماں باپ ان لوگوں کی مٹھی میں ہیں یہ سن کر نوجوان آگ بگولا ہو گیا اس نے اپنی توہین کا بدلہ لینے کے لیے ایک خطرناک سیکم تیار کی اور چند روز بعد لڑکی کے باپ

اور اس شخص کو قتل کر دیا جس سے اس کی منگنی کی شادی ہوئی تھی۔ نوجوان ان دنوں لاہور میں ۲۰ سال کی قید کاٹ رہا ہے، یہ نام نہاد پیر، فریعی عامل اور خود ساختہ فقیر نہ صرف سادہ لوح عوام میں دشمنی اور نفاق کا بیج بوتے ہیں، بلکہ اکثر و بیشتر ان کی موت کا سبب بھی بنتے ہیں اور مظلوم شہریوں کی صحت سے بھیٹے ہیں، پشاور کی ایک بستی بساڑھی حسن میں ایک خاتون کے ہاں اولاد بہت ہی مرجاتی تھی اس نے کئی بچوں کو جنم دیا مگر ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچا اس حادثہ سے دل برداشتہ ہو کر خاتون کا خاوند سے ایک نام نہاد عامل کے پاس لے گیا، اس نے اسے ایک کالا بکرا چار سیر چینی دس گز کپڑا اور سوا تولہ سونا لانے کے لیے کہا چند روز بعد یہ میاں بیوی مظلومہ چیزیں لے کر عامل کی خدمت میں حاضر ہو گئی اس نے تمام چیزیں لے لیں اور دوسرے روز رات کے وقت آنے کے لیے کہا، ماما کی ماری ماں اور اولاد کا طالب باپ رات گئے وہاں پہنچ گئے۔ عامل نے انہیں بتایا کہ خاتون پر منحوس روح کا سایہ ہے اور جب تک یہ روح اس پر مسلط رہے گی اس کا بچہ کوئی زندہ نہیں بچے گا۔ خاتون کی درخواست پر نام نہاد عامل نے منحوس روح کو بھگانے کے لیے کالا بکرا حلال کیا۔ اور اس کا خون خاتون کو پلایا، اس نے اس خون سے چند تعویذ بھی لکھ کر دیئے اور اسے کہا کہ وہ یہ تعویذ پانی میں کھول کر پی جائے بکرے کا خون پیتے ہی خاتون کی حالت غیر ہو گئی اور وہ چند ہفتے بیمار رہنے کے بعد چل بسی،

پیروں اور فرضی عاملوں کے قریب رہ کر مجھ پر چند ہولناک اور لڑنے
خیزانکشافات بھی ہوئے ہیں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ لوگ
معاشرے اخلاق اور مذہب کے بدترین دشمن ہیں اور کارویار کو
چمکانے کے لیے انسانیت سوز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں،

میں نے ایک نام نہاد پیر کے اڈے پر دیکھا کہ ایک عورت
سے معقول معاوضہ کر اس نے دشمن کو رام کرنے کے لیے عورت کو پھیل
کے خون سے تعویذ لکھ کر دیا اور اس سے کہا کہ وہ یہ تعویذ پانی میں
گھول کر اپنے دشمن کو پلا دے۔

ایک فرضی عامل نے ایک ضرورت مند سے کہا کہ اگر وہ اپنی
بیوی کے دل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اسے اٹو کا گوشت کھلائے
اس عامل نے اسے انسانی بالوں کا ایک گچھا سانپ کا خون، پھپھلی کا
خون انسانی مٹیوں کا برادہ بھی دیا اور بتایا کہ ان بالوں کو مرغی کے
خون میں بھگو کر بیوی کے سر ہاتے رکھ دے، سی کا کاشا، رتی کا دانہ
پارہ اور آٹو کا گوشت ان کے ”روحانی عمل“ کے خاص ہتھیار ہیں
اور ضعیف الاعتقاد لوگ دشمن کو زک پہنچانے اور دوسرے کو
آرام کرنے کے لیے ان سے یہ چیزیں حاصل کرتے ہیں۔

ماہر نفسیات نے مجھے بتایا کہ فرضی عاملوں کی اکثریت نے پوے
پیسے کے لالچ میں یہ دھند اختیار کیا ہے اور چونکہ عام طور پر

یہ گروہ بہت ہوشیار ہوتا ہے لہذا وہ عام شہریوں کی نفسیات کے
مادہ انگڑائی میں ان کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا ہے تو وہ اس
سے تمام داغبات سنتے ہیں اور باتوں ہی باتوں میں جان لیتے ہیں کہ کس
فرد سے انہیں شکایت ہے لہذا وہ کسی شرابی کا ذمہ دار کسی شخص کو
ظہراتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہماری گھریلو زندگی میں پاس بہو، نند،
بھادوچ اور مسر داماد میں عام طور پر معمولی معمولی رنجشیں پیدا ہوتی
رہتی ہیں فرضی عامل اپنی مقصد برداری کے لیے ان میں سے کسی ایک
کو تصور دار ٹھہرا دیتے ہیں اور عقیدت مند آسانی سے ان کی بات
پر یقین کر لیتے ہیں،

ایک ممتاز ڈاکٹر سے میں نے اس سلسلہ میں بات کی تو انہوں
نے کہا کہ یہ نام نہاد عامل حضرات انسانی زندگی کے لیے خطرہ بنے
ہوئے ہیں انہوں نے اٹو کے گوشت اور پھپھلی کے خون کا طبی تجربہ
کرتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں چیزیں زہریلی ہیں اور انسانی جسم پر ان
کا شدید رد عمل ہوتا ہے ظاہر ہے کہ زہریلے خون سے لکھے ہوئے
تعویذ جب کسی انسان کو پانی میں گھول کر پلائے جاتے ہیں تو اس کے
جسم میں زہریلا مادہ چلا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ شدید بیمار
ہو جاتا ہے عقیدت مند سمجھتے ہیں، کہ جادو اپنا اثر دکھا رہا ہے اور
عامل کا تیر نشانے پر بیٹھا ہے،

یہ نام نہاد عامل معاشرہ میں اخلاقی برائیوں کو پھیلانے کے
ذمہ دار بھی ہیں دو سال قبل کراچی میں ایک روحانی عامل کے اڈے

فالتامہ

اگر کوئی صاحب اپنے دل کی کوئی بات دریافت کرنا چاہے۔
تو اس کا طریقہ یہ ہے پہلے اس شخص کے نام کے اعداد بحروف ابجد
لیے جائیں پھر اس کام کے حروف میں جس کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہے
اب ان دونوں اعداد کو آپس میں ضرب دیں پھر اس دن کے
اعداد لیے جائیں اور ان اعداد کو حاصل ضرب میں جمع کر دیا جائے
اور مجموعہ کو تیرہ (۱۳) پر تقسیم کیا جائے اگر حاصل تقسیم جفت ہو۔
تو کام نہیں ہوگا۔ حالت مشکوک رہے لیکن اگر جواب طاق میں
ہو، تو کام ضرور بن جائے گا اور اگر باقی صفر ہو تو کام ہوگا لیکن
ذرا دقیقہ کے بعد،

دنوں کے نام

شنبہ	یک شنبہ	دو شنبہ	سہ شنبہ
سینچر	اتوار	پیر	منگل
چار شنبہ	پنج شنبہ	ادینہ	
پندرہ	جمعرات	جمعہ	

طریق کار

مثال کے طور پر لکھیے محمد انور بروز یک شنبہ دریافت کرنا
ہے ان کی ترقی ہوگی یا نہیں،

ان ور

۳۴۹۲۰۰۶۵۰۱ مطلب

دریافت کرنا ہے،

سفرش، اس کے اعداد لیے جائیں،
س ف ا ر ش

۶۴۱ = ۳۰۰۲۰۰ ۱۸۰۶۰

اب دونوں اعداد کو ضرب دی گئی

۲۲۳۷۰۹ = ۳۴۹ × ۶۴۱

اب ان اعداد میں یک شنبہ کے اعداد لے کر جمع کریں،

ی ک ش ف ب ۷

۳۸۷ = ۵ ۲ ۵۰ ۳۰۰ ۲۰۰

دونوں کا مجموعہ = ۳۳۲۰۹۲ ۲۳۲۰۹۶

اب اسے تیرہ ۱۳ پر تقسیم کریں، حاصل تقسیم دو آنے ہیں،

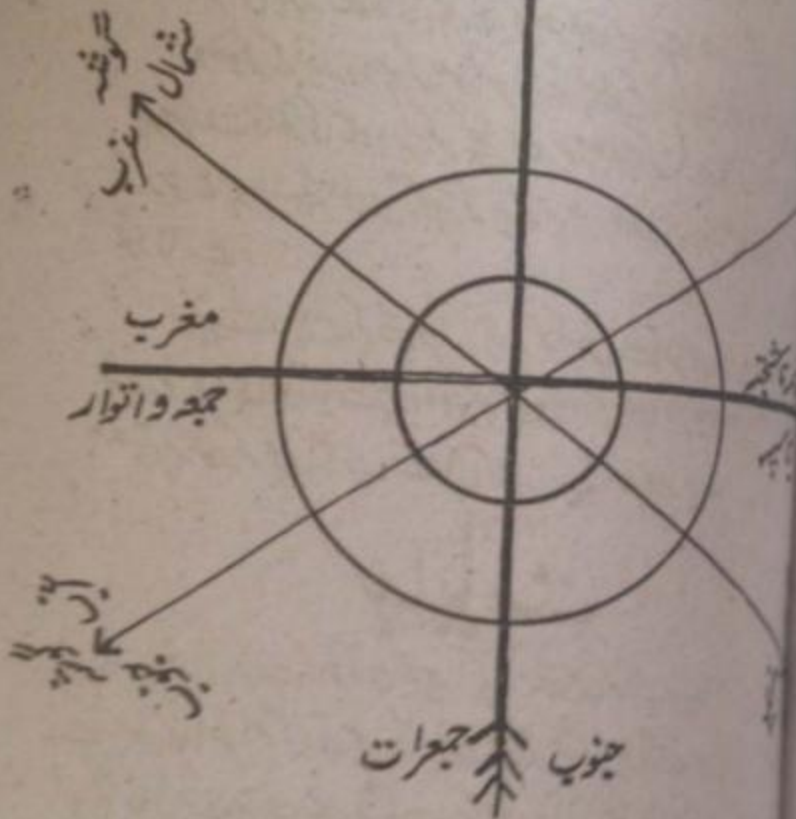
یہ جفت ہے پس نتیجہ یہ ہے کہ سفرش مشکوک رہے گی،

مہورت سفر

بعض لوگ سفر کے وقت دریافت کرتے ہیں کہ آیا مجھے آج فلاں سمت کو جانا چاہیئے یا نہیں، یہ سفر بہتر ہے یا خطرناک اس غرض کے لیے صاحبان فن نے ایک نقشہ مرتب کیا ہے اس نقشہ کے ذریعے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں روز فلاں سمت کا سفر بہتر ہوگا یا نہیں، اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے، جب کوئی شخص سفر کے متعلق دریافت کرے تو اس نقشے کے مطابق بتلا دینا چاہیئے اس میں جو سمت منع کی گئی، ان کا سفر فائدہ مند نہیں رہتا،

(نقشہ اگلے صفحہ پر)

شمال
منگل بدھ



سہ چہار اندر شمال و پنج شنبہ در جنوب
مشرق و ر شنبہ دو شنبہ جمعہ یک شنبہ غروب
میان ان ایام میں ان اطراف کو جانا اچھا نہیں ہوتا،

قالنامہ قرآنی

قرآن مجید سے قال نکالنے کا طریقہ یہ ہے،

وضو کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیے پہلے تین بار درود شریف پڑھیں پھر سورت فاتحہ کی تلاوت کر لیجیے اور جو معلوم کرتا ہے اس کو خیال میں لا کر رجوع ہو جائیے اور یہ سمجھئے کہ ہر کام میں خدا تعالیٰ ہی قادر اور توانا ہے،

یہ نیت دل میں کر کے قرآن مجید کو کہیں سے کھولیں اور اس صفحہ کے شروع میں ہی جو آیات ہیں ان کو تلاوت کیا جائے اور ان آیات کے معنی پر غور کریں۔ آپ کے سوال کا جواب ضرور مل جائے گا۔

ہدایات

یہ خیال رہے کہ قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے اور الہامی کلام ہے اس کا احترام کرتے ہوئے اور اس کی تقدیس کے زیرِ نظر اس سے کوئی قال بری نیت سے نہ لی جائے اور قال نکالتے وقت قلب میں اطمینان ہو، کلام الہی پر بھروسہ ہو، وسوسہ شیطانی کو دل میں جگہ نہ دی جائے اور جو قال نکلے اس پر یقین کامل ہو، اور اس پر عمل کیا جائے اگر نتیجہ خلاف مرضی ہو، تو دوبارہ قال نہ نکالی جائے بس ایک بار جو

اسانی صحیفہ سے حکم صادر ہو جائے اس پر مطمئن رہنا چاہیے البتہ اگر ان آیات کا مطلب اور مفہوم برتر از فہم و گمان ہو، تو سمجھنے کے لیے دوبارہ قال لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ سمجھی شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ بار بار پورے طور پر آیات سے فصیح اور واضح نکل آتا ہے،

اسی طریقے سے ہر مذہب کا انسان اپنی مذہبی کتاب سے قال

لیا کر سکتا ہے مثلاً عیسائی صاحبان انجیل مقدس سے کچھ صاحبان

گورو گرو صاحب سے ہندو صاحبان اپنے وید مقدس سے جس

کتاب الہامی کو نیت کر کے کھولا جائے اور پہلی سطر چھ کر اس کے

مطلب اور معانی پر غور کرنے سے قال نکل سکتی ہے،

دیوان حافظہ سے بھی قال نکالی جاسکتی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کا نام لے کر دل میں سوال حسب

مشافہ پیدا کریں اور دیوان حافظہ کو کھولیں پھر اس کا ساتواں

سوال لے کر ساتویں سطر پڑھیں یعنی ساتواں شعر آپ کی قال کا

جواب ہوگا اس کتاب کی قال بہت مجرب ہے اور تمام صاحبان

دیوان حافظہ سے ہی قال نکالتے ہیں،

فالتامہ تاتاری

یہ فالتامہ بھی بہت مجرب اور مشہور ہے اسے ترکانی یا
سولہ خانوں والا بھی کہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے،
ہر ہفت صد ہشتاد و شش

ا	ک	ل	ح
ب	م	ن	ط
ج	س	ع	ی
ذ	ز	و	ر

اس فالتامہ سے قال معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کا
نام لے کر اپنے سوال کا تصور دل میں کریں پھر آنکھیں بند کر کے
شہادت کی انگلی ان خانوں میں سے کسی خانہ میں رکھ دیں لیکن بالکل
اُن دیکھیں اور اُن جانے طور پر جس جگہ انگلی پڑ جائے وہیں رکھ
دیں اب آنکھ کھول کر دیکھیں اور جدول سے اس حرف کے مطابق
اپنی قال کا جواب دیکھ لیں،

(شیڈول اگلے صفحہ پر)

شیڈول یہ ہے۔

حرف	جواب
ا	کامیابی کی امید رکھیں مایوس نہ ہوں
ب	قال نیک ہے دولت اور عزت ملے گی خواہشات برآئیں گی
ج	کامیابی کی امید نہ رکھیں بنی بات بکڑ جائے گی،
د	مایوسیاں دور ہونے والی ہیں۔
ک	اگرچہ دشمن کی جال کامیاب نظر آتی ہے مگر آخری فتح آپ کی ہے
ل	تقدیر چکر میں ہے سفور پیش ہوگا۔
م	ترقی اور دولت حاصل ہوگی،
ن	ابھی کام بننے میں کچھ رکاوٹ ہوگی،
ط	سب مرادیں برآئے کو ہیں،
ی	دوست آئے گا اور بیمار شفا پائے گا۔
ر	بیمار صحت پائے گا یا پنی امید برائے کی تجارت میں منافع کی امید ہے
ز	سفر مت کریں کسی اور ذریعے سے کام ہو جائے گا،
و	چند روز تک کام ہو جائے گا اور مال بھی ملے گا۔
ح	دشمن مغلوب ہو، حاکموں میں عزت ملے،
ط	گھبراہٹ مت، کامیابی در ادیر سے ہوگی،
ی	مال بڑھے گا۔ کام میں ترقی ہوگی،

ایک مکار درویش

ایک دفعہ ایک مغل میں موجودہ زمانے کے مکار فقیروں اور درویشوں کے کارنامے بیان ہو رہے تھے تو اہل مغل میں ایک ہمارے رشتہ دار نے جو خود بھی کسی وقت اس فیرانہ لائق کا ایک دلچسپ ہیرو رہ چکا تھا ایک چشم دید واقعہ سنایا۔ اس پر اسرار اور دلچسپ داستان کو اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب انگریزی سلطنت کا دور دورہ تھا اور میں ایک انگریز افسر کے ہمراہ ضلع لدھیانہ کے ایک ڈاک بنگلہ پر مقیم تھا مجھے ان دنوں فقیروں اور درویشوں سے ملنے کی بہت لگن تھی ایک روز کسی نے باتوں باتوں میں تذکرہ چھیڑ دیا کہ یہاں سے چند میل کے فاصلے پر جنگلات کے ذخیرہ میں ایک درویش رہتا ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک بہت خدا رسیدہ اور پراسرار مستی ہے آدمیوں سے بہت کم ملتا ہے زیادہ وقت خلوت میں گزارتا ہے اور بعض اوقات وہ اپنے حجرے کے اندر سے پراسرار طور پر غائب ہو جاتا ہے،

لوگ ہر روز اسکی زیارت کو جاتے ہیں اور اسکی رہائش گاہ یوں معلوم ہوتی ہے جیسے جنت کا کوئی گوشہ ہے اور وہ درویش ایسا خوش وضع اور دیدہ زیب انسان ہے کہ انسان دیکھے اور دیکھا کرے، مرد و زن کا ہجوم لگا رہتا ہے دنیا کی ہر نعمت اس جنگل میں چار و انگ

عالم سے چل کر اس کے پاس پہنچ جاتی ہے دن رات وہاں طالب علم اور درویش ہیں اور درویش صاحب کرامت کی زیارت کیلئے دور دراز سے لوگ پا پیادہ چلے آتے ہیں وہی مثل ہے کہ ہر کجا کہ چشمہ بود شرب سے مردم و مورد تلخ گرد آئند

یہ سننا تھا کہ میرے دل میں اس درویش عالی مقامات کے دیدار کا شوق پیدا ہو گیا میں نے دوسرے روز ہی بنگلہ کے چوکیدار کو جہاں لیا اور پا پیادہ اس جنگل کی راہ لی چلتے چلتے چند گھنٹوں کے بعد دورے منزل مقصود نظر آئی، دور سے جب اس ذخیرہ کے درخت نظر آئے تو میرا اشتیاق اور بھی بڑھنے لگا دیا رب حبيب کو دیکھ دیکھ کر دل بے قرار ہو رہا تھا کیونکہ منزل مطلوب قریب آرہی تھی آخر ہم ذخیرے کے بالکل قریب پہنچ گئے اور سامنے ایک عمارت پر نظر پڑی اتنے میں ایک کنواں نظر پڑا، میں نے اپنے ساتھی سے کہا میاں چوکیدار جی کشف انقلوب درویش کی خدمت میں جانا ہے ٹھہرو، ذرا کنویش پر سے وضو کر میں تاکہ پاکیزہ خیال ہو کر درویش کی خدمت میں پیش ہوں، ہم نے کنویش سے پانی نکالا، ایک مٹی کا لوٹا وہاں پڑا تھا اس سے وضو کیا، ذرا وہاں دم لیا، پھر اس عمارت کی طرف چلے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک پختہ اینٹوں کا کمرہ اور اس کے آگے ایک برآمدہ تھا جس کے ارد گرد عشق بیجاں کی بلیں لپٹی ہوئی تھیں اور جابجا خوبصورت بھول بھک رہے تھے ضمنی بھی کشادہ تھا اس میں بھی پھولدار پودوں پودوں کا جابجا اہتمام تھا اس سرسبز منظر سے نگاہیں سیر ہو رہی تھیں

صحن میں چند چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں ایک بڑے تخت پوش پر ایک موٹا زہ نوجوان آدمی سانوے رنگ کا بیٹھا باتیں کر رہا تھا اور وہ لوگ شوق سے سن رہے تھے برآمدے کے دائیں طرف ایک چٹائی پر دو عورتیں بر تنکلفت لباس پہنے بے باکی اور بے حجابی کے عالم میں بیٹھی آپس میں باتیں کر رہی تھیں ان کے قریب چوہے پر دیگچہ چڑھا ہوا تھا دو بڑے رقابوں میں مرغوں اور میٹروں کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا غالباً وہ مرغ بیٹھ گئی ہیں بھون رہی تھیں، میں دل میں کہا اللہ اللہ کیا شان پروردگار ہے اللہ والوں کے دربار میں سن بھی مہک رہا ہے خدا جانے یہ کس بڑے کھانے کی خواہشیں ہیں لیکن درویش کے مکان پر ادنیٰ کنیز کی طرح کام کر رہی ہیں،

ہم بھی چٹائی پر بیٹھ گئے اور میں نے دل میں سمجھا کہ وہ موٹا آدمی ہی شاید وہ درویش ہے ہم نے سلام کیا اور ادب سے پیٹھ گئے باتوں ہی باتوں میں معلوم ہوا کہ وہ درویش صاحب کا ملازم ہے اور وہ حضرت حجرے میں تشریف فرما ہیں وہ شخص درویش صاحب کی کمر متیں میں کر رہا تھا مکان کا دروازہ بند تھا اہل محفل باتوں میں مشغول تھے عورتیں گوشت بھوننے اور حلوہ بنانے میں مصروف تھیں وہ آہو چشم ناز میں گاہے گاہے ہماری طرف دیکھ کر مسکرا دیتی تھیں ہمارے دل میں درویش صاحب کے دیدار کا ذوق بے قرار یوں کے مراحل طے کر رہا تھا اتنے میں وہ موٹا آدمی اٹھ کر دروازے سے کان لگا کر تھوڑی دیر کوئی آواز سننے کی کوشش کر رہا تھا پھر واپس آکر کہنے لگا ابھی واپس تشریف نہیں لائے میں نے ادب سے دریافت کیا۔ کیوں جناب حضور کہاں تشریف

لے گئے ہیں۔ اس نے مجھ پر متوجہ نگاہیں گاریں اور وہ کہنے لگا معلوم ہوتا ہے تم پہلے کبھی نہیں آئے۔ میں نے جھپٹیلی باربیاں آنے کا اتفاق ہوا ہے وہ بولا ہمارے حضور دلوں کی باربیاں روحانی قوت کے ذریعے سرکار مدینہ کی کچہری میں تشریف لے جاتے ہیں، میں نے کہا اللہ اللہ کتنی بڑی سرکار ہے جس کی رسائی سرکار دو عالم کے دربار معلیٰ تک سے رہے نصیب اگر ایسی برگزیدہ ہستی کے دیدار فرحت آثار سے آنکھیں فیض یاب ہو جائیں۔ اب پھر باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھوڑی دیر بعد پھر وہ ملازم اٹھا اور دروازے کے قریب گیا دروازے سے کان لگائے، اور پھر ہنس کر وہیں سے آواز دی۔ لوح حضرت تشریف لے آئے ہیں اتنے میں آپٹ ہوئی دروازہ کھل گیا اور ایک بڑا خوش رو جوان گیسو دروازہ سیاہ ریشمی چومچہ پہنے سر پر بڑا خوشنار و مال باندھے گلے میں پھولوں کے ہار ڈائے مست و مجبور نگاہوں والا بڑے خرام از سے چلتا ہوا مست تک آیا۔ اور قالمین کاؤ نکلیہ لگایا۔ اور سب حاضرین بڑے ہی ایک حسینہ نے مخملین کاؤ نکلیہ لگایا۔ اور سب حاضرین بڑے ہی ادب سے اسے سلام کر کے پیٹھ گئے ہم نے بھی با ادب سلام کیا۔ اور شامل محفل ہو گئے درویش صاحب نے چند بار خاموش نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا پھر آسمان کی طرف نگاہ کی اور مسکرا کر اٹھ کھڑے ہوئے ساتھ ہی سب حاضرین کھڑے ہو گئے درویش صاحب تو اندر چلے گئے اور باقی حاضرین وہیں چٹائیوں پر بیٹھ گئے، وہ موٹا ملازم بھی اندر

گیا پھر باہر آیا۔ اب باری باری سے ایک ایک آدمی کو اندر سے بلاوانے لگا۔ ہر ایک آدمی اندر جاتا اور درویش صاحب کو سلام کر کے اندر اپنی دلی مراد بیان کر کے واپس آجاتا میری باری بھی آگئی،

میں اندر گیا درویش صاحب ایک پر تکلف مسند پر گاؤں کی طرح بیٹھے تھے تمام کمرے میں تھیلیں قرش بچھا تھا جا بجا پھولوں کے پارنگ رہے تھے ایک جانب صنف نازک کے تقریقی قیمتی بلند ہو رہے تھے میں سلام کیا تو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ کہاں سے آنا ہوا۔

درویش کی آواز اور لگا ہوں میں بڑی کشش تھی، بڑا بارعب

چہرہ۔ میں نے عرض کی حضور یہ نہی قدم بوسی کو حاضر ہو گیا ہوں، جیتے رہو جاؤ کبھی کبھی آیا کرو۔ میں یہ ارشاد سن کر باہر آگیا اب کھانا تقسیم ہونے لگا سب حاضرین نے مرغ مسلم اور حلویہ وغیرہ روغنی پرائیڈوں کے ساتھ سیر ہو کر کھایا۔ اور درویش صاحب کے قیمنان اور شان

رتزاقی کا شکریہ ادا کیا، اس کے بعد حقے کا دور چلتا رہا پھر اس فریہ اندام نائب السلطنت نے سب کو اجازت دی کہ یہاں رہنے کا حکم نہیں ہے سب صاحبان شریف نے جائیں چنانچہ یکے بعد دیگرے سب

رخصت ہو گئے صرف دو عورتیں باقی رہ گئیں اس شخص نے مجھے کہا آپ بھی تشریف لے جائیں میں نے کہا ہم تو بہت دور سے آئے ہیں اس وقت

جانا مشکل ہے آخر بڑے اصرار کے بعد وہ مان گیا ہم سب باہر صحن میں چار پاٹی بچھائے پڑے تھے لیکن درویش صاحب اندر تھے مجھے بند نہیں آ رہی تھی حیران تھا کہ یہ کیا اسرار ہے دل میں کہتا بارالہی یہ تیرے محبوب کا دربار ہے لیکن دل شہادت سے بریز کیوں ہو رہا ہے

خدا خدا کر کے رات گزری اور صبح اٹھ کر سب نے نماز پڑھی پھر غوری دیر کے بعد کھانا کھایا اور رخصت ہوئے مکان سے باہر آئے تو میں نے چوکیدار سے کہا یہاں آئے ہیں تو اس بات کو مجھے بغیر چلے جانا بے سود ہے اس درویش کے ظاہر حالات کچھ اور نظر آ رہے ہیں بیان کچھ اور ہوتے ہیں علالتے پھر میں اتنا چڑھا کہ صبح دیکھتے دیکھتے کئی گھر لے دو دھ کے اور ممکن اور گھی کے برتن آنے شروع ہوئے اسی طرح مرغ

انڈے تیترا اور ٹیر وافر چلے آتے تھے۔

میں نے کہا آؤ دوست ذرا اس ذخیرے کی سیر کریں اس مکان کے عقب کی جانب گھومتے گئے میں نے وہاں گھومتے گھومتے دیکھا کہ ایک جگہ درختوں کے جھنڈ میں کچھ پھول دار گلاب اور حبیبی کی جھاڑیاں تھیں میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو ان کے درمیان ایک چھوٹا سا گھاس پلیٹ فارم بنا ہوا تھا میں وہاں ذرا رک گیا دل میں ایک سوخ پیدا ہوئی اور میں وہاں بیٹھ کر غور کرنے لگا چوکیدار بھی بیٹھ گیا ہمیں بیٹھے غوری دیر ہی ہوئی تھی کہ دیکھا ایک جھاڑی کے نیچے حبش ہوئی، میں نے چوکیدار کو اشارہ کیا اور ہم دونوں جھٹ جھاڑی کے نیچے چھپ گئے اتنے میں دو تھتے اوپر کو ابھرے اور کھل گئے اندر سے وہ درویش نمودار ہوا۔ اب ساری بات میری سمجھ میں آگئی میں نے چھپٹ کر درویش کو پکڑ لیا۔ اور چوکیدار کو لکھارا۔ کہ اس بد معاش کو پکڑ لو۔

اب تو درویش کا رنگ فق ہو گیا۔ اور منہ پر ہواشیاں سی اڑنے لگیں، ہاتھ جوڑنے اور منین کرنے شروع کر دیں میرے پاؤں پر گر پڑا اور گڑ گڑانے لگا۔ کہ خدا کے واسطے میری آبرورہنے دو۔ میں نہیں

پانچ سو روپے دے دوں گا میرا یہ راز فاش نہ کرو۔

میں نے کہا۔ چپ بد معاش تو خلق خدا کو دھوکہ دے رہا ہے
میں تجھے ابھی پولیس کے حوالے کر دوں گا۔ یہ تو نے کیا فریب کاری
بنارکھی ہے چلو مجھے اپنی سرنگ دکھاؤ۔

ہم نے دیکھا۔ اس کمرے کے کمران جھاڑیوں تک ایک کشادہ
سرنگ بنی ہوئی تھی اندر بڑی بڑی موم بتیاں جل رہی تھیں فرش پر
چٹائیاں بکھی بکھیں۔ اس حجرے کے نیچے سرنگ کے دہانے پر ایک تہہ خانہ
تھا جس میں عیاشی کے سب سامان خورد و نوش موجود تھے جب ہم سب
اس کمرے میں پہنچے تو درویش کا نائب اور دو عورتیں ہمیں دیکھ کر
حیران ہو گئیں،

میں نے گرج کر کہا۔ چوکیدار جا کر ابھی پولیس لاؤ۔ میں ان سب کو
گرفتار کراؤں گا وہ سب منہ پر لگے اور وہ عورتیں جھٹ برقع پہن
کر کہیں ر فوج کر ہو گئیں۔

سرنگ سے باہر نکل کر کچھ سامان اکٹھا کرنے کے لیے درویش
نے مجھ سے اجازت لی، میں نے چوکیدار کو ساتھ روانہ کیا۔ لیکن وہ اسے
چکر دے کر ذخیرے میں غائب ہو گیا ہم نے اسے تلاش کیا نہ ملا۔ اس
کا ساتھی کہنے لگا میں ابھی اس کو پکڑ کر لاتا ہوں وہ بھی اس طرح بھاگ گیا اب
میں اور چوکیدار رہ گئے ہم نے کمرے کا جائزہ لیا تو درویش مستند کے نیچے
سے تیرہ سو روپے اور چند نفرتی زیورات دستیاب ہوئے میں نے چوکیدار
سے ایک گڈا منگایا اس پر قابین وغیرہ لادے اور بنگلے پر پہنچا دیئے
پولیس والوں کو اطلاع دی گئی۔ انہوں نے بہت چھان بین کی لیکن اس

مکار درویش کا سراغ نہ ملا۔

ایک نقلی پیر

آج کل کے نقلی پیر کس بے حیائی سے زندگی بسر کر رہے ہیں اس
واقعہ سے بخوبی پتہ چل سکتا ہے چیمہ وطنی کے نزدیک ایک چک میں ایک
پیر صاحب اپنے مرید کے ہاں آدھے جب صبح کو اذان ہوئی تو مرید نے
دھنوکہ کے نماز فجر ادا کی لیکن پیر صاحب خراٹے لیتے رہے مرید نے کوپچیا
ہوا۔ پیر ہو کر نماز سے غفلت کر رہے ہیں رہ نہ سکی سلیقے سے بیدار کیا
اور عرض کی یا حضرت یہ نماز قضا ہو رہی ہے حضرت نے دل ہی دلیں
اسے گایاں دیتے ہوئے چادر منہ سے ہٹائی کیونکہ ان کی میٹھی نیند میں
خلل اندازی کی گئی تھی اور لگے انگڑائیاں لینے لگے کہ شاہ خاں نے درتے
سے جھانکا اب خفت کی وجہ سے اور تو کچھ نہ بن سکا ایک نرالی منطق
سو بھی چادر سے منہ ڈھانپ کر بیٹھ گئے تو یا مراقبے میں ہیں دو چار منٹ
بعد نمائشی بھر بھری لی، مرید نے جھٹ آپ کی پیٹھ پر روغن زردت
سے لقمہ ہوا ہاتھ پھیرا۔

مرشد اللہ پناہ میں رکھے کیا بات ہے ہمارے ایک مرید دریائے
جننا میں سفر کر رہے ہیں یکایک کشتی ڈانواں ڈول ہوئی انہوں نے
ہیں پکارا لہذا ہم نے کشتی کو پیٹھ سے روکا۔ اور بڑی مشکل سے
راہ راست پر لائے ہیں۔

سبحان اللہ! کیوں نہ ہو آخر ہمارے مرشد صاحب کی کرامت ہے نا۔ تھی بڑی سیانی پلیٹ میں گھی اور چینی ڈال کر اوپر چاولوں کی تہہ جمائی۔ اور پیر صاحب کے سامنے رکھ دی چشم نرون میں پیر صاحب چاولوں پر لپکے، لیکن گھی اور کھانڈ سے استرازیے بیٹھے ہیں۔ مریدی ادب سے بولی کھاتے کیوں نہیں؟ وہاں تو وہ پردہ اٹنے کی منتظر تھی۔ ذرا پیچھے سے ملنے کو ادھر ادھر ہٹایا۔ تو نیچے گھی اور کھانڈ کی وافر مقدار نمودار ہوئی۔ یہ کیا ہے تمہارے پاپ کا سچا سچ سواپ کی دوری سے ڈگمگاتی نیا تو نظر آگئی، لیکن شہ رگ کے قریب گھی اور کھانڈ کا پتہ نہ چل سکا۔ یہ کہہ کر ڈارھی پکڑ کر مرمت شروع کر دی پیر پا پوش کاری کی تاب نہ لاکر دوا دیا کرنے لگا آخر چند شریعت آدمی جاتے واردات پر پہنچے اور انہیں نیچے مریدی سے پھڑپھڑایا۔ ایسے نام نہاد پیروں کا یہی حشر ہونا چاہیے وگرنہ نیک نہاد اور شریف النفس پیران عظام کے لیے تو عوام کی آنکھیں قرش راہ ہوتی ہیں۔

زر کیا ہے سر بھی دے دیں مریدان باصفا
علم و عمل کا وصف کسی پیر میں بھی ہو،

بایا جیے
ایک ناقابل فراموش واقعہ

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے اور میرے گرد و پیش

میرا دے پاؤں آگے بڑھتا جا رہا تھا میری نظریں سامنے رکے گئے ایک کاغذ پر پڑی ہوئی تھی جس پر ایک لڑکی کے ہاتھ لکیروں کے نقوش ابھرے ہوئے تھے یکا یک مجھے اندھیرے حساس ہوا۔ کیونکہ ان کی لکیروں کے نقوش رفتہ رفتہ بدھم پڑتے رہے تھے میں نے اپنے ملازم کو آواز دی اور اس سے کہا کہ پہل سے نکال باہر صحن میں لگا دے اور اندر میز پر رکھا ہوا بیکریشہ اٹھلائے تاکہ لکیریں صاف اور بڑی بڑی دکھائی دیں لکیروں کا بغور مطالعہ کرتے وقت میرے ذہن میں شاہ صاحب میان کردہ داستان گھوم رہی تھی اس انتہائی عجیب اور پر اسرار داستان کو سننے کے بعد سب سے پہلا خیال جو میرے ذہن میں آیا وہ یہ تھا کہ لڑکی یقیناً پاگل ہے لفظ "پاگل" پر ذہن کی لوح پر ابھرا ہی تھا کہ دفعۃً مجھے اپنی پشت پر بے شوخ نسوانی قمقمے کی آواز سنائی دی اور اس سے پیشتر میرے منہ سے کچھ نکلتا، اس نسوانی آواز نے نہایت ہی سزیدہ انداز میں کہا۔ بخوجی صاحب لڑکی "پاگل نہیں" آپ قیاس غلط ہے،

یہ چند الفاظ معمولی نہیں تھے ایک وزنی ہتھوڑا تھا۔ جو میرے ذہن کے اوپر ایک سخت پوری قوت سے برس گیا میں نے بدحواسی سے دیکھا تو ششدر رہ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے ایک عین جمیل نوجوان لڑکی سر تا پا سفید لباس پہنے نہایت وقار اور سکنت سے کھڑی مسکرا رہی ہے اس کی آنکھوں پر نہایت قیمتی برسات

کچھ دن ادھر کی بات ہے کہ اس پر اچانک دودھ پڑا۔ اور کچھ دیر
بے ہوش رہنے کے بعد جب وہ ہوش میں آئی۔ تو اس سے بیسیوں کھوکھوں
کا قبور ہونے لگا۔ مثلاً اردو تعلیم سے وہ بالکل بے بہرہ ہے حتیٰ کہ پنجابی
زبان بھی وہ اچھی طرح نہیں بول سکتی، لیکن اس پر اسرار حالت میں
اس کی گفتگو کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر بڑے بڑے اہل زبان
دنگ رہ جاتے ہیں لڑکی نے پردے کو خیر باد کہہ دیا اور مردوں کی
مغفلوں میں اٹھنے بیٹھنے لگی وہ ہر موضوع پر عالمانہ انداز میں بحث
کرتی اور ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ اس کا لب و لہجہ بھی
مردانہ ہو گیا وہ اپنا نام بھی مردانہ بتاتی ہے،

چند روز تک اسی حالت میں رہنے کے بعد وہ اپنی سابقہ
حالت میں لوٹ آئی لیکن اسے کچھ پتا نہ تھا کہ وہ گذشتہ دنوں
میں کتنی بدل چکی تھی اس دن کے بعد سے لڑکی پر وقتاً فوقتاً دورے
پڑتے تھے جن لوگوں نے اسے اس کیفیت میں دیکھا ہے ان کا خیال
ہے کہ یہ سب کچھ نیک روح یا جن کا اثر ہے جو لڑکی کے جسم پر مسلط ہے
لوگ اسے دلالت سمجھتے اور باباجی کے نام سے پکارتے ہیں شاہ صاحب
نے میرے بارے میں سن لیا تھا کہ مجھے فن دست شناسی سے دلچسپی ہے
اور محسن تفریحی لوگوں کے ہاتھ کو دیکھا تھا اس لیے وہ شام سے کچھ
پہلے اپنی صاحبزادی کو میرے پاس ہاتھ دکھانے لائے تھے لڑکھے
دیہاتی وضع کا سید پرقعہ اوڑھے ہوئے تھی میں نے اس کے ہاتھ
کے نقوش کا غور پر انار لیا، کیونکہ خیال تھا کہ ان کا تفصیلی جائزہ
لے کر ہی کوئی فیصلہ کر سکوں گا پرنس بیٹے کے دوران میرے جو

نقوش اس لڑکی سے ہوئے، اس سے شاہ صاحب کے بیان کا تصدیق
ہوئی تھی کہ لڑکی نہایت سوچ بوجھ کی مالک ہے اور ہلکا کر بولتی ہے
جب لڑکی نیچے چلی گئی اور شاہ صاحب بھی کسی کام سے کمرے
میں چلے گئے تو میں نے ان نقوش کا مطالعہ شروع کیا۔ اور ابھی
جذبات ہی گزرے تھے کہ وہی لڑکی نئے لباس اور نئی وضع میں
میں سامنے آیا جی" کے روپ میں میرے سامنے آن دیکھا
شاہ صاحب نے اسے دیکھا تو جیکے سے کہا کہ "باباجی" آ
ہے میں سمجھ گیا تھا کہ وہی صورت حال درپیش ہے جس کے
دلچسپ تباہکے تھے،

"باباجی" نے شاہ صاحب کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ سن
لیے اس نے ہلکا سا تہقہہ لگایا اور کہا آپ ٹھیک کہتے ہیں شاہ جی۔
میں آگیا ہوں،

یہ کہہ کر باباجی نے میری جانب دیکھا اور سنجیدہ لہجے میں فرمایا۔
"کچھ مجموعی صاحب لڑکی کے ہاتھ کی لکیریں آپ نے ملاحظہ
فرمائیں؟"

"جی ہاں۔ میں نے جواب دیا" ابھی ابھی ایک محترمہ برقع اوڑھے میرے
پاس آئی تھیں اور مجھے اپنے ہاتھوں کے نقوش دے گئی ہیں، کیا وہ
فانوں آپ ہی ہیں۔"

باباجی کے لبوں پر ایک خندہ استرا نمودار ہوا۔ اور انہوں نے فرمایا
اس سے پہلے کہ میں آپ سے مزید گفتگو کروں، یہ بات واضح کر دینا
اہم ہے کہ آپ کسی "جس لطیف" سے مخاطب نہیں ہیں بلاشبہ جو کچھ

آپ کی ظاہری آنکھیں دیکھ رہی ہیں وہ ایک لڑکی ہی ہے لیکن یہ محض نظر کا دھوکہ ہے آپ اس "سٹے لطیف" کو اپنی ان بشری آنکھوں سے نہیں دیکھ پائیں گے جو اس لڑکی کے جسم میں موجود ہیں۔ میرا نام "جبریل جبر" ہے اور میں قوم جنات میں سے ہوں اور اس لڑکی کے جسم پر قابض ہوں۔ کیا آپ کو اس بارے میں کچھ شک ہے۔

"بابا جی" نے یہ جملے ڈرامائی انداز میں کہے اس سے میرا دل لرز گیا۔ میں نے دیکھا کہ شاہ صاحب کے ہاتھ کانپ رہے تھے ہمارے قریب ہی کھڑا ہوا ملازم جو "بابا جی" کی باتیں سن رہا تھا جنات کا لفظ سنتے ہی ایسا حواس باختہ ہوا کہ اسٹے قدموں بھاگ گیا۔ ادھر میری کیفیت

یہ تھی کہ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور پسینے کے قطرے میری پیشانی پر نمودار ہو چکے تھے جسم کا ایک ایک ریزنگٹا کھڑا تھا۔ میں نے منہ ہی منہ میں قرآنی آیات کا درد شروع کر دیا۔ "بابا جی" چند ثانیے تک میری جانب دیکھتے رہے شاید وہ میری حالت کا اندازہ کر رہے تھے یکایک انہوں نے فرمایا آپ کچھ تلاوت کر رہے ہیں یہ سن کر میں دنگ رہ گیا اور واقعی مجھے یقین ہو گیا کہ اس لڑکی کے جسم پر کوئی فوق القدر قوت قابض ہے ورنہ دل بات اس طرح بوجھ لینا انسان کا کام نہ تھا میں نے اعتراف کیا کہ جی ہاں تلاوت کر رہا ہوں۔

یہ سن کر "بابا جی" ہنسے اور کہا نجومی صاحب آپ کو شاید علم نہیں کہ سورۃ والناس صد واقع شر ہے اور میں ان جنات میں سے نہیں ہوں جو شریعہ ہوتے ہیں۔ میں اصحاب خیر میں سے ہوں اور محمد اللہ مسلمان

میں آپ مجھ سے خائف نہ ہوں۔ میرے ذہن کا دوسری بار حیرت انگیز اور درست مطالعہ مجھے یقین دلانے میں مزید موثر ثابت ہوا کہ میں واقعی سورۃ والناس تلاوت کر رہا تھا تاہم بابا جی کے الفاظ سن کر میری جان میں جان اور اب میں نے یہی مناسب سمجھا کہ جبرائیل متذکرہ طرز عمل اختیار کرے اور مزید افہام و تفہیم کی غرض سے کچھ سوالات کیے جائیں۔ میں نے کہا! اگر آپ اصحاب خیر میں سے ہیں اور مسلمان بھی ہیں تو پھر قصور اور معصوم لڑکی پر کیوں مسلط ہیں۔ اس میں ہماری خواہش اور رضا کو دخل نہیں ہم کسی

بہلا۔ وہ کون ہے جس کی متابعت آپ کر رہے ہیں؟ میرا اگلا سوال یہ ایک کائناتی راز ہے اور اس رب قدر کے علم میں ہے جس نے اور خلق کیا۔ بابا جی نے نہایت عالمانہ مگر مبہم جواب دیا کہ لکھے تک ہم خاموش رہے پھر بابا جی نے کہا۔ یہ تو بتائیے اس بارے میں آپ کا فن و دست شناسی کیا کہتا ہے میں انجی لڑکی کے ہاتھ کی لکیروں کا مطالعہ کر رہا ہوں اور اس مطالعے کے بعد کچھ عرصہ سکوں گا۔ میں نے جواب دیا۔ ٹیک ہے لیکن مجھے بتائیے کہ آپ یہ علم کہاں تک سچا ہے؟ جواب اس علم کا انحصار بہت کچھ دست شناس کی اپنی ریت فہم و فراست اور منسلل ریاضت پر ہے ویسے ہاتھ بے ذریعہ ہے انسان کے فطری رجحانات، خواہشات

نگاہ
ورکتے

جاسکے
بتدین
رکے
کی تلاش
مادر

بوند کلاہل
کھین و ضو
دیم کر لیں
ایک
موجہ جھول
کچھ عرصہ

اور آرزوں کے مطالعے اور ان کے امکانات سے ناسمج کا۔
کیا آپ کو اس سے پہلے بھی کسی ایسی لڑکی کے ہاتھ کی
لکیریں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے؟ باباجی نے پوچھا۔

”جی نہیں، میرے یہ ایک انوکھا تجربہ ہے میں نے جواب دیا۔
لیکن آپ کے نزدیک تو یہ سب کچھ ایک دیوانگی۔ ایک
پاگل پن تھا۔ آپ سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے اس لڑکی کو
پاگل ہی سمجھا، سچ ہے کہ خاکی انسان ہر شے کے بارے میں شک
و شبہ کرتا ہے جس شے کا اسے عینی مشاہدہ نہ ہو۔

پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا ”لیکن مسلمان کے نزدیک قرآن
مجید سے بالاتر کون سی شہادت ہو سکتی ہے جو وہ جنات کے بارے
میں بیان کرتا ہے۔“

اس کے بعد باباجی جبر حیدر جن نے نہایت شرح و بسط
کے ساتھ جنات کی تخلیق و پیدائش اور اس کی اصلیت و
ماہیت کے بارے میں تقریر فرمائی، گفتگو کی روانی کا یہ عالم تھا
کہ فصاحت و بلاغت بلا میں لے رہی تھی اتنی صاف شستہ اور
پاکیزہ اردو بولی جا رہی تھی کہ میں عیش عیش کراٹھا،

تقریر کے دوران میں جا بجا قرآنی آیات و احادیث رسول
کے حوالے اور عربی و فارسی شعراء کے اشعار بگینے کی مانند جڑتے

چلے جا رہے تھے۔ ایک لڑکی کی زبان سے اردو زبان میں
کے بارے میں یہ پراز معلومات اور فصیح و بلیغ تقریریں کرنا
شبہ کی وہ معمولی سی رفق جو میرے دل میں تھی، مطلق باقی نہ
رہی، اب ادب و احترام سے سر جھکائے میں باباجی کی باتیں
سن رہا تھا۔ اور شاہ جی بھی دست بستہ نظر میں جھکائے ہوئے
کھڑے تھے،

گفتگو کا یہ سلسلہ ابھی جاری تھا کہ شومی قسمت سے مجھ سے
ایک غلطی سرزد ہو گئی بات یوں ہوئی کہ جب میں ”باباجی“ سے محو
تکلم تھا تو حقیقت خواہ کچھ بھی تھی میرے سامنے بہر حال ایک حسین
نسوانی چہرہ تھا مجھے اعتراف ہے کہ یہ تقاضائے بشری کبھی میری
نگاہیں بہک کر اس کے حسن و شباب کا جائزہ لینے لگتی تھیں
یہ ایک ”باباجی“ نے مجھے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔
”نگاہوں کو پہلے صاف کیجئے۔ اور پھر ان کی طرف دیکھئے،
اچھا ہم جانتے ہیں پھر ملاقات ہوگی،

”باباجی“ کے اس اعلان کے ساتھ ہی لڑکی چاروں شانے
چت فرش پر گر پڑی اور لوٹ پوٹ ہو گئی، اور شاہ صاحب
حواس باختہ ہو کر پانی کا گلاس لینے دوڑے، کچھ دیر کے بعد لڑکی
پوش میں آئی اور شاہ صاحب اسے سہارا دے کر مکان کی نچلی
منزل پر لے گئے جہاں ان کے سونے کا انتظام کیا گیا تھا۔

یہ پڑا اسرار تماشا جب ختم ہوا۔ تو رات بھینگ چکی تھی غالباً
ایک بجے کا وقت تھا میری حالت یہ تھی کہ بھوک پیاس سب اثر
گئی تھی میرا ملازم خوفزدہ ہو کر ایسا بھاگا کہ چوہے پر بندھ گیا پکٹی
ہوئی چھوڑ گیا اور سالن سب جل گیا، میں جب اپنے بستر پر لیٹا تو
تیندکوں کو سوں پتہ نہ تھا یا ریا راس لڑکی کی تصویر میرے سامنے آ
جاتی اور کانوں میں جبار حیدر جن کی باتیں گونجنے لگتیں بلاشبہ
میں نے اس قسم کے واقعات پہلے بھی دیکھے اور سنے تھے لیکن ایسے
عالم فاضل اور مسلمان جن سے کہیں آمتا سامتا نہیں ہوا تھا پھر شاہ
صاحب کی بیان کردہ داستان کے الفاظ میرے ذہن میں تازہ ہونے
لگے اور میں ان واقعات کا عقلی تجزیہ کرنے کی کوشش کرنے لگا
انہی خیالات کے گرد اب میں غوطے کھاتے کھاتے میں نہ جانے کب
نیدر کی آغوش میں پہنچ گیا ابھی سوئے ہوئے بمشکل دس پندرہ منٹ
سج ہوئے ہوں گے کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے زلزلہ سا آگیا ہے
ہر شے کانپ رہی ہے میں نے اپنے آپ کو زمین پر گرتے پایا۔ اور
چار پائی میرے اوپر سوار تھی۔ یہ حادثہ اتنا فوری پیش آیا کہ میرا
ذہن مغلوب ہو گیا، چاروں طرف مہیب سناٹا طاری تھا لپٹ میں
پلے بچھا کر سویا تھا ہر طرف گھپ اندھیرا ہی اندھیرا۔ میرا اندازہ
تھا کہ رات کے تین بج رہے ہیں یکایک گلی میں سے کسی کتے کے بھونکنے
کی آواز آئی اور میں جیسے بکرم ہوش میں آگیا مجھے فوراً باباجی کا

خیال آیا جنہوں نے میری چار پائی الٹ دی تھی بے شک یہ
جنوں کے سوا اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال آتے ہی دہشت
سے میرے بدن میں بھر پھری چھوٹ گئی، میں نے پوری قوت سے چار پائی
کو پیسے پھینکا اور بے تحاشہ دوڑتا ہوا گھر سے باہر نکل آیا۔ اور
سیدھا اپنے ایک دوست کے گھر پہنچا۔ اور دروازے پر
دستک دی رات کے اس غیر متوقع حالات میں جب میرے دوست
نے مجھے دروازے پر کھڑے پایا۔ تو حیرت کے آثار ان کے چہرے
پر نمودار ہوئے وہ مجھے اپنے کمرے میں لے گئے اور جلدی سے پانی کا
گلاس لے کر آئے پانی پی کر اوسان چھ بجال ہوئے تو وہ سوالیہ نظروں
سے میری طرف دیکھنے لگے،
”ان سے جب اس واقعہ کا تفصیل ذکر کیا تو وہ چپ چاپ
سننے لگے اور پھر کہنے لگے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو
یہ حال اب یہیں آرام کرو صبح تمہارا قعدہ اطمینان سے سنیں گے“
صبح ہونے میں دیر ہی کتنی رہ گئی تھی، جوں توں کر کے رات کا
پچھلا پیر ختم ہوا۔ اور صبح صادق کے وقت آنکھ کھولی دیر کے لیے
جھپکی ہی تھی کہ میرے دوست نے آکر بیدار کر دیا۔
ناشتے کے بعد انہیں دوبارہ ساری داستان سنائی وہ نہایت
متعجب تھے بعض اراں میرے ہمراہ میرے گھر تک گئے دستک دی تو
شاہ صاحب ہی دروازہ کھولنے آئے،

مجھے اتنی سوریس لگی میں پا کر حیرت سے پوچھنے لگے، آپ کہاں سے آرہے ہیں۔ میں نے چار پائی اٹھنے کا واقعہ بیان کیا تو وہ حاکم کو پوچھنے پھر گئے، ایسا حادثہ میرے ساتھ بھی کئی مرتبہ ہو چکا ہے شاید باباجی آپ سے ناراض ہو گئے ہیں، میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا باباجی رات کو دوبارہ آئے تھے تو شاہ صاحب نے بتایا کہ انہیں اس وقت کا کچھ علم نہیں، باباجی کے آنے جانے کا کوئی وقت معین نہیں، میں نے شاہ صاحب سے کہا جب بھی باباجی تشریف لائیں تو مجھے بتا دیجئے میرے دوست ان سے ملنے کے خواہش مند ہیں شاہ صاحب نے وعدہ کر لیا، میں ہٹا دھوکہ کھڑے پہن دفتر چلا گیا۔ جب میں واپس پھر آیا تو شاہ صاحب نے بتایا کہ باباجی آئے اور میں نے تمہاری خواہش کا ذکر کیا تھا لیکن انہوں نے یہ جواب دیا بخوبی صاحب کا بیان کمزور ہے اور وہ اپنے دوستوں سے میری غیبت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ بات سن کر میں پھر دانتوں میں انگلی داب کر رہ گیا، باباجی کی یہ بات حرف بھرت درست تھی حقیقت یہ ہے کہ ت کے تجر فیہ واقعات کے باوجود دن بھر مجھ پر تشنگا ور گسان کے ورے پڑتے رہے تھے اور اس خدشے کا اظہار میں نے اپنے دوست بھی کیا تھا،

ایک روز میرے وہی دوست جن کے ہاں میں نے رات کو گھر سے لے کر پناہ لی تھی تشریف فرما تھا، اور ہم دونوں باباجی کے مسئلے پر

میرے ڈسے غور کر رہے تھے اور سر اُدھر کی باتوں کے بعد واپس آئے تھے کہ مجھ سے پوچھا۔ "کیا تم نے لڑکی کے ہاتھ کی لکیروں کے مطالعے سے کچھ نتائج اخذ کیے ہیں؟"

ان کا یہ سوال سن کر میں ایک سخت چوٹ لگا پڑا اور وہیں کے آئے سے گویا ایک بہتہ سا اٹھ گیا اور مجھے کچھ کچھ روشنی دکھائی دی واقعہ یہ تھا کہ میں نے اس حادثے میں پڑ کر ایسا بدحواس ہوا کہ پامشری دامشری سب بھول چکا تھا ایک آدمی مرتبہ خیال بھی آیا کہ ان لکیروں کو دیکھوں مگر پھر سوچا کہ جن کی موجودگی میں جوتہ جاتے کس عمر کا ہے میرے اس فن دشنامی کی کیا حقیقت ہے اور ایسے بھی مجھ پر اس کا کاشیو دہریہ بیٹھ چکا تھا، میں نے اپنے دوست کے سامنے اقرار کیا کہ لڑکی کے ہاتھوں کے نقوش میں ابھی تک اچھی طرح دیکھ نہیں پایا یہ سن کر میرے دوست کہنے لگے،

"تم عجیب آدمی ہو۔ تم نے اپنا اصل کام ترک کر دیا اور لایعنی باتوں کے تقاب میں روانہ ہو گئے بندہ خدا ابھی میرے سامنے ان نقوش کا معائنہ کرو۔ اور دیکھو کہ وہ کیا بتاتے ہیں۔"

ان کے اصرار پر میں بادل خواستہ اٹھا اور میز کی دراز میں سے شاہ صاحب کی لڑکی کے ہاتھوں کے پرنٹس نکال لایا۔ اور نہایت تعجب اور غور سے انہیں دیکھنے لگا، مجھے یوں محسوس ہوا، جیسے ہاتھ کی ان لکیروں میں آہستہ آہستہ جان پڑ رہی ہے اور وہ مجھ سے مخاطب

ہیں ان لکیروں نے جو کچھ مجھ سے کہا وہ میرے لیے مزید حیرت کا باعث
حقا لکیریں کہتی ہیں۔

لڑکی کے والدین وفات پا چکے ہیں وہ مغویہ ہے۔ شاہ دی شدہ
 ہے اس کے بطن سے اولاد ہوئی ہے اسے طلاق ہوئی۔ بیرون ملک جا
 چکی ہے غیر معمولی ذہانت کی مالک ہے اور تعلیم یافتہ ہے اسے پراسرار
 علوم حاصل کرنے کا شوق ہے فطرتاً عیش پسند اور ڈرامائی مقاد
 رکھتی ہے اسے کچھ خطرے درپیش ہیں۔۔۔۔۔ کسی قتل و نقل
 کا معاملہ بھی ہے کوئی قانونی الجھن۔۔۔۔۔ گرفتاری وغیرہ،
 میں نے لکیریوں کی یہ باتیں حیب اپنے دوست کو بتائیں تو وہ
 حیرت سے اچھل پڑے، دوست مصر ہوئے کہ بارہ راست بات
 شاہ صاحب سے کی جائے، لیکن میں یقین تھا کہ لڑکی ہی سے علیحدگی
 میں بات ہو، تو زیادہ مناسب ہے چنانچہ میں موقع کی تلاش میں
 لگا رہا۔ آخر ایک روز خوش قسمتی سے یہ موقع مل ہی گیا شاہ صاحب
 ایک ضروری کام سے اپنے گاؤں جا رہے تھے لڑکی کو وہ اپنے مرید کے
 گھر یعنی میرے مکان میں رہنے والے کرایہ دار کے ہاں چھوڑ گئے میں نے
 برأت کی لڑکی کے ہاتھ کی لکیریوں والا کاغذ اٹھایا اور اس کے کمرے
 میں داخل ہو گیا وہ ایک پلنگ پر لیٹی کچھ سوچ رہی تھی میرے قدموں
 کی آہٹ پا کر چونکی اور میرے طرف حیرت سے دیکھنے لگی میں نے اس
 کی نظروں میں ابھرتے ہوئے خوف کی واضح علامت دیکھ لی،

۱۶۹
 معاف کیجئے، میں آپ کا ہاتھ ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں میں نے اسے
 کاغذ دکھایا، تاکہ اسے اطمینان ہو جائے کہ یہ نقوش آپ کے ہاتھوں ہی کے ہیں۔
 اور اقرار اجازت اسکے دونوں ہاتھ باری باری دیکھے پھر اس کے ہاتھ تھوڑے
 کر اپنے ہچے میں ڈور مائی انداز پیدا کرتے ہوئے کہا کاش میں یہ ہاتھ اسی دن
 دیکھ لیتا، لکیریں کتنی سچی ہیں..... محترمہ آپ ایک زیر دست خطرے میں ہیں
 میں نے صرف اتنا کہا اور کمرے سے باہر آگیا اور ایک دوسرے کمرے میں آرام کر سی
 پیٹھ گیا چند سی منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور لڑکی داخل ہوئی، اس کا
 خوبصورت چہرہ کسی انجانے خوف کے باعث ترس رہی لگا تھا، دے قدموں چلتی
 ہوئی وہ میرے بالکل قریب آن کر کھڑی ہو گئی اور پھر اُٹھ کر آواز میں بولی،
 میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ ”وہی جو آپ کو معلوم ہے میں نے کہا۔ مجھے کچھ
 معلوم نہیں..... میں..... اس نے ہکا بکا کر کچھ کہنا چاہا، میرے لیے بھی بس
 اتنا ہی اشارہ کافی تھا اب سارا خوف میرے دل سے نکل چکا تھا میں ترکش کا
 آخری تیر چلا یا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں،
 ”آپ مجھے کچھ بتانا“ مجھ سے کچھ پوچھتا چاہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا
 کہ میں بتانا بھی چاہتا ہوں اور پوچھتا بھی، — بشرطیکہ تم دیانت اور
 جرأت کا ثبوت دیتے ہوئے سب حقیقت بیان کر دو۔ اس نے وعدہ
 کیا میں نے اس کے ہاتھ کی لکیروں سے جو نتائج اخذ کیے تھے وہ بتانے لگا جب
 میں نے اسے بتایا کہ وہ قتل کے جرم کا ارتکاب بھی کر چکی ہے تو اس کا چہرہ
 پییدہ ہو گیا اور ہونٹ خشک ہو گئے، اس نے میری بیان کردہ سب باتوں

کا اقرار کیا اور بولی — آپ کا علم سچا ہے اس کے بعد انہوں نے رو
رو کر اپنی زندگی کے حالات تفصیل سے بیان کیے جن کا خلاصہ یہ ہے،
وہ دہلی کے ایک محترم گھرانے میں پیدا ہوئی اس کی عمر اس وقت
چھویس ستائیس برس ہے اس کے والدین بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے اسکی
پرورش اتنی شاہ صاحب نے کی جو رشتہ میں اس کے چچا لگتے ہیں اور اب اسے
پتی بیٹی کہتے ہیں اس کی تعلیم میرٹھ تک ہے سولہ سترہ برس کی عمر میں اسے ایک
نوجوان ڈاکٹر سے محبت ہو گئی اور اس نے ڈاکٹر سے شاہ صاحب کی مرضی کے
غلات شادی کر لی ڈاکٹر کی پہلی بیوی موجود تھی جو ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی
ڈاکٹر کی مرضی سے یہ لڑکی ڈاکٹر کے ساتھ مشرق وسطیٰ میں چلی گئی جہاں اسے
ان کا قیام چار پانچ برس رہا وطن واپس آئے تو اس کے تعلقات ڈاکٹر
سے بھی کشیدہ ہو گئے اور اس نے ڈاکٹر سے طلاق لے لی، پیٹ بھرنے کے لیے
اس نے دو برس تک ایک پرائیویٹ علمی ادارے میں لائبریری کی حیثیت
سے کام کیا جہاں اسے بہت علمی ادبی اور مذہبی کتابیں پڑھنے کا موقع ملا اور
اس طرح اس کا علم بڑھتا گیا،

اسے جنوں بھوتوں کی کہانیوں اور مسمریزم کے کمالات سے بڑی دلچسپی
تھی اتفاق سے علمی ادارے کا مالک اس کو بری نیت سے دیکھنے لگا اور وہ
لازمت چھوڑنے پر مجبور ہو گئی اب بے یار و مددگار تھی اس نے اپنے چچا کو ڈھونڈ
کالا — بابا جی کا پلاٹ شاہ صاحب کی اختراع ہے اور انہوں نے لڑکی کو
س کی خوب مشق کرائی دراصل شاہ صاحب پہلے ہی سے تعویذ گندے کا معمولی

کاروبار کرتے تھے،
حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک ذہین ترین خاتون تھی فن دست شادی
کے سولہ تجربے کے دوران میں یہ پہلا موقع تھا کہ ایسی خوبصورت اور ذہین
عورت میرے مشاہدے میں آئی، میرے دل میں اس کی کہانی سن لینے کے بعد
بھی ایک تقدس اور رعب کی کیفیت طاری رہی،

اس کی ذہانت اور علمی استعداد کی بے پناہ داد دینے کے بعد
ایک مخلصانہ مشورہ اسے میں نے یہ دیا کہ اس نا پسندیدہ روکش کو ترک
کر کے کوئی آبرو مندانه طرز معاش اختیار کرے تو شاید ان خطروں
سے محفوظ رہے جس کی گواہی اس کے ہاتھ کی لکیریں دے رہی تھی اس
نے کہا کہ وہ خود اس دھند سے تنگ آ چکی ہے لیکن شاہ صاحب
کے بس میں ہے جو نہی اسے موقع ملا وہ الگ ہو جائے گی،

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آدھی رات کو میری چار پائی تمہارے
ہی الٹی تھی تو وہ ہنسی اور کہنے لگی — وہ حرکت شاہ صاحب کی
تھی اس واقعہ کو بیٹے ایک سالہ سے زائد عرصہ ہو گیا۔ اچانک ایک
دن اخبار میں ایک خبر پر نظر پڑی واقعات یوں بیان کیے گئے تھے،
کہ ظالم مقام پر مقامی پولیس نے ایک شاہ صاحب اور ان کی
مہاجرادی کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے،

واقعہ یہ تھا کہ صاحبزادی نے اپنے اوپر ایک فرنی جن سوار
فوج کے ذریعے اس نے ایک مال دار مرید سے بہت بڑی رقم اور

ہفتیا لیے اور بعد ازاں افشائے راز کے ڈر سے اپنے خاص دو تین مریدوں کی معرفت اسے ٹھکانے لگا دیا، میں سمجھ گیا کہ یہ وہی شاہ صاحب اور ان کی صاحبزادی "باباجی" ہیں اس کے بعد ان مجرموں پر کیا جیتی؟ اس کا علم مجھے نہ ہو سکا کیونکہ محو طرے دن بعد ہی میں پاکستان سے باہر چلا گیا۔ اب بھی تنہائی کے لمحات میں جب مجھے اس قانون کا خیال آتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ قدرت نے اسے حسن و جمال کے علاوہ کتنی ضیاضی سے نوازا ہے اور علم کا خزانہ عطا کیا تھا۔ لیکن اسے گندہ ماحول اور اچھی تربیت نہ ملنے کی وجہ سے وہ غلط راستے پر چل نکلی اور کون کہہ سکتا ہے کہ اب بھی ہمارے معاشرے میں ایسی کتنی ہی عورتیں اور شاہ صاحبان موجود ہیں جو شب و روز ایسے ہی کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں۔

کرٹسی نوٹ اور سونا دو گنا کرنے والے

یہ جادوگر لالچی اور سادہ لوح انسانوں کو خوب لوٹتے ہیں اور ایک ہی حملہ میں گھر کا تمام اثاثہ نقدی اور زیورات اڑا کر لے جاتے ہیں یہ لوگ درویش بن کر کسی گاؤں یا قصبہ میں ڈیرہ جاتے ہیں اور چند روز اپنی زبردستی سے کام کر کے لوگوں کے دنوں پر بیٹھا کر اپنی طرف

راغب کر لیتے ہیں کسی سے بولتے کم ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں وہ بستی کے لوگوں میں بھانپ لیتے ہیں کہ کھاتا پیتا انسان کون سا ہے بس اسی کو نشانہ بنا لیتے ہیں کسی رات کے اندھیرے میں اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں بیٹا فقیر کی موی آگئی ہے لاؤ تمہیں اپنے مرشد کی برکت سے مالا مال کر دیں۔ خدا کے کلام میں بڑی برکتیں ہیں بیٹا اس کلام کا منکر کافر ہے ہمیں مرشد نے ایک ایسا اسم اعظم بتایا ہے کہ اس کی برکت سے مال دو گنا ہو جاتا ہے اس قسم کی چکنی چٹری باتوں سے اس کا دل بھرا لیتے ہیں اور جب وہ زیور اور نقدی لا کر پیش کرتا ہے تو نہایت پارسا بن کر کہتے ہیں نہیں بیٹا اس مال کو درویشوں نے ہاتھ نہیں لگانا۔

اسے رومال میں باندھ کر برتن میں ڈالو۔ اور اوپر سے منہ باندھ دو۔ درویش اس پر اسم اعظم دم کر دے گا۔

یوں اس کو پھانس کر پھر ایک شب کو اپنے مخصوص طریقے سے زیورات وغیرہ اڑا کر نو دو گیارہ ہوتا ہے اور گھر والے جب برتن کا جائزہ لیتے ہیں تو نقدی اور زیورات ٹھیکہ کیوں اور پتھر کا روپ دھار چکے ہوتے ہیں،

بعد معمول کہے کہ دروازہ کھول دو، جب دروازہ کھل جائے تو معمول تاکہ وہ ب
کو جگہ صاف کر دیکر اس کے پیچھے بیٹھنے کو پانی چھڑکنے کا حکم دیں،
اس کے بعد اسی طرح دریا لے کھویں اس پر تخت نشا ہی اور کرسیاں کھولنے
کے لیے کہیں، جب تمام انتظام ہو جائے تو شاہ جنات بعد امراء و وزراء بلوا کر
بعد سلام بجالانے کے بادشاہ کو تخت پر بیٹھتے اور امراء کو کرسیوں پر بیٹھنے کے لیے
کہیں۔ اب اس دربار شاہی کے ذریعہ ہر سوال کا جواب ملے گا اگر معمولی
ان پڑھ ہے تو جواب اشارہ سے حاصل کریں اگر معمول پڑھا ہوا ہے، تو
اس کے ذریعہ بادشاہ سے کہیں کہ تم نے چند سوالات کا جواب حاصل کرنا
ہے براہ مہربانی لکھنے کے لیے بلیک بورڈ مہیا کر لیجئے فوراً خادم بورڈ
مہیا کر دیں گے،

بادشاہ سے سوال کریں اور جواب بورڈ پر لکھوائیں معمول پڑھ
کر بتا دے گا ہر روح کو ملا کر بھی جواب لیا جاسکتا ہے جب سب
کام ہو چکے تو بادشاہ کو رخصت کر دیں آسمان پر ابر کی صورت
میں نیز زوال کے وقت گل منع ہے کچھ نظر نہ آئے گا، (ختم شد)

منگوانے کا پتہ

حمید بک پوٹو بازار لاہور

شعبہ بازی

مصنف

باوا صاحب دیال پروپرائٹرز آل انڈیا

میچیکل ہاؤس انڈیا دہلی

منگوانے کا پتہ

حمید بک فٹ پاتھ 9 بازار لاہور